اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واللہ یدعوا الی دار السلام و یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی اُن پہ اک طوفان لاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

[illegible]

[illegible]

سنہ ۱۹۲۹ء

احمدی جنتری

قادیان دارالامان

وہ خدا ملتا ہے جو ہے جوہر شناس
اک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس

[illegible]
افترا کی کب تلک بنیاد ہے

بعہد [illegible]

آقائی و مولائی حضرت امیر المومنین صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

مرتبہ

خاکسار

محمد یامین تاجر کتب قادیان

فی کاپی ۲ر

احمدی جنتری کا بائیسواں سال

[illegible]

فیض اللہ پرنٹنگ پریس قادیان میں حافظ فیض اللہ مینیجر نے چھاپا اور محمد یامین تاجر کتب نے قادیان سے شائع کیا

18

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْح جَاءَ الْمَسِیْح ✻ نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار (مسیح موعودؑ)

حسبی اللہ
الیس اللہ بکاف عبدہ

[illegible]

خدا کے نبی اگرچہ روحانی علوم کی اصلاح کیلئے آتے ہیں

مگر ضمناً

دُنیا کے جسمانی علوم میں بھی اصلاح و ترقی پیدا ہو جاتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جدی طور پر طب یونانی کو وراثت میں پایا اور اپنے عمل سے طب کی عزت و عظمت کا سکہ احمدیوں کے دلوں پر بٹھا دیا اور اس طرح حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک کلام العلم علمان علم الابدان و علم الادیان (یعنی حقیقی علم صرف دو ہیں ایک مذہب کا علم دوسرا بدن یعنی طب کا علم) کو اپنے وجود میں جمع کر کے دکھا دیا۔ پھر حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین اعظم (خلیفۃ المسیح اول رض) نے آیورویدک۔ ایلوپیتھک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ مختلف طبوں کی علمی تحقیقات اور عملی تجربات کو اپنی تصادیق کا عزت بخش کر اہل ملک کو نہ صرف طب یونانی کی تجدید و تکمیل کی طرف متوجہ کرنا چاہا۔ بلکہ اپنے شاگردوں کو تمام طبوں کی ملاوٹ سے ایک نئی طب بنانے کا سبق دیا۔ چنانچہ آپ کے بعد آپ کے شاگرد رشید استاذ الاطباء حکیم احمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ و میونسپل کمشنر شاہدرہ نے آپ کی اتباع میں اصلاح و تجدید طب کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔ حکیم صاحب ممدوح نے ۱۸۹۶ء میں احمدیت میں داخل ہو کر شاہدرہ اور اس کے مضافات میں احمدیت کی ابتدا کی۔ اور آپ کی مساعی جمیلہ سے ہی جماعت شاہدرہ اور اردگرد کی جماعتیں قائم ہوئیں۔ آپ پورے چالیس سال سے مسجد احمدیہ شاہدرہ میں باقاعدہ طور پر درس قرآن و حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیتے چلے آ رہے ہیں۔ آپ نے ۱۹۱۲ء میں آل انڈیا انجمن خادم الحکمت کی بنیاد ڈالی جس کی ممبری ہر مذہب و ملت کے اطباء۔ وید اور ڈاکٹروں نے قبول کی۔ اور ہر سال متفقہ طبی اجلاس شاہدرہ اور دیگر شہروں میں ہونے لگے۔ ہر سالانہ جلسہ پر اعلیٰ سے اعلیٰ طبی مضامین اور اکسیر اور صدری مجربات کا اظہار ہونے لگا۔ گویا حکیموں کے گروہ کا مشہور بخل توڑنے میں انجمن کامیاب ہو گئی۔ چنانچہ ہر سالانہ جلسہ کی رپورٹیں اس پر شاہد ہیں۔ کہ ان میں کیسے کیسے گوہر نایاب بھرے پڑے ہیں۔ جن میں سے حرز جان۔ اسرار الخفی۔ درالکنو رپورٹ ۱۹۲۸ء وغیرہ بہت مشہور اور قابل دید کتابیں ہیں۔ انجمن موصوفہ کی طرف سے ایک ماہوار رسالہ استاذ الاطباء بھی جاری ہے۔ جس کا نہ صرف نمونہ مفت مل سکتا ہے۔ بلکہ بعض معمولی شرائط کے ساتھ ہمیشہ کے لئے مفت جاری ہو سکتا ہے۔ آپ نے انجمن کے فاضل ممبران کی مجلس مشاورت کے ذریعہ دنیا کی تمام چھوٹی موٹی طبوں کی تحقیقات و ریسرچ کر کے ایک نئی طب کی بنیاد ڈالی جس میں دنیا کی ہر ایک طب کی مفید باتوں کو لے لیا گیا ہے۔ اس نئی طب کی عظمت و توقیر دنیا کے اکثر جلیل اطباء نے کی۔ چنانچہ طب جدید کی متعدد کتابوں میں کلیات طب جدید۔ طبی اربعین کتاب الاوجاع وغیرہ بہت مشہور کتابیں ہیں۔ طبیہ دار العلوم

احمدی اشخاص پر جس قدر الزامات لگائے جاتے ہیں۔ وہ سب باطل ہیں۔ اور دروغ محض ہیں۔ ہم لوگوں کا وہی مذہب ہے جو اہل السنت والجماعت کا مذہب ہے۔

لَا فَتیٰ اِلَّا عَلِیٌّ وَلَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفَقَار کے یہ معنی نہیں ہو سکتے ہیں۔ کہ علی کے سوا کوئی فتی نہیں۔ اور ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ نہ اس جیسا کوئی فتی ہے۔ اور نہ اس جیسی کوئی تلوار ہے۔ اسی طرح لا نبی بعدی کا مفہوم سمجھ لو۔

...بقیہ ملاحظہ ہو صفحہ ۶۵

اقوام کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب ✻ وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار (مسیح موعودؑ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

مختصر سوانح پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ملک عرب۔ مکہ معظمہ شہر۔ خاندان قریش میں ۲۰ر اپریل ۵۷۱ء پیر کے دن پیدا ہوئے۔ آپؐ کی والدہ محترمہ کا نام حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا اور والد ماجد کا نام عبداللہ رضی اللہ عنہ اور آپؐ کے دادا بزرگوار کا نام عبدالمطلب رضؓ تھا۔

۲۔ آپؐ کے والد محترم ابھی آپؐ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ کہ آپؐ کی پیدائش سے ۷ ماہ قبل عالم جوانی میں رحلت فرما گئے۔ چنانچہ آپؐ کے دادا صاحب نے آپؐ کی پرورش کی۔ اور آپؐ کا نام محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رکھا آپؐ نے اپنی والدہ محترمہ اور اپنے چچا کی ایک خادمہ کے دودھ پر پرورش پائی۔

۳۔ مکہ میں رواج تھا۔ چھوٹے بچوں کو باہر گاؤں میں دودھ پلانے والیوں کے سپرد کر دیتے۔ کہ شہر میں اچھی طرح پرورش نہیں ہوتی۔ اور صحت پر بھی برا اثر پڑتا ہے جب دودھ پلانے والیاں پرورش کر کے لاتیں۔ ان کے والدین سے اچھا خاصا انعام پاتیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لئے بھی باوجود یتیم ہونے کے ایسا سامان کر دیا۔ اور آپکو حلیمہ دائی اپنے ہمراہ لے گئیں۔

۴۔ جب آپؐ نے کچھ ہوش سنبھالا۔ تو دائی آپؐ کی اماں کے پاس چھوڑ گئیں۔ بعدہٗ آپؐ کی والدہ آپؐ کو اپنے ماں باپ کے ہاں مدینہ لے گئیں۔ اور وہاں کچھ عرصہ رہ کر جب واپس مکہ آ رہی تھیں۔ تو راستہ میں فوت ہو گئیں۔ اسوقت آپؐ کی عمر ۶ سال تھی۔ کسی نے آپؐ کو آپؐ کے دادا صاحب کے پاس مکہ پہنچا دیا۔ جب آپؐ کی عمر ۸ سال ہوئی۔ تو آپؐ کے دادا بزرگوار بھی فوت ہو گئے۔ تو آپؐ اپنے چچا ابوطالب کی کفالت میں آ گئے۔

۵۔ آپؐ کا بچپن دوسرے بچوں کی طرح نہ تھا۔ آپ کے چچا کی خادمہ بیان کرتی ہیں۔ جس وقت دوسرے بچے کھانے کے وقت چھینا جھپٹی میں مشغول ہوتے۔ تو آپؐ خاموش ایک طرف بیٹھ جاتے۔ اور اس امر کی انتظار میں رہتے۔ کہ چچی خود کھانا دے۔ اور جو کچھ آپؐ کو دیا جاتا خوش ہو کر کھا لیتے۔

۶۔ جس وقت آپؐ کی عمر بیس سال ہوئی۔ تو آپؐ ایسی سوسائٹی میں شامل ہوئے۔ جس میں ہر شخص یہ قسم کھا کر داخل ہوتا۔ خواہ کسی قوم کا مظلوم ہو۔ اسکی مدد کی جاوے۔ چنانچہ عالم جوانی میں آپؐ کا یہ شغل رہا۔ جب کسی شخص کی نسبت آپؐ کو علم ہوتا۔ کہ فلاں شخص نے اس کا حق دبا لیا ہے۔ تو آپ اس کی مدد کرتے یہانتک کہ ظالم مظلوم کا حق ادا کر دیتا۔

۷۔ آپؐ کی سچائی دیانت و امانت اسقدر مشہور ہوئی کہ لوگ آپؐ کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے حتیٰ کہ مکہ کی ایک مالدار تاجر عورت حضرت خدیجہ رضؓ نے

احمدی جماعت۔ اللہ تعالیٰ کو ایک مانتی ہے۔ اور اس کو ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک و منزہ سمجھتی ہے۔

امام جبائی تفسیر مجمع البیان جلد ۱ زیر آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ میں فرماتے ہیں۔ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات دی اور مار کر اپنی طرف اٹھایا۔

آسماں پر دعوت حق کیلئے اِک جوش ہے ::: ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار (مسیح موعود)

آپ کو شراکت کے منافع پر تجارت کی غرض سے ملک شام بھیجا۔ اور آپ کے ہمراہ ایک غلام بھی تھا۔ چنانچہ آپ کی دیانتداری کے باعث اس سفر میں اس مال میں اسقدر نفع ہوا۔ کہ حضرت خدیجہ رضؓ کو ایسا منافع کبھی نہ ہوا تھا۔

۸۔ آپ کے شریفانہ برتاؤ سے جو غلام آپکے ساتھ سفر پر گیا تھا۔ یہ اثر ہوا۔ کہ وہ آپ سے محبت کرنے لگا۔ اور تمام حالاتِ سفر حضرت خدیجہ رضؓ سے بیان کئے۔ ان کے دل پر آپ کی نیکی کا اس قدر اثر ہوا۔ کہ انہوں نے آپ سے شادی کی درخواست کی۔ اور آپ نے اسکو منظور فرما لیا۔ اس وقت حضرت خدیجہ رضؓ کی عمر ۴۰ سال اور آپ کی عمر پچیس ۲۵ سال تھی۔

۹۔ آپ نے شادی کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ غلامی کی جڑ کاٹ دی یعنی سب غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اور اپنے ملک کی دوسری خرابیوں اور کثرتِ شرک دیکھکر پہاڑی حرا میں جا کر پتھروں کی غار میں بیٹھ کر غور کیا کرتے۔ اور ایک خدا کی پرستش کرتے۔ آپ کو اس جگہ ایسا لطف آتا۔ کہ آپ کئی کئی دن کی غذا اکٹھی لے آتے۔ اور کئی کئی دن وہاں رہتے۔

۱۰۔ جب آپ کی عمر چالیس سال ہوئی۔ تو آپکو الہام ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کر۔ اس سے علم کی ترقی اور روحانی عزت و علوم کی دعا کر۔ آپ کی طبیعت پر وحی کا اسقدر اثر ہوا۔ کہ آپ گھبرا کر گھر آئے۔ اور الہام سنایا اور فرمایا۔ میں ڈرتا ہوں۔ میری آزمائش نہ ہو۔ مگر حضرت خدیجہ رضؓ نے جواب دیا یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کو کسی ابتلاء میں ڈالے جبکہ آپ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں۔ غمزدوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور آپ سے وہ اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔ جو دنیا میں اور کسی سے نہیں ہوئے۔

۱۱۔ حضرت خدیجہ رضؓ نے آپ کی تسلی کی خاطر آپکو اپنے بھائی ورقہ بن نوفل جو بائیبل کے بڑے عالم تھے۔ ملنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ جب آپ نے ان کو الہام سنایا۔ تو وہ بولے گھبراؤ نہیں۔ اسی قسم کی وحی حضرت موسیٰؑ کو بھی ہوا کرتی تھی۔ اور کہا افسوس میں بوڑھا ہو گیا ہوں کاش میں جوان ہوتا۔ کہ جب خدا تعالیٰ تجھے دنیا کی اصلاح کی خاطر مبعوث کریگا۔ اور تیری قوم تجھے شہر سے نکال دیگی۔ آپ کو اپنا نکلنا عجیب معلوم ہوا۔ ورقہ نے کہا۔ ہاں جو شخص بھی ایسا پیغام لایا۔ اور اسکی قوم نے اس پر ظلم نہ کیا ہو۔

۱۲۔ پھر چند ماہ بعد آپ کو وحی ہوئی۔ کہ سب لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلاؤ۔ ظلم و بدی کو مٹاؤ۔ شرک دور کرو۔ نیکی تقویٰ قائم کرو۔ اور آپ کو نبوت کا درجہ عطا کیا گیا۔ آپکے ذریعہ استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸ والی پیشگوئی پوری ہوئی۔ کہ میں تیرے بھائیوں میں سے تجھ سا نبی برپا کرونگا۔ آپ بنی اسمٰعیل میں سے تھے۔ جو بنی اسرائیل کے بھائی تھے۔ لہٰذا آپ اسی طرح نیا قانون لائے جسطرح حضرت موسیٰ لائے تھے۔

۱۳۔ آپ کو نبوت کا عہدہ ملنا تھا۔ کہ یکدم دنیا بدل گئی۔ جو لوگ۔ محبت و عزت کرتے تھے۔ نفرت و حقارت کرنے لگے۔ جو آرام پہنچاتے تھے تکلیف دینے لگے۔ لیکن چار آدمی جن کو آپ سے زیادہ تعلق تھا۔ وہ آپ پر ایمان لائے یعنی آپ کی بیوی حضرت خدیجہ رضؓ حضرت علی رضؓ آپ کے چچا زاد بھائی۔ زیدؓ آپ کا آزاد کردہ غلام۔ اور حضرت ابوبکر رضؓ آپ کے دوست۔ ان کے ماننے کی صرف ان کے پاس یہی دلیل

ابن کثیر حاشیہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ اور الیواقیت الجواہر صفحہ ۲۲ میں لکھا ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے۔ تو ان کو میری پیروی کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔

ہم احمدی لوگ۔ خدا تعالیٰ کی ذات وصفات اور عبادت وغیرہ امور میں کسی دوسرے کی شرکت کے قائل نہیں ہیں۔

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا ⁂ آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار (مسیح موعودؑ)

کہتی۔ کہ آپ جھوٹ نہیں بولتے ہیں۔

۱۴۔ سوائے حضرت ابوبکرؓ و خدیجۃ الکبریٰؓ کے آپ پر ایمان لانے والے اکثر نوجوان ہی تھے۔ مخالفت کا وہ زور اٹھا۔ کہ صحابہؓ کو طرح طرح کا عذاب دیا جاتا۔ بھائی نے بھائی کو۔ باپ نے بچوں کو چھوڑ دیا۔ آقاؤں نے نوکروں کو دکھ دینا شروع کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی تکلیف دی جاتی۔

۱۵۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک دن بلند جگہ پر کھڑے ہو کر مختلف گھرانوں کے نام لے لے کر بلانا شروع کیا۔ جب لوگ جمع ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے اہل مکہ۔ اگر میں تمہیں نا ممکن خبر دوں۔ کہ مکہ کے قریب ایک لشکر اترا ہوا ہے۔ جو تم پر حملہ کریگا۔ میری بات مانو گے۔ چونکہ لوگ۔ آپ پر بہت اعتبار کرتے تھے۔ سب نے کہا ہم آپ کی بات سچ مانیں گے۔ کیونکہ آپ کبھی جھوٹ نہیں بولتے تو آپ نے فرمایا۔ جب تم مجھے سمجھتے ہو کبھی جھوٹ نہیں بولتا ہوں تو سنو خدا نے مجھے اپنا مبعوث کیا ہے۔ کہ اس کا پیغام پہنچاؤں۔ کہ جو تم کرتے ہو۔ اس کام کا انجام اچھا نہیں۔ یہ سنتے ہی سب لوگ پاگل کہتے ہوئے بھاگ گئے۔

۱۶۔ باوجود سخت مخالفت کے آپ تبلیغ میں لگے رہتے۔ جہاں مجمع ہوتا۔ وہاں جا کر آپ تبلیغ کرتے۔ کہ لوگو خدا ایک ہے۔ اس کے سوا دوسرا معبود نہیں۔ زمین و آسمان میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس پر ایمان لاؤ۔ اس سے دعائیں مانگو۔ جھوٹ نہ بولو۔ قتل غارت نہ کرو۔ نہ فساد کرو۔ نہ بد کلامی کرو۔ بلکہ بنی نوع کی ہمدردی چاہو۔ امن کی اشاعت کرو۔ لوگ آپ کی باتیں سن کر ہنستے اور کہتے عجیب بات کہتا ہے اس نے تمام خداؤں کو اکٹھا کر دیا ہے

۱۷۔ مکہ کے لوگ سخت بت پرست تھے۔ سینکڑوں بت معبد خانہ میں رکھے ہوئے تھے۔ روزانہ انکی عبادت کرتے نذرانے چڑھاتے۔ کئی معزز خاندانوں کا اسی پر گذارہ تھا۔ جس وقت سخت مخالفت بڑھ گئی۔ تو آنحضرت صلعم نے صحابہؓ کو اجازت دے دی۔ کہ وہ حبشہ کو چلے جاویں۔ جہاں پر مسیحی حکومت تھی۔ چنانچہ اکثر مسلمان مرد و عورتیں اپنا وطن چھوڑ کر وہاں چلے گئے۔ لیکن مخالفین نے وہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا اور وفد بن کر بادشاہ کے پاس گیا۔ کہ ان کو واپس کر دیں۔ تاکہ ہم انہیں سزا دیں۔ وہ بادشاہ چونکہ منصف مزاج تھا۔ اس نے مسلمانوں سے پوچھا۔ وہ کہنے لگے۔ ہمارا صرف یہ قصور ہے۔ کہ ہم بتوں کو پوجتے تھے۔ اب خدائے واحد کی پرستش کرنے لگے اور برے افعال چھوڑ کر اچھے کام کرنے لگے ہیں۔ بادشاہ پر انکی تقریر کا ایسا اثر ہوا۔ کہ اس نے مکہ والوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا

۱۸۔ چونکہ آپکے چچا ابو طالب مکہ کے رئیس تھے۔ اس لئے مخالف آپکو زیادہ دکھ دینے سے ڈرتے تھے۔ لیکن تب بھی انہوں نے آپکے چچا سے صاف کہہ دیا۔ کہ اپنے بھتیجے کو سمجھا دیں۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک ہونے پر زور نہ دیں۔ اور ہم کو یہ نہ کہے کہ تم بتوں کی پرستش نہ کرو۔ چنانچہ آپکے چچا نے آپ کو کہا۔ کہ رئیس لوگ ایسا کہتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا۔ اگرچہ آپکے مجھ پر بہت احسان ہیں۔ مگر میں خدا کو نہیں چھوڑ سکتا۔

۱۹۔ اہل مکہ نے خود بھی آنحضرت صلعم کو کہا۔ اگر آپ عزت چاہتے ہیں۔ تو ہم آپ کو اپنا بادشاہ بنا لیتے ہیں۔ اگر شادی کرنا چاہو تو جس عورت سے آپ فرما دیں۔ شادی کرا دیں۔ لیکن خدا کی پرستش کی تعلیم نہ دو۔ آپ نے فرمایا۔ اگر سورج کو میرے ایک طرف اور

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۰ میں لکھا ہے۔ کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تحقیق عیسیٰ ابن مریم ایک سو بیس سال تک زندہ رہا تھا۔ اور میں غالباً ساٹھ سال کی عمر کے سر پر کوچ کر دوں گا۔

احمدیہ جماعت۔ اپنے پیدا کرنے والے رب العالمین کو موت، بیماری، لاچاری اور درد دکھوں سے مبرا جانتی ہے۔

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا ٭ پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار (مسیح موعود)

چاند کو دوسری طرف بھی لا کر کھڑا کر دو۔ تب بھی میں یہ تعلیم دینا نہیں چھوڑوں گا۔

۲۰۔ ابھی آپؐ پر اسّی آدمی ایمان لائے تھے۔ لیکن جب اہل مکّہ کے مظالم کی خبر باہر پہنچی۔ تو لوگوں نے تحقیقات کی غرض سے مکّہ آنا شروع کیا۔ اس پر اہل مکّہ نے آپؐ کے قتل کر دینے کا ارادہ کیا۔ تو آپؐ کے چچا آپؐ کو اور قریبی عزیزوں کو لیکر ایک وادی میں چلے گئے۔ لیکن مخالف وہاں بھی آپ کو تکلیف دینے سے باز نہ آئے۔ اور سب نے مل کر معاہدہ کیا۔ کہ آپ کا اور آپؐ کے تمام خاندان اور سب مسلمانوں کا مقاطعہ کر دو۔ اور کوئی کھانے پینے پہننے کی چیز ان کے ہاتھ فروخت نہ کی جائے۔ اور اس پر پہرے لگا دیئے گئے۔ اور برابر تین سال تک یہ مقاطعہ جاری رہا۔ مسلمانوں کو درختوں کے پتے چھلکے وغیرہ کھا کر گذر کرنا پڑا۔

۲۱۔ تین سال کے بعد رؤسار مکّہ کی انسانیت ظالمانہ فعل سے باز آئی۔ اور انہوں نے معاہدہ توڑ دیا۔ تو آپؐ وادی سے باہر آئے۔ لیکن ان صدمات اور دکھوں کی وجہ سے آپؐ کے چچا اور آپ کی وفادار بیوی نے انتقال کیا۔ مکّہ والوں کی بے پروائی دیکھ کر آپ طائف شہر میں خدائے واحد کی دعوت دینے گئے۔ مگر وہ لوگ مکہ والوں سے بھی سخت نکلے۔ آپ کو گالیاں دیں۔ اور شہر سے نکال دیا۔ بدمعاشوں۔ کتوں کو پیچھے لگا دیا۔ چاروں طرف سے پتھروں کی بوچھاڑ تھی۔ آپ خون پونچھتے جاتے اور دعا کرتے جاتے۔ کہ اے خدا! ان لوگوں کو معلوم نہیں۔ کہ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ وہ سچ ہے۔ تو ان پر ناراض نہ ہو۔ اور انکو عذاب نہ دے۔ بلکہ قبول حق کی توفیق دے۔

۲۲۔ یثرب جس کو اب لوگ مدینہ کہتے ہیں۔ وہاں کے لوگ حج کے لئے مکّہ آئے۔ تو آپؐ کی تعلیم کو سُنکر جب مدینہ گئے۔ تو لوگوں میں چرچا کیا۔ چنانچہ دوسرے سال تحقیق کے واسطے ستّر آدمی آئے۔ اور وہ سب کے سب آپؐ پر ایمان لائے۔ اور آپؐ کو اپنے شہر میں جانے کی دعوت دی۔ آپؐ نے فرمایا۔ جب موقعہ ہُوا آئیں گے۔

۲۳۔ جب مکہ والوں کو علم ہُوا۔ کہ باہر بھی آپکی تعلیم پھیلنی شروع ہو گئی۔ تو انہوں نے مشورہ کیا۔ کہ ہر قبیلہ سے ایک ایک آدمی لیا جائے۔ اور جس طرح بھی ہو۔ آپؐ کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو دشمن کے منصوبہ سے آگاہ کر دیا۔ تو اسی رات آپؐ حضرت ابوبکرؓ کو ہمراہ لے کر مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ وہاں آپؐ کی تعلیم کی ایسی شہرت ہوئی۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں قریبًا تمام مدینہ والے آپؐ پر ایمان لے آئے۔ اور انہوں نے آپؐ کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔

۲۴۔ مدینہ میں آپؐ کا شغل یہی تھا۔ کہ خدائے واحد کی پرستش کی تعلیم دیتے۔ اخلاق فاضلہ سکھاتے۔ پانچ وقت خود مسجد میں نماز پڑھاتے۔ باہمی جھگڑوں کے فیصلے کرتے ضروریات قومی حرفت و تجارت۔ حفظان صحت کی ترغیب دلاتے۔ غرباء کی امداد کرتے۔ بچوں میں قومی روح پیدا کرتے۔ جن گھروں میں سودا لانے والا نہ ہوتا۔ سودا لا دیتے۔ بیویوں کے کام میں ہاتھ بٹاتے۔ جب آدھی رات کو سب سوئے ہوتے۔ آپ اُٹھ کر خدائے واحد کی عبادت کرتے۔

۲۵۔ جب اہل مکّہ کو علم ہُوا۔ کہ مدینہ میں آپ کی عزت و وجاہت ہی نہیں۔ بلکہ سب مسلمان ہو گئے ہیں۔ تو متواتر مدینہ پر چڑھائی

آنحضرت صلعم نے فرمایا آدم پہلے آسمان پر ہے … یوسف دوسرے آسمان پر … یحییٰ اور عیسیٰ دونوں تیسرے آسمان پر۔ ادریس چوتھے آسمان پر۔ ہارون پانچویں آسمان پر۔ موسیٰ چھٹے آسمان پر۔ ابراہیم ساتویں آسمان پر ہیں۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۲۰

(احمدی افراد۔ فرشتوں کے وجود پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس کے حکم کے مطابق نظام عالم میں لگی ہوئی ہے۔

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے ※ وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشت و خار (مسیح موعود)

کردیں۔ مگر ان لشکر کشیوں کا نتیجہ بھی ان کے خلاف ہی نکلا۔ اگرچہ ہر دفعہ اسلامی فوج تعداد میں کم ہوتی۔ مگر فتح مسلمانوں کو ہوتی۔ لڑائیوں میں آپ یہی تاکید فرماتے۔ خود حملہ نہ کرو۔ دفاعی طور پر لڑو۔ عورتوں۔ بچوں۔ بوڑھوں۔ معذوروں کو نہ مارو۔ جو ہتھیار ڈال دیں۔ ان کو بھی نہ مارو۔ نہ درخت کاٹو۔ نہ عمارتیں گراؤ۔ نہ گاؤں قصبوں کو لوٹو۔ آخرش بہت سی لڑائیوں کے بعد مکہ فتح ہوا۔ اور آپ بادشاہ کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے۔ مکہ والے کانپ رہے تھے۔ کہ اب نہ معلوم ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ مگر آپ نے ان سب کو جمع کرکے فرمایا۔ اے لوگو۔ آج میں تمہیں تمہارے قصور معاف کرتا ہوں۔ آپ کے اخلاق کو دیکھ کر اکثر اسلام لائے۔ آپ نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو خدا کے لئے تکلیف اٹھانے میں صرف کیا۔ تریسٹھ سال کی عمر میں بروز پیر ۸ رجون ۶۳۲ء کو آپ نے وفات پائی۔

سلسلہ مجددین امتِ محمدیہ

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔ یعنی ضرور اللہ تعالیٰ مبعوث کرتا رہے گا امتِ محمدیہ کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد جو آکر دین کو تازہ کریگا۔ (سنن ابوداؤد جلد ۲ کتاب الفتن صفحہ ۲۴۱)

مذکورہ بالا حدیث کے صحیح اور معتبر ہونے کا پہلا ثبوت تو یہ ہے۔ کہ یہ ابوداؤد میں آئی ہے۔ جو صحاح ستہ میں سے ہے۔ اور دوسرا ثبوت یہ ہے۔ کہ اسکی صحت کو ہر زمانہ کے علماء نے تسلیم کیا ہے۔ اور قریبًا سب بڑے بڑے استادانِ حدیث نے اس کے صحیح ہونے کی شہادت دی ہے۔ چنانچہ مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد میں لکھا ہے۔ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اِتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلٰی تَصْحِیْحِہٖ مِنْھُمُ الْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ وَمِمَّنْ نَصَّ عَلٰی صِحَّتِہٖ مِنَ الْمُتَاَخِّرِیْنَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ۔ یعنی حدیث کے حافظ اس حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق کرتے ہیں۔ ازآنجملہ امام حاکم نے "مستدرک" میں اور امام بیہقی نے "مدخل" میں اس کا صحیح ہونا ظاہر کیا ہے۔ اور پچھلے اماموں میں سے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی صحت بیان کی ہے۔

اس کے بعد مرقاۃ الصعود میں جو ابوداؤد کی نہایت مستند شرح ہے۔ اس حدیث کے متعلق پہلے بزرگوں کے اقوال درج کئے گئے ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:۔

۱۔ "امام حاکم نے مستدرک میں ابن وہب سے اس نے یونس سے اس نے زہری سے اس حدیث کو نقل کرکے لکھا ہے۔ کہ زہری نے کہا۔ جب پہلی صدی کا خاتمہ ہونے لگا۔ تو خدا تعالیٰ نے اس امت پر عمر بن عبد العزیز خلیفہ کے وجود سے فضل کیا۔ یعنی ان کو پہلی صدی کا مجدد بنایا۔

بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ و ۱۷۲ میں لکھا ہے۔ کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے مسیح ناصری سرخ رنگ گھنگھریالے بالوں اور چوڑے سینہ والا تھا۔ آنے والا موعود درمیانہ قد خوبصورت گندمی رنگ اور اس کے بال پیٹھ پر پڑے ہوئے ہونگے

احمدی جماعت تمام آسمانی کتب پر ایمان رکھتی ہے۔ کہ سب کا نزول منجانب الٰہی ہے۔ لیکن آخری کامل کتاب قرآن پاک کو مانتی ہے۔

ہیں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر ✻ میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار (مسیح موعود)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ کہ زہری کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ حدیث اس (تابعیوں کے) زمانہ میں بھی مشہور تھی۔ اس سے اس حدیث کی سند کے قوی ہونے کا پتہ لگتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کی سند راویوں کے لحاظ سے بھی نہایت قوی ہے۔"

۱۔ ابوبکر بزارؒ نے کہا ہے۔ کہ میں نے عبد الملک سے سنا۔ وہ کہتے تھے۔ کہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رح کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر چل پڑا۔ تو میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رح کو دیکھا کہ وہ حضرت امام شافعیؒ کی بہت تعریف کرتے اور کہتے تھے۔ کہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسا شخص پیدا کریگا۔ جو دین کو قائم کریگا۔ تو پہلی صدی پر عمر بن عبد العزیز ہوئے اور مجھے امید ہے۔ کہ دوسری صدی کے مجدد امام شافعی رحم ہونگے

۳۔" امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری سند سے حضرت امام احمد بن حنبل رح سے نقل کیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہر صدی کے سر پر لوگوں کی اصلاح کے لئے ایسا شخص مقرر کرے گا جو انہیں احکام دین سکھائے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف جو باتیں غلط طور پر منسوب کی جاتی ہیں۔ ان کو دور کرے گا۔ ہم نے اس کے مطابق غور کیا۔ تو پہلی صدی میں عمر بن عبد العزیز اور دوسری میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔"

۴۔ مجمع البحار جلد اول [illegible] میں لکھا ہے۔ کہ تیسری صدی کے مجدد امام ابو الحسن اشعری اور چوتھی کے امام اسفرائینی تھے۔

۵۔ شیخ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ اس بات پر علماء کا اتفاق ہے۔ کہ پانچویں صدی کے مجدد حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور چھٹی صدی کے امام فخر الدین رازی اور ساتویں کے شیخ تقی الدین ہیں (مرقاۃ الصعود زیر حدیث مجدد)

۶۔ شیخ جلال الدین سیوطی رح نے "اسباب" میں لکھا ہے۔ کہ آٹھویں صدی کے مجدد امام بلقینی رح ہیں۔ اور نویں صدی کا مجدد میں خود ہوں۔ چنانچہ فرمایا:

وَقَدْ رَجَوْتُ اَنَّنِی الْمُجَدِّدُ
فِیْهَا فَفَضْلُ اللّٰهِ لَیْسَ یُجْحَدُ

یعنی میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس صدی میں خدا تعالیٰ مجھے مجدد کرے گا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل کا انکار نہیں ہو سکتا۔

۷۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے "ازالۃ الخفاء عن الخلافۃ الخلفاء" میں حدیث مجدد کا ذکر کرکے تحریر فرمایا ہے۔ "ہمچناں تا حال برسر ہر مأۃ مجدد پیدا شدہ است" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سے اب تک ہر صدی کے سر پر مجدد آتے رہے۔

۸۔ نواب صدیق حسن خان صاحب نے حجج الکرامہ میں گیارہویں صدی کا مجدد حضرت مجدد الف ثانی سرہندی کو۔ بارہویں کا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رح کو اور تیرہویں کا حضرت سید احمد بریلوی رح کو قرار دیا ہے۔ اور چودھویں صدی کے متعلق لکھا ہے۔ "در بر سر مأۃ چہاردہم کہ دہ سال کامل آں را باقی ست اگر ظہور مہدی علیہ السلام و نزول عیسیٰ صورت گرفت پس ایشاں مجدد

فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف تمہارے پاس کھلے نشان لیکر آئے۔ مگر تم شک کرتے رہے یہاں تک جب وہ فوت ہوگئے۔ تو تم کہنے لگے۔ اب خدا تعالیٰ ان کے بعد کوئی نبی نہ بھیجے گا۔ (مومن ع ۴)

احمدی لوگ۔ تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ ہمیشہ خدا کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے واسطے آتے رہے ہیں۔

ع میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں ::: نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار (مسیح موعودؑ)

و مجتہد باشند"۔ یعنی چودھویں صدی کے سر پر جس کے آنے میں ابھی پورے دس سال باقی ہیں۔ اگر مہدی و مسیح موعود علیہ السلام ظاہر ہو گئے۔ تو وہ چودھویں صدی کے مجدد ہوں گے (حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۹)

خلاصہ کلام یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہر صدی کے سر پر مجدد آتے رہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مذکورہ بالا پیشگوئی نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہوتی رہی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا اس چودھویں صدی کا مجدد ابھی تک ظاہر نہیں ہوا؟

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجدد کے ظہور کا وقت صدی کا سر بتایا ہے۔ اور اب تو چودھویں صدی نصف سے بھی زیادہ گذر چکی ہے۔ پس ضرور ہے۔ کہ اس صدی کا مجدد ظاہر ہو چکا ہو۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے۔ کہ وہ کون ہے؟ اس کا جواب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ارشادات سے ملتا ہے

۱۔ "جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا۔ اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا۔ تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی۔ کہ تو اس صدی کا مجدد ہے" (کتاب البریہ صفحہ ۱۶۲ حاشیہ)

۲۔ "جیسا کہ الہٰی قدیم سے سنت ہے۔ ہمارے اس زمانہ میں ..... خدا تعالیٰ نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر تجدید ایمان و معرفت کے لئے مبعوث فرمایا اور اسکی تائید اور فضل سے میرے ہاتھ پر آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اس کے ارادہ اور مصلحت کے موافق دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور غیب کی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ اور حقائق و معارف بیان فرمائے جاتے ہیں۔ اور شریعت کے معضلات و مشکلات حل کئے جاتے ہیں۔ اور مجھے اس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے۔ جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے۔ میں اسکی طرف سے ہوں۔ اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں۔ اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ ہر قدم پر میرے ساتھ ہے۔ اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالیگا۔ جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرلے جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔ اس نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر تکمیل نور کے لئے مامور فرمایا ہے"۔ (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۵)

۳۔ "خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کریگا۔ جو دین کو تازہ کریگا۔ اور اس کی کمزوریوں کو دور کرکے پھر اپنی اصلی طاقت اور قوت پر اسے لے آئیگا۔ اس پیشگوئی کی رو سے ضرور تھا۔ کہ کوئی شخص اس چودھویں صدی پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا۔ اور موجودہ خرابیوں کی اصلاح کے لئے پیش قدمی دکھلاتا۔ سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا۔ اس سے پہلے صدہا اولیاء نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی۔ کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہوگا۔ اور احادیث صحیحہ نبویہ پکار پکار کر کہتی ہیں۔ کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے۔ پس

احمدیت۔ اس امر کی بھی قائل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہر زمانہ ہر ملک اور ہر قوم میں مبعوث ہوتے رہے ہیں۔

قرآن کریم میں لکھا ہے۔ اے بنی آدم ضرور آیا کریں گے تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے۔ پڑھیں گے ہماری آیتیں تم پر۔ پس جو لوگ تقویٰ اختیار کرینگے اور اصلاح کریں گے۔ ان پر کوئی خوف و غم نہیں (اعراف ع۴)

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح ::: خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار۔ (مسیح موعودؑ)

کیا اس عاجز کا یہ دعویٰ اسی وقت عین اپنے محل اور اپنے وقت پر نہیں ہے۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ فرمودہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خطا جائے؟

"جب علماء سے یہ سوال کیا جائے۔ کہ چودھویں صدی کا مجدد ہونے کے لئے بجز اس عاجز کے اور کس نے دعویٰ کیا ہے۔ اور کس نے منجانب اللہ آنے کی خبر دی ہے اور ملہم ہونے اور مامور ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تو اس کے جواب میں وہ بالکل خاموش ہیں۔ اور کسی شخص کو پیش نہیں کر سکتے جس نے ایسا دعویٰ کیا ہو"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴۴)

۴"۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ ہر ایک صدی کے سر پر ایک "مجدد" کا آنا ضروری ہے اب ہمارے علماء جو بظاہر اتباع حدیث کا دم بھرتے ہیں۔ انصاف سے بتلائیں۔ کہ کس نے اس صدی کے سر پر خدا تعالے سے الہام پا کر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے۔ مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے۔ کہ وہ مجدد خدا تعالیٰ کی طرف سے آئیگا۔ یعنی علوم لدنیہ و آیات سماویہ کے ساتھ۔ اب بتلائیں۔ کہ اگر یہ عاجز حق پر نہیں۔ تو پھر وہ کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا۔ جیسا کہ اس عاجز نے۔ کیا کوئی الہامی دعاوی کے ساتھ تمام مخالفوں کے مقابل پر ایسا کھڑا ہوا جیسا کہ یہ عاجز کھڑا ہوا۔ تفکروا و تندموا واتقوا اللہ ولا تغلوا"۔ (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۵۴)

۵"۔ دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے۔ اور یہ اس لئے نہیں۔ کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتداء سے جھوٹے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی۔ اور وہ ایسے باغ کی طرح ہو گئے۔ جس کا کوئی باغبان نہیں۔ اور جس کی آبپاشی اور صفائی کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ اس لئے رفتہ رفتہ ان میں خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ تمام پھلدار درخت خشک ہو گئے۔ اور ان کی جگہ کانٹے اور خراب بوٹیاں پھیل گئیں۔ اور روحانیت جو مذہب کی جڑ ہوتی ہے۔ بالکل جاتی رہی۔ اور صرف خشک الفاظ ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر خدا نے اسلام کے ساتھ ایسا نہ کیا اور چونکہ وہ چاہتا تھا۔ کہ یہ باغ سرسبز رہے۔ اس لئے اس نے ہر ایک صدی پر اس باغ کی نئے سرے سے آبپاشی کی۔ اور اس کو خشک ہونے سے بچایا۔ اگرچہ ہر صدی کے سر پر جب کبھی کوئی بندۂ خدا اصلاح کے لئے کھڑا ہوا۔ جاہل لوگ اس کا مقابلہ کرتے رہے۔ اور ان کو سخت ناگوار گذرا۔ کہ کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہو۔ جو ان کی رسم اور عادت میں داخل ہو چکی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کو نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ اس آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کے آخری جنگ کا زمانہ ہے خدا نے چودھویں صدی اور الف آخر کے سر پر مسلمانوں کو غفلت میں پا کر پھر اپنے عہد کو یاد کیا۔ اور دین اسلام کی تجدید کی"۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱)

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد

کی تحریک پر میرا ارادہ ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ ایک ایسا مبسوط و مفصل ٹریکٹ شائع کیا جائے جس میں مجددین کے متعلق مفصل حوالجات جمع کر دیئے جائیں۔ و باللہ التوفیق۔ پبلشر

قرآن پاک میں اللہ جلشانہٗ فرماتے ہیں۔ اے جنّو تمہاری طرح انسانوں کا بھی یہی خیال تھا۔ کہ اب خدا تعالے کسی نبی کو نہیں بھیجے گا۔ (جن رکوع ۱)

احمدیہ جماعت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خدا تعالے جس طرح پہلے رسول بھیجتا رہا ہے۔ اسی طرح قیامت تک بھیجتا رہے گا۔

میں تو آیا اس جہاں میں ابن مریم کی طرح ※ میں نہیں مامور از بہرِ جہاد و کارزار (مسیح موعودؑ)

شیعہ مذہب کی حقیقت

(از قلم مبارک مولوی خادم حسین صاحب مرحوم بھیروی)

تعریف۔ شیعہ عربی لفظ ہے جس کے معنے گروہ اور مددگار کے ہیں۔ اصطلاح میں وہ گروہ جو اپنے آپ کو حضرت علیؓ اور دوسرے گیارہ اماموں کے ہواخواہ اور ان کی احادیث اور تعلیموں کو رواج دینے کا مدعی ہے شیعوں کو رافضی بھی کہتے ہیں۔ مگر اس نام سے شیعہ برا مانتے ہیں۔ حالانکہ ائمہ کی احادیث میں آیا ہے کہ جب شکایت کی گئی۔ تو انہوں نے فرمایا۔ لوگ تم کو نہیں کہتے۔ بلکہ خدا نے یہ تمہارا نام رکھا ہے۔ واللّٰہ ماھم سموکم بل اللّٰہ سماکم (فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۶)

اصول دین۔ شیعہ کا اصل دین تو تقیہ ہے اور کتمان (چھپانا اپنے مذہب کا) لا ایمان لمن لا تقیہ لہ۔ ان تسعة اعشار الدین فی التقیة ولا دین لمن لا تقیة لہ (اصول کافی باب تقیہ) یعنی کوئی ایمان اس شخص کا جو تقیہ نہ کرے۔ اور دین سے $\frac{1}{10}$ میں سے $\frac{9}{10}$ حصہ تقیہ میں ہے۔ اسی طرح ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم کی تفسیر میں لکھا ہے۔ کہ اعملکم بالتقیة۔ یعنی اکرم وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ تقیہ پر عامل ہو۔ تاہم شیعوں میں عام طور پر پانچ اصول دین ہیں۔ اول توحید۔ دوم عدل۔ سوم نبوت۔ چہارم امامت۔ پنجم قیامت (تحفہ العوام) عدل اور امامت کے دو اصول قابل غور ہیں۔ عدل کا استدلال آیت ان اللّٰہ یامر بالعدل سے کرتے ہیں۔ خدا جانے عدل کو جو صفات الٰہیہ میں شیعہ نے خاص طور پر علیحدہ جتلا کر داخل اصول دین کیا ہے۔ اس کا کیا باعث ہے۔ اگر یہ صفت قدیم ہے۔ تو پھر خلافت و امامت کے شکوے کیا معنی رکھتے ہیں۔ اگر اس کا تعلق رجعت یا قیامت سے ہے۔ تو بجائے عدل کے رجعت ہوتی تو بہتر تھا۔ یا قیامت ہی کافی تھی۔ اور پھر اس آیت کے ساتھ ہی جو یامر بالعدل والاحسان وایتائ ذی القربٰی ہے تعجب ہے۔ کہ ایسی عالمگیر صفات اور احکام کو کیوں چھوڑ دیا گیا۔

امامت کا استدلال اولی الامر منکم سے کیا جاتا ہے۔ لیکن وان تنازعتم سے یہ بھی متنازعہ ہو جاتا ہی غرض ایمان بالملائکہ اور ایمان بالکتب کے اصولوں کی جگہ عدل اور امامت کو داخل کرنے میں واضعانِ اصول نے دور اندیشی نہیں کی ہے۔

فروع دین۔ علاوہ اصول خمسہ مذکورہ بالا کے فروع دین حسب ذیل ہیں۔ اول نماز۔ دوم روزہ ماہ رمضان۔ سوم زکوٰۃ۔ چہارم خمس۔ پنجم حج۔ ششم جہاد تحفة العوام میں لکھا ہے۔ کہ دراصل تو فروع بھی چھ تھے۔ لیکن ایک مجتہد عراق سرکار مرزا محمد حسین صاحب شیرازی نے چار فروع اور بھی اضافہ فرمائے ہیں۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر۔ تولا (دوستی اہلبیت و دوستان اہلبیت) اور تبرا (بیزاری دشمنان اہلبیت

ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۳۰۔ فرمایا آنحضرت صلعم نے بنی اسرائیل کے ۷۲ فرقے ہوگئے تھے۔ اور میری امت کے ۷۳ فرقے ہو جائیں گے۔ سوائے ایک کے باقی سب کے سب جہنمی ہوں گے۔

احمدیہ جماعت اس امر کو مانتی ہے۔ کہ اب آئندہ شریعت والا نبی کوئی نہیں ہوگا۔ اور جو بھی امتی نبی آئیگا۔ وہ صرف شریعت محمدیہ میں آپکا متبع ہوکر آئیگا

ابن مریم ہوں مگر اترا نہیں میں چرخ سے ⁂ نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار (مسیح موعودؑ)

اور ان کے دوستوں سے)

تشریح۔ شیعوں کی کتابوں میں علاوہ فرائض کے سنت و نوافل و نماز تہجد کی بھی سخت تاکید لکھی ہے لیکن افسوس ہے۔ کہ ہمارے ملک کے شیعہ صرف فرائض پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ بلکہ عام تو کہتے ہیں۔ نماز خدا کی ہے۔ رسول کی نہیں۔ پھر سنت والی نماز کی کیا ضرورت ہے اسی طرح پانچ وقتوں کی پابندی کے احکام موجود ہیں۔ لیکن شیعہ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو ہمیشہ ہر حالت میں بلا عذر جمع کر کے پڑھتے ہیں۔ اور خدا نے فرمایا ہے۔ کہ میری عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔ ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً۔ دوسری جگہ فرمایا ہے مخلصین لہ الدین۔ لیکن خاک شفا کی ٹکیہ کے بغیر سجدہ نہیں کرتے پھر شیعہ کی مساجد اول تو کم ہیں۔ جو ہیں۔ وہ بھی اکثر غیر آباد ہیں۔ البتہ امام باڑوں میں خوب چہل پہل رہتی ہے نماز باجماعت اور نماز جمعہ کی سعادت سے بھی عام شیعہ محروم ہیں۔ حالانکہ وارکعوا مع الراکعین اور سورہ جمعہ میں فاسعوا الیٰ ذکر اللہ قرآن میں موجود ہے۔ اسی طرح روزہ اور زکوٰۃ دینے کی بھی ان کی کتابوں میں سخت تاکید ہے۔ لیکن ان کی جگہ افسوس ہے۔ کہ عشرہ محرم کے فاقوں اور نذر حسین میں سبیلوں اور پلاؤں زردوں کی دیگوں نے لے رکھی ہے۔ خمس بھی برائے نام ہے۔ جس کی صورتیں اور عملدرآمد شاذ و نادر ہیں۔ حج بیت اللہ شریف کے اشتیاق کو اماموں کے مزارات کی کشش نے ادھورا کر دیا ہے۔ اس کشش کا باعث وہ روایات ہیں۔ جو فضائل زیارات نجف اشرف و کربلائے معلیٰ میں ائمہ سے منقول ہیں۔ مثال کے طور پر زیارت کربلا کی ایک حدیث ہے۔ من زار قبر الی عبداللہ الحسین بشط الفرات کان کمن زار اللہ فوق عرشہ (ناسخ التواریخ جلد ششم کی کتاب دوم صـ۳۲)

جہاد کے فضائل کے متعلق بھی حدیثوں کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہ نعمت بھی شیعوں کو کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ زیادہ سے زیادہ جنگ جمل صفین کربلا کے معرکوں کو پیش کیا جاتا ہے لیکن کہاں رسول صلعم اور خلفائے راشدینؓ کے جہاد جو کفار اور منکرین اسلام کے مقابلہ میں ہوتے تھے۔ اور کہاں یہ مسلمانوں کے باہمی تنازعات اور خانہ جنگیاں۔

پھر جس حال میں کہ تقیہ کرنے اور دین کو چھپانے کی فضیلت اور ثواب بیشمار بتلائے گئے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تعمیل بھی برائے نام ہے۔ باقی رہا تولا اور تبرا۔ تولائے اہلبیت میں شیعوں نے یہانتک غلو کیا ہے۔ کہ عیسائیوں کو تولائے مسیح میں مات کر دیا۔ ورنہ شیعہ خوب جانتے ہیں۔ کہ کسی مسلمان کو اہلبیت رسول صلعم کے ساتھ سوائے خوارج کے جو شیعہ سے ہی نکلے ہوئے ہیں بغض و عداوت نہیں۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ جس طرح عیسائی سب مسلمانوں کو حضرت مسیحؑ کا محب نہیں جانتے۔ اور نہ باور کرتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ صاحبان بھی دوسرے مسلمانوں کے محب اہلبیت رسول ہونے پر اعتبار کریں یا نہ۔ محبت علیؑ میں اعتدال کو قائم رکھنے یا اس میں غلو کرنے کے متعلق آنحضرت صلعم کی ایک حدیث خوب فیصلہ کرتی ہے۔ جو کتاب حیوۃ القلوب کی جلد اول میں اور اسی طرح تفسیر صافی میں میری نظر سے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے فرماتا ہے۔ کہ میں تم میں اس دعویٰ کے قبل اپنی زندگی گذار چکا ہوں۔ کیا تم اس پاک زندگی کو دیکھ کر عقل سے کام نہیں لیتے۔ (یونس ۲۴)

احمدی لوگ تمام رسولوں کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ ان کو راستباز اور ان کا ماننا ضروری سمجھتے ہیں۔

گزری۔ اس میں آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو مثیل مسیح فرما کر صاف طور پر فرمایا ہے۔ کہ ان دونوں کی محبت میں غلو والے ہلاک ہوئے۔ اور اسی طرح ان سے بغض رکھنے میں غلو کرنے والے بھی۔ لیکن ایک تیسرا گروہ ہے جو اعتدال و اقتصاد کو قائم رکھنے والا ہے۔ پس وہی جنتی ہے۔

تبرا کیا ہے؟ تبرا سے مراد دشمنانِ اہلبیت سے بیزاری ہے اور اس میں دوسرے مسلمان بھی شامل ہیں۔ لیکن اسکا پہلے فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ کہ دراصل دشمنانِ اہلبیت کون ہیں۔ معزز ناظرین کو یاد رہے۔ کہ یہی تبرا بازی جس کے باعث شیعہ سب مسلمانوں میں انگشت نما ہو رہے ہیں۔ وہ دراصل نہ داخل اصول ہے۔ نہ داخل فروع۔ صرف ایک مجتہد صاحب شیعہ نے اسکو اپنی رائے سے داخل فروع دین کر دیا ہے۔ اور اسی پر شیعہ صاحبان زیادہ تر مائل و عامل ہیں۔ جس طریق سے شیعہ تبرا بازی کرتے ہیں اول تو اسکا جواز کتب شیعہ سے ثابت ہی نہیں۔ کیونکہ تبرا کا تعلق دل سے ہے۔ دوسرے زبان سے اس کا استعمال کرنا تقیہ اور کتمان کی پابندی کے بھی خلاف ہے۔ قاضی نور اللہ صاحب شوستری فرماتے ہیں۔ مفہوم تشیع آنست کہ در صدر صحیفہ معلوم شدہ سب و لعن دراو معتبر نیست میگنجد کہ نام خلفائے ثلث مطلقاً بر زبان شیعہ جاری نشود و لعن ایشاں واجب نیست۔ اگر جاہلاں شیعہ حکم وجوب لعن کنند سخن ایشاں معتبر نیست۔ چنانچہ جاہلاں اہلسنت حکم بہ وجوب شیعہ میکنند" اس کے بعد حضرت عائشہ پر بوجہ جنگ کرنے کے ساتھ حضرت علیؓ کے لعن کرنے کے بارہ میں لکھا ہے۔ "لعن او از برائے حرب نہ بائد کرد"۔ (مجالس المؤمنین مطبوعہ ایران ص۱۸۴) دوازدہ امام کے نام۔ حضرت علیؓ۔ حضرت امام حسنؓ۔ حضرت امام حسینؓ۔ حضرت امام زین العابدینؓ۔ حضرت امام محمد باقرؓ۔ حضرت امام جعفر صادقؓ۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؓ۔ حضرت امام رضاؓ۔ حضرت امام محمد تقیؓ۔ حضرت امام حسن العسکریؓ۔ حضرت امام محمد مہدیؑ۔ جن کی پیدائش ۲۵۵ھ یا ۲۵۶ھ میں ہوئی یہی دوازدہ امام ہیں۔ جن کی محبت میں شیعوں نے بیحد افراط وتفریط کی ہے۔ اور اپنی اماموں کا ایک خاص مذہب قرار دے کر اسکی پابندی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کا دعوے ہے۔ کہ خداوند کریم نے حضرت علیؓ اور دوسرے اماموں کے نور کو دوسری مخلوق سے ہزاروں برس پہلے پیدا کیا تھا۔ اور عالم ارواح میں انکی امامت کا اقرار لیا تھا۔ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ مگر انکی امامت کی تبلیغ بھی اس کے ذمہ تھی۔ تمام گذشتہ اور آئندہ کے واقعات کا ان کو علم ہوتا ہے۔ تمام انبیاء کے تبرکات مثل عصائے موسیٰؑ۔ تابوت۔ سکینہ۔ انگشتری سلیمانؑ اور حضرت شعیبؑ کی ترازو ان کے پاس ہے۔ ان کو اسم اعظم یاد ہے۔ جس کے ۷۳ حروف ہیں۔ تمام انبیاء کے معجزات انہی حروف کی برکت سے ہوئے۔ منجملہ حضرت عیسیٰؑ کو صرف دو حرف یاد تھے۔ اور وہ کرتے تھے۔ جو کرتے تھے۔ تمام صحف انبیاء میں ان کے نام اور فضائل مندرج تھے۔ تمام زمین انکی ملکیت ہے۔ تمام موجودات پر ان کا تصرف ہے۔ موت پر بھی ان کو اختیار ہے۔ جب چاہیں۔ مرتے ہیں۔ جب نہ چاہیں۔ نہیں مرتے ہیں۔ زمین کا قیام انہی کے دم قدم سے ہے۔ بادلوں پر بھی ان کو تصرف ہے۔ ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں۔ زمین و آسمان اور ہوا میں سیر کر سکتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ جن کی تفصیل موجب طوالت ہے۔ لیکن چونکہ یہ سب عقائد اختراعی ہیں۔ اور قرآن و سنت سے اسکا پتہ لگانا مشکل ہے اسواسطے شیعوں نے ان انوکھی تعلیموں کے ماخذ بھی وسیع بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً اول قرآن اصول کافی باب فضل القرآن میں لکھا ہے۔ کہ وہ قرآن جو محمد صلعم پر جبریل لائے تھے۔ اسکی سترہ ہزار آیتیں تھیں۔ صافی شرح کافی میں اسکی تائید میں لکھا ہے۔ کہ شیخین جیسے جامعان قرآن سے کچھ عجب نہیں کہ انہوں نے بہت سا حصہ قرآن کا ساقط کر دیا ہو۔

دوم کتاب جامعہ ہے۔ جو ایک صحیفہ ہے۔ جو ستر گز لمبا ہے مطابق رسول صلعم کے گز کے حضرت صلعم کے املاء سے اس کو حضرت علیؓ نے اپنے قلم سے لکھا۔

سوم۔ جفر جو ایک چمڑے کا صندوق تھا۔ اور اسمیں تمام انبیائے سابق کے صحیفے توریت۔ انجیل۔ زبور وغیرہ اصلی زبانوں میں محفوظ ہیں۔ اور امام چونکہ سب زبانوں سے واقف

حدیث دار قطنی ص۱۸۸ میں فرمایا آنحضرت صلعم نے مہدی کی صداقت کے دو نشان ہیں جو کبھی کسی کے لئے نہیں ہوئے۔ جب سے دنیا بنی ہے۔ یعنی رمضان میں چاند کو اول تاریخوں میں گرہن لگیگا۔ سورج کو درمیانے دنوں میں گرہن لگیگا۔

افراد احمدیت تمام رسولوں سے اعلیٰ۔ ارفع۔ افضل اور شافع محشر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سمجھتے ہیں۔

ہوتے ہیں۔ اس واسطے سب کتابوں کو بلادقت پڑھ سکتے تھے۔

چہارم۔ مصحف فاطمہ جو وحی جبریل بعد وفات آنحضرت صلعم کے حضرت فاطمہ رضؓ پر نازل کرتے تھے۔ اور حضرت علی اس کو لکھتے رہتے تھے۔ قرآن مجوزہ سے تین گنا اس کی ضخامت ہے۔ اور اس قرآن کا اس میں ایک حرف بھی نہیں ہے۔ اگرچہ مذکورہ بالا کتابوں اور صندوقوں کو کبھی کسی نے نہ دیکھا۔ نہ کسی نے دکھایا۔ تاہم ان کا ذکر اصول کافی میں ایک مستقل باب میں مندرج ہے۔

شیعوں کے فرقے۔ عام لوگوں کا خیال ہے کہ شیعہ صرف ایک گروہ ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے شیعوں کے بہت سے فرقے ہیں۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

اول۔ غلاۃ یعنی غالی شیعہ جنہوں نے حضرت علیؓ کو خدا بنایا۔ اس گروہ کا بانی عبداللہ بن سبا ہے۔ اسی گروہ کا دوسرا نام نصیری بھی ہے (دیکھو ارشادیہ شرح اعتقادیہ)

دوم مفوضہ۔ اس کا بانی ابن سبا کا بیٹا ہے ان کا اعتقاد یہ تھا۔ کہ حضرت علی خود تو خدا نہیں۔ لیکن خدا کی خدائی کا منتظم ضرور ہے۔ تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی۔ آج بظاہر کوئی شیعہ غلاۃ و مفوضہ نہیں ہے لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ انکی تعلیم کا اثر اب تک عالمگیر اور عام شیعوں کے زبان زد ہے۔ (ارشاد شرح)

سوم کیسانیہ۔ اس کا سرگروہ مختار ثقفی ہے جس نے حضرت امام حسینؓ کا انتقام ابن زیاد وغیرہ سے لیا تھا۔ ابراہیم بن مالک اشتر اس کا نائب تھا۔ انہوں نے حضرت محمدؐ بن حنفیہ کو جو حضرت علیؓ کے صاحبزادے اور بعد شہادت امام حسینؓ زندہ تھے۔ امام زین العابدینؓ کی امامت کی پرواہ نہ کر کے امام بنا لیا تھا حضرت علی رضؓ اور حسینؓ کی وفات کے بعد جلد ہی اس گروہ کا پیدا ہو جانا اور امام زین العابدینؓ کو امام مفترض الطاعۃ نہ ماننا اثنا عشری شیعوں کے عقائد متعلقہ نص امامت دوازدہ امام پر بہت کچھ روشنی ڈالتا ہے۔

محمدؐ حنفیہ کے متعلق کیسانیوں کا اعتقاد ہے۔ کہ وہ کوہ رضوی میں غائب ہو گئے۔ اور وہی مہدی موعودؑ ہیں اور قیامت سے پہلے کسی وقت خروج کریں گے۔ (مجالس المؤمنین صـ۱۸)

چہارم زیدیہ۔ جو حضرت امام زین العابدین کے صاحبزادے زید سے منسوب ہوئے۔ انہوں نے اپنے بھائی امام محمدؐ باقر کو امام مفترض الطاعۃ نہ مانا اور برخلاف بنی امیہ کے خروج فرمایا۔ ان کا اعتقاد ہے۔ کہ امام بنی فاطمہ سے ہونا چاہیئے۔ اور وہ صاحب شمشیر و جہاد ہو۔ اس وقت بھی ملک یمن (عرب) میں ہزاروں زیدیہ شیعہ موجود ہیں۔ اور امام یحییٰ کو امام زمان مانتے ہیں۔ یہ ایسے بہادر اور دلاور ہیں۔ کہ کئی سالوں تک ترکوں سے مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ لیکن قومی ہمدردی میں بھی بے نظیر ہیں۔ آج کل جبکہ جنگ طرابلس برخلاف اطالیہ چھڑی ہوئی ہے۔ تو امام یحییٰ نے اپنے مریدوں کی ہزارہا تعداد ترکوں کی امداد کے لئے مسلح کر کے حاضر کر دی ہے۔

اسمٰعیلیہ۔ جن کا دوسرا نام شش امامیہ بھی ہے۔ اسمٰعیل بن امام جعفر صادقؑ کو آخری امام جانتے تھے۔ اور حضرت صادق سے بعد کے اماموں کو امام نہیں جانتے تھے۔ خلفائے اسمٰعیلیہ نے مصر میں سینکڑوں برس حکمرانی کی ہے۔ باطنیہ بھی اسی گروہ کی ایک شاخ ہے سر آغا خان صاحب بالقابہ مشہور ہمدرد قوم بھی اسی سے تعلق رکھتے ہیں۔

باقی فرقوں کا حال بخوف طوالت نہیں لکھا جاتا مختصر یہ ہے۔ کہ تقریباً ہر ایک امام کے ساتھ ایک نہ ایک گروہ منسوب ہے۔ اور ہر ایک اپنے ہی امام کو مہدی موعود مانتا ہے۔ اور اس کے قبل از قیامت ظہور فرمانے کا مدعی ہے۔

اثنا عشریہ۔ عام شیعہ جو ہند و پنجاب و ایران میں پائے جاتے ہیں۔ اثنا عشریہ کہلاتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے۔

فرمایا ہے اللہ جل شانہ نے کہ ہائے اور افسوس بندوں پر کہ نہیں آیا ان کے پاس کوئی رسول مگر جس کے ساتھ انہوں نے ہنسی مخول اور حقارت نہ کی ہو (یٰس رکوع ۲)

جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین اور کامل شریعت لانیوالا۔ نجات کی ایک سچی راہ بتانے والا جانتی ہے۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی یواقیت الجواہر جلد ۲ ص۲۷ پر فرماتے ہیں۔ مطلق نبوت ختم نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ صرف نبوت تشریعی ختم ہوئی ہے۔

کہ درحقیقت بارھویں امام محمد بن حسن العسکری ہی مہدی موعود تھے۔ جو ۲۵۶ھ میں پیدا ہوئے۔ اور چار پانچ سال کی عمر میں ہی غائب ہو گئے۔ اور اب تک بدستور زندہ اور غائب ہیں۔ وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ دشمنوں کے خوف سے اور شیعوں کی عدم نصرت کے باعث غائب ہیں۔ اور وہی امام الزمان ہیں۔ شیعہ اپنے آپ کو امامیہ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ بارہ کے بارہ اماموں کو مانتے ہیں۔ اور جعفری بھی کہلاتے ہیں۔ کیونکہ امام جعفر صادق نے ہی خاص طور پر احادیث اور تعلیم ائمہ کو پھیلایا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ شیعہ کی احادیث کی کتابوں میں سے کوئی بھی تیسری صدی سے ماقبل کی نہیں۔ بلکہ وہ حدیث کی کتابیں پانچویں صدی کی ہیں۔ جیسے کہ آگے ذکر آئیگا۔ جمع احادیث کے لئے اسقدر طویل مدت اور کافی مہلت کے بعد بھی افسوس ہے۔ کہ ان میں بیسیوں اختلاف باقی رہ گئے ہیں۔ ائمہ کرام کی اصلی تعلیم کو بہت سے عجائب و غرائب عقائد کی رنگ آمیزی سے بالکل مخلوط کر دیا گیا۔ صحابہ کرام کے تشنیعہ مطاعن کا یہ وبال پڑ گیا۔ کہ ائمہ اہلبیت کی امامت بھی دبدھا میں پڑ گئی۔

شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک نہ صرف اہلسنت بھی گمراہ اور اہل بدعت ہیں۔ بلکہ سوائے اپنے گروہ کے دوسرے تمام شیعہ فرقوں کو جو ان سے قدیم ہیں۔ گمراہ بلکہ کافر جانتے ہیں۔

نازم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی
گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

ان کا اعتقاد ہے۔ کہ حضرت مہدی قیامت سے پہلے ضرور ظہور فرما دیں گے۔ اور گو آج کل کے شیعہ کان نہ دھریں۔ مگر قاضی نور اللہ شوستری اور ملا باقر مجلسی کے زمانہ تک شیعوں کا اعتقاد تھا۔ کہ امام ایک مستقل خطہ میں معہ اولاد و اصحاب و افواج سکونت پذیر ہیں۔ اس خطہ کا نام ناحیہ مقدسہ ہے۔ زمانہ ظہور امام کو رجعت کا زمانہ کہتے ہیں۔ رجعت کے وقت لکھا ہے۔ کہ مہدی کے ساتھ خود رسول صلعم اور جناب علیؑ اور امام حسینؓ اور اصحاب کہف اور دیگر انبیاء اور امام دوبارہ پیدا ہوں گے۔ اور امام کے ہمرکاب ہوں گے۔ بلکہ ملا باقر مجلسی نے حق الیقین میں لکھا ہے۔ کہ سب سے پہلے حضرت محمدؐ ہی مہدی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ دوسری روایت میں ہے۔ کہ جبریل اول المبایعین ہوں گے۔ ناسخ التواریخ میں ہم نے دیکھا تھا۔ جہاں مورخ موصوف لکھتے ہیں۔ کہ شیعہ کا مسلمہ عقیدہ ہے۔ کہ ائمہ اہلبیت اولوالعزم پیغمبروں سے بھی افضل ہیں۔ چنانچہ اصل الفاظ مطلب مذکور کے یہ ہیں۔ ”زیرا کہ علمائے امامیہ ائمہ اثنا عشریہ را از پیغمبران اولوالعزم فاضلتر دانند“ (ناسخ جلد ۲ کتاب دوم ص۹۴) تو میں نے تعجب کیا تھا۔ کہ بھلا کہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ امام جو نائبان انبیاء ہوتے ہیں۔ وہ ان سے کس طرح افضل ہو سکتے ہیں۔ مگر جب حق الیقین میں یہ دیکھا۔ کہ حضرت صلعم سب سے پہلے مہدی کی بیعت کریں گے۔ تو پھر میرا وہ تعجب جاتا رہا۔ رجعت کا عقیدہ ایسا ضروری ہے۔ کہ جو شیعہ اس کو برحق نہ مانے۔ وہ شیعہ ہو ہی نہیں سکتا اور اسی طرح متعہ پر ایمان نہ لانے سے بھی اماموں کا یہ عتاب وارد ہوتا ہے۔ چنانچہ مشہور حدیث ہے۔ لیس منا من لم یؤمن برجعتنا (حق الیقین) رجعت کے وقت حضرت مہدی مشارق و مغارب عالم کو فتح کریں گے جناب علی کا جمع کیا ہوا قرآن جو ان کے پاس دست بدست پہنچا۔ اور محفوظ ہے۔ اس کو شائع کریں گے۔ کعبہ بھی موجودہ بنیادوں سے گرا کر اصل ابراہیمی بنیاد پر تعمیر کریں گے۔ صحیفہ جفر مصحف فاطمہ کے علاوہ تبرکات انبیاء عصائے موسیٰؑ۔ انگشتری سلیمانؑ اور حضرت صلعم کے سلاح (ہتھیار) بلکہ آنحضرت صلعم کے جانور دُلدُل۔ اونٹنی گدھا وغیرہ سب ان کے پاس ہوں گے۔ اور یہی ان کے مہدی موعود ہونے کی دلیل ہوگی۔ (غایت المقصود علامہ حائری لاہوری وغیرہ) آل محمدؐ اسی ہزار سال تک دنیا میں سلطنت کریں گے۔ حضرت علیؓ چوالیس ہزار سال سلطنت کریں گے۔ کہ بھوؤں کے بال منہ پر آکر پڑ جائیں گے وغیرہ وغیرہ
(حق الیقین باب در بیان رجعت)

ہم احمدی جماعت کے لوگ اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی نازل ہوا ہے۔

مرہم عیسیٰ نے دی تھی محض عیسیٰ کو شفا ❊ میری مرہم سے شفا پائیگا ہر ملک و دیار (مسیح موعودؑ)

امام حسینؓ کو انسان کبیر مانتے ہیں۔ اور ان کی شہادت کو کفارۂ امت۔ آج کل سب اصول و فروع سے زیادہ تعزیہ داری امام حسینؓ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ غم حسینؓ میں ایک آنسو بہانا بھی موجب نجات مانا جاتا ہے لیکن مرثیہ خوانوں نے اس میں وہ وہ بدعات پیدا کئے کہ ایران کے ایک شیعہ عالم کو ایک خاص کتاب لکھنی پڑی جس کا نام لولو والمرجان ہے۔

کتب احادیث شیعہ۔ حدیث شیعہ کی کتابیں چار ہیں۔ اول اصول کافی و فروع کافی از شیخ محمد بن یعقوب کلینی رازی متوفی سنہ ۳۲۹ھ اس کتاب کو حضرت مہدیؑ کے ملاحظہ کا شرف بھی حاصل ہو چکا ہے۔

دوم۔ من لا یحضرہ الفقیہ از شیخ ابو جعفر ابن بابویہ قمی متوفی ۳۲۱ھ

سوم۔ تہذیب الاحکام اور چہارم استبصار ہر دو از شیخ محقق ابو جعفر طوسی صاحب کتاب الفہرست طوسی متوفی [illegible] سوائے تہذیب کے باقی کتابیں لکھنؤ سے ہی مل سکتی ہیں۔

تفاسیر۔ تفسیر امام حسن عسکری نام کو تو امام کی تفسیر ہے۔ لیکن محققین کو اس سے بھی پورا اطمینان نہیں۔ تفسیر علی بن ابراہیم قمی استاد کلینی۔ تفسیر مجمع البیان طبرسی تفسیر صافی وغیرہ مشہور ہیں۔ سوائے مجمع البیان کے باقی تین تفاسیر کو میں نے چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کیا ہوا ہے۔

نہج البلاغۃ۔ نہایت مشہور کتاب ہے سید شریف رضی متوفی سنہ ۴۰۶ھ نے مرتب کی۔ اس میں بہت سے خطبات و مراسلات ہیں۔ جو حضرت علیؓ سے منسوب ہیں۔

مشہور علمائے شیعہ اور مصنفین

علاوہ چاروان کتب احادیث کے جن کا نام اوپر لکھا گیا ہے۔ اور جن کی تصانیف کا نام چھپا ہے۔ شیخ مفید صاحب اور شیخ طبرسی سید شریف المرتضیٰ علم الہدیٰ و سید رضی تینوں صاحبان شاگردان رشید شیخ مفید سے ہیں۔ حیدر آملی علامہ مطہر علی سید ابن طاؤس قاضی نور اللہ شوستری ملا عبد الرزاق لاہجی ملا محمد باقر مجلسی ایران و ہندوستان میں سب سے زیادہ ملا باقر مجلسی کی تصانیف عام ہیں۔ مشہور نزدیک و دور ہیں۔ سوائے تاریخ اسلام کے دیگر علوم میں شیعوں کی تصانیف بکثرت ہیں۔

دیگر حالات۔ تمام شیعان اثنا عشریہ پر اپنے اپنے علاقہ کے مجتہدوں کی تقلید لازمی ہے۔ سب سے بڑے مجتہد نجف اشرف ہیں۔ لکھنؤ کے مجتہدوں میں سے قبلہ سید ناصر حسین و قبلہ سید نجم الحسن صاحب اور پنجاب میں سید علی حائری صاحب مشہور ہیں۔ ایک مجتہد فوت ہو جاتا ہے۔ تو اس کے فتاویٰ کا اثر بھی مفقود ہو جاتا ہے۔ اور نئے مجتہد کی تقلید لازمی ہو جاتی ہے۔ سب مجتہد اپنے آپ کو حضرت امام غائب مہدی کے نائب اور باضابطہ قائم مقام جانتے ہیں۔ اثنا عشریوں میں دو اور فرقے بھی ہیں۔ ایک اخباری جو مقلد ہیں۔ اپنے مجتہدوں کے جو ہر قسم کی روایات و احادیث کو بلا تامل مانتے ہیں۔ دوسرے اصولی جو پابند اجتہاد مجتہدین نہیں ہیں۔ ہمارے ملک کے شیعہ عام طور پر تو اخباری نہیں لیکن بحث کے وقت اعتراضات سے بچنے کے لئے اصولی بن جاتے ہیں۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ کہ ایران کے شیعوں سے ایک جدید فرقہ پیدا ہوا ہے۔ جس کو بہائی یا بابی کہتے ہیں۔ ان کے بانی بہاء اللہ باب اور محمد علی بابی ہوئے ہیں۔ انہوں نے رسول صلعم کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کر کے بانی فرقہ کو خاتم مانا ہے اور اسی طرح قرآن مجید کو بھی منسوخ قرار دے کر ایک کتاب البیان کو ناسخ الکتب السابقہ تسلیم کر لیا ہے۔

چونکہ مضمون ہذا اصل اندازہ سے زیادہ ہوتا جاتا ہے اس واسطے سردست اسی مختصر پر اکتفا کرتا ہوں۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ (خاکسار خادم حسین خادم

ہم احمدی اقرار جنت۔ دوزخ اور قیامت پر دل پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ ضرور مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ کئے جائینگے

ملا علی قاری موضوعات کبیر ص۵۸ پر فرماتے ہیں۔ اگر ابراہیم زندہ رہتا نبی ہوتا۔ اسی طرح عمر نبی ہو جاتے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع میں سے ہوتے۔

آفتاب صبح نکلا اب بھی سوتے ہیں یہ لوگ ٭ دن سے ہیں بیزار اور راتوں سے وہ کرتے ہیں پیار دیکھو مولوی

	جنوری سنہ ۱۹۳۹ء	ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۷ھ	پوہ سمت ۱۹۹۵ بکرم	جدی سنہ ۱۸۶۰ شاکھا	پوہ سنہ ۱۳۴۶ فصلی	بہمن سنہ ۱۳ فصلی الٰہی	پوہ سنہ ۱۳۴۵ بنگلہ
اتوار	۱	۹	۱۸	۱۱	۲۵	۲۸	۱۷
پیر	۲	۱۰	۱۹	۱۲	۲۶	۲۹	۱۸
منگل	۳	۱۱	۲۰	۱۳	۲۷	۳۰	۱۹
بدھ	۴	۱۲	۲۱	۱۴	۲۸	[illegible]	۲۰
جمعرات	۵	۱۳	۲۲	۱۵	۲۹	۲	۲۱
جمعہ	۶	۱۴	۲۳	۱۶	[illegible]	۳	۲۲
ہفتہ	۷	۱۵	۲۴	۱۷	۲	۴	۲۳
اتوار	۸	۱۶	۲۵	۱۸	۳	۵	۲۴
پیر	۹	۱۷	۲۶	۱۹	۴	۶	۲۵
منگل	۱۰	۱۸	۲۷	۲۰	۵	۷	۲۶
بدھ	۱۱	۱۹	۲۸	۲۱	۶	۸	۲۷
جمعرات	۱۲	۲۰	۲۹	۲۲	۷	۹	۲۸
جمعہ	۱۳	۲۱	۳۰	۲۳	۸	۱۰	۲۹
ہفتہ	۱۴	۲۲	ماگھ	۲۴	۹	۱۱	۳۰
اتوار	۱۵	۲۳	۲	۲۵	۱۰	۱۲	ماگھ
پیر	۱۶	۲۴	۳	۲۶	۱۱	۱۳	۲
منگل	۱۷	۲۵	۴	۲۷	۱۲	۱۴	۳
بدھ	۱۸	۲۶	۵	۲۸	۱۳	۱۵	۴
جمعرات	۱۹	۲۷	۶	۲۹	۱۴	۱۶	۵
جمعہ	۲۰	۲۸	۷	۳۰	۱۵	۱۷	۶
ہفتہ	۲۱	۲۹	۸	دلو	۱۶	۱۸	۷
اتوار	۲۲	۳۰	۹	۲	۱۷	۱۹	۸
پیر	۲۳	ذی الحجہ	۱۰	۳	۱۸	۲۰	۹
منگل	۲۴	۲	۱۱	۴	۱۹	۲۱	۱۰
بدھ	۲۵	۳	۱۲	۵	۲۰	۲۲	۱۱
جمعرات	۲۶	۴	۱۳	۶	۲۱	۲۳	۱۲
جمعہ	۲۷	۵	۱۴	۷	۲۲	۲۴	۱۳
ہفتہ	۲۸	۶	۱۵	۸	۲۳	۲۵	۱۴
اتوار	۲۹	۷	۱۶	۹	۲۴	۲۶	۱۵
پیر	۳۰	۸	۱۷	۱۰	۲۵	۲۷	۱۶
منگل	۳۱	۹	۱۸	۱۱	۲۶	۲۸	۱۷

کیا یسوع خدا تھا؟

از قلم مبارک قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی احمدی امیر جماعت احمدیہ پشاور

خدا کا حکم حضرت موسیٰ کو فرمانا۔ "میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہو۔ تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے مت بنا۔ تو ان کے آگے اپنے تئیں مت جھکا۔ اور نہ ان کی عبادت کر۔ کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں"۔ توراۃ مقدس خروج ۲۰/۳-۵ ۔

" جو کوئی فقط خداوند کے سوا کسی معبود کے لئے قربانی کرے۔ وہ عذاب سے مار ڈالا جاوے"۔ خروج ۲۲/۲۰

اس کے برخلاف عیسائی کہتے ہیں۔ یسوع خدا اور خدا کا بیٹا اور خدا تھا۔ اور اسکی عبادت کرتے اور اس سے مدد مانگتے ہیں۔ مگر جب ہم اناجیل اربعہ دیکھتے ہیں۔ تو وہ یسوع کے خدا یا ابن اللہ ہونے کے مخالف گواہی دیتی ہیں۔

پہلی دلیل۔ آدمؑ سے لے کر ابراہیمؑ تک نبی کہتے چلے آئے۔ کہ صرف ایک خدا ہے۔ اور کسی بیٹے کے ہونے اور آنے کے قائل نہ تھے

دوسری دلیل۔ موسیٰؑ اور اسکی توراۃ اور یوشع سے لیکر ملاکی نبی تک وہی تعلیم دیتے رہے۔ جو ہم نے اس تحریر کے ابتدا میں درج کی ہے۔ یعنی یہ کہ خداوند تعالےٰ صرف ایک خدا ہے۔

تیسری دلیل۔ جس طرح اناجیل میں یسوع کو خدا کا بیٹا لکھا ہے۔ اسی طرح اس کو یوسف بڑھئی کا بیٹا بھی لکھا ہے۔ متی ۱۳/۵۵ پھر آدم کا بیٹا بھی لکھا ہے۔ دیکھو متی ۱۱/۱۹ و ۹/۶ و ۸/۲۔ اسی طرح یسوع کو داؤد کا بیٹا بھی لکھا ہے۔ متی ۱/۱

پس وہ یسوع جو یوسف کا بیٹا بھی ہے۔ داؤد کا بیٹا بھی ہے۔ آدم کا بیٹا بھی ہے۔ وہ صرف خدا کا بیٹا کیسا کہلایا۔ اور خدا کیسا بن گیا۔

ضرور ضرور اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مجدد کے نام سے مبعوث کریگا۔ جو لوگوں کیلئے ان کے دین کو تازہ کرتا رہیگا۔ رواہ ابو داؤد و الحاکم و البیہقی فی المعرفۃ عن ابی ہریرۃ۔

ہم احمدی بھی لوگ اس بات کے قائل ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو مرنے کے بعد فیصلہ کا دن مقرر فرمایا ہے۔ ضرور اس روز ہر ایک کو اپنے اپنے عمل کی جزا سزا ملیگی

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں ※ اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار (مسیح موعود)

فروری سنہ ۱۹۳۹ء	ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ	ماگھ سمت ۱۹۹۵ بکرمی	دلو سنہ ۱۸۶۰ شاکا	ماگھ سنہ ۱۳۴۸ فصلی	اسفندار سنہ ۱۳۱۷ شمسی	ماگھ سنہ ۱۳۴۵ بنگلہ
بدھ ۱	۱۰	۱۹	۱۲	۲۷	۲۹	۱۸
جمعرات ۲	۱۱	۲۰	۱۳	۲۸	۳۰	۱۹
جمعہ ۳	۱۲	۲۱	۱۴	۲۹	اسفندار	۲۰
ہفتہ ۴	۱۳	۲۲	۱۵	۳۰	۲	۲۱
اتوار ۵	۱۴	۲۳	۱۶	پھاگن	۳	۲۲
پیر ۶	۱۵	۲۴	۱۷	۲	۴	۲۳
منگل ۷	۱۶	۲۵	۱۸	۳	۵	۲۴
بدھ ۸	۱۷	۲۶	۱۹	۴	۶	۲۵
جمعرات ۹	۱۸	۲۷	۲۰	۵	۷	۲۶
[illegible] ۱۰	۱۹	۲۸	۲۱	۶	۸	۲۷
ہفتہ ۱۱	۲۰	۲۹	۲۲	۷	۹	۲۸
اتوار ۱۲	۲۱	پھاگن	۲۳	۸	۱۰	۲۹
پیر ۱۳	۲۲	۲	۲۴	۹	۱۱	پھاگن
منگل ۱۴	۲۳	۳	۲۵	۱۰	۱۲	۲
بدھ ۱۵	۲۴	۴	۲۶	۱۱	۱۳	۳
جمعرات ۱۶	۲۵	۵	۲۷	۱۲	۱۴	۴
جمعہ ۱۷	۲۶	۶	۲۸	۱۳	۱۵	۵
ہفتہ ۱۸	۲۷	۷	۲۹	۱۴	۱۶	۶
اتوار ۱۹	۲۸	۸	حوت	۱۵	۱۷	۷
پیر ۲۰	۲۹	۹	۲	۱۶	۱۸	۸
منگل ۲۱	محرم	۱۰	۳	۱۷	۱۹	۹
بدھ ۲۲	۲	۱۱	۴	۱۸	۲۰	۱۰
جمعرات ۲۳	۳	۱۲	۵	۱۹	۲۱	۱۱
جمعہ ۲۴	۴	۱۳	۶	۲۰	۲۲	۱۲
ہفتہ ۲۵	۵	۱۴	۷	۲۱	۲۳	۱۳
اتوار ۲۶	۶	۱۵	۸	۲۲	۲۴	۱۴
پیر ۲۷	۷	۱۶	۹	۲۳	۲۵	۱۵
منگل ۲۸	۸	۱۷	۱۰	۲۴	۲۶	۱۶
.	.	.	.	.	.	.
.	.	.	.	.	.	.
.	.	.	.	.	.	.

چوتھی دلیل - خدا وہ ذات ہے۔ جو لا محدود ہے۔ اور جو محدود ہے۔ وہ خدا کیونکر ہو سکتا ہے۔ مگر یسوع محدود تھا۔ اول تو نو ماہ تک مریم کے پیٹ میں محدود رہا۔ پھر ۳۳ سال کی عمر تک انسانی جسم میں محدود رہا۔ پس وہ خدا نہ تھا۔

پانچویں دلیل - خدا وہ ذات ہے۔ جو ظاہر اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ مگر یسوع کو جب بھوک لگی۔ اور کوئی چیز کھانے کو نہ ملی۔ تو ایک انجیر کے درخت پر بہت سارے پتے دیکھ کر بھاگا۔ کہ شاید وہاں انجیر کھانے کو ملے۔ مگر جب وہاں پہنچا۔ تو کوئی انجیر نہ پائے۔ کیونکہ موسم نہ تھا۔ دیکھو متی $\frac{۲۱}{۱۸-۱۹}$ مرقس ۱۱ باب ۱۲ آیت ۱۳ -

چھٹی دلیل - خدا وہ ذات ہے۔ جس کو علم کل ہو۔ مگر یسوع کو علم کل نہ تھا۔ چنانچہ جب اس سے سوال ہوا۔ تو یسوع نے جواب دیا۔ کہ اس دن کی بابت باپ یعنی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں۔ اور نہ بیٹا یسوع جانتا ہے۔ مرقس $\frac{۱۳}{۳۲}$

ساتویں دلیل - خدا وہ ذات ہے۔ جو اس ظاہری آنکھ سے نظر نہ آئے۔ مگر یسوع کو شاگرد اور یہود اور رومی سب اس ظاہری آنکھ سے دیکھتے تھے۔ پس وہ خدا نہ تھے۔

آٹھویں دلیل - عام قانون یہ ہے۔ کہ ایک نر اور ایک مادہ کے ملنے سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ پس اگر یسوع خدا کا بیٹا ہے تو خدا باپ ہوا۔ اور مریم ماں ہوئی۔ اور یسوع بیٹا ہوگا۔ مگر کوئی عیسائی نہ مریم کو خدا کی بیوی مانتا ہے۔ اور نہ وہ شوہر اور بیوی کے اس تعلق کے قائل ہیں۔ جس سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو یسوع بیٹا کس طرح سے ہوا؟ اور اگر اسی قانون کے ماتحت ہوا ہے۔ تو پھر عیسائی مریم کو کیوں خدا کی بیوی اور خدا انہیں مانتے؟

نویں دلیل - خدا خالق ہے۔ مخلوق نہیں۔ اور جو چیز مخلوق ہ

اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ان لوگوں سے جو کامل الایمان اور صالح الاعمال والے ہیں۔ کہ ضرور وہ ان کو زمین میں اپنا خلیفہ بنائیگا۔ کہ جس طرح اسی نے پہلوں کو بنایا (نور ۴۷)

احمدیت اس بات پر ایمان رکھتی ہے۔ کہ قیامت کے روز نیک لوگوں کو جنت ملیگی۔ اور نافرمانوں کو ان کی علاج کی خاطر دوزخ ملے گا۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں ہے۔ ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار (مسیح موعود)

مارچ ۱۹۳۹ء		۱۳۵۸ھ محرم الحرام	پھاگن ۱۹۹۵ بکرمی	۱۸۶۰ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بدھ	۱	۹	۱۸	۱۱	۲۵	۲۷	۱۷
جمعرات	۲	۱۰	۱۹	۱۲	۲۶	۲۸	۱۸
جمعہ	۳	۱۱	۲۰	۱۳	۲۷	۲۹	۱۹
ہفتہ	۴	۱۲	۲۱	۱۴	۲۸	۳۰	۲۰
اتوار	۵	۱۳	۲۲	۱۵	۲۹	۳۱	۲۱
پیر	۶	۱۴	۲۳	۱۶	[illegible]	[illegible]	۲۲
منگل	۷	۱۵	۲۴	۱۷	۲	۲	۲۳
بدھ	۸	۱۶	۲۵	۱۸	۳	۳	۲۴
جمعرات	۹	۱۷	۲۶	۱۹	۴	۴	۲۵
جمعہ	۱۰	۱۸	۲۷	۲۰	۵	۵	۲۶
ہفتہ	۱۱	۱۹	۲۸	۲۱	۶	۶	۲۷
اتوار	۱۲	۲۰	۲۹	۲۲	۷	۷	۲۸
پیر	۱۳	۲۱	۳۰	۲۳	۸	۸	۲۹
منگل	۱۴	۲۲	[illegible]	۲۴	۹	۹	۳۰
بدھ	۱۵	۲۳	۲	۲۵	۱۰	۱۰	چیت
جمعرات	۱۶	۲۴	۳	۲۶	۱۱	۱۱	۲
جمعہ	۱۷	۲۵	۴	۲۷	۱۲	۱۲	۳
ہفتہ	۱۸	۲۶	۵	۲۸	۱۳	۱۳	۴
اتوار	۱۹	۲۷	۶	۲۹	۱۴	۱۴	۵
پیر	۲۰	۲۸	۷	۳۰	۱۵	۱۵	۶
منگل	۲۱	۲۹	۸	حمل	۱۶	۱۶	۷
بدھ	۲۲	۳۰	۹	۲	۱۷	۱۷	۸
جمعرات	۲۳	صفر	۱۰	۳	۱۸	۱۸	۹
جمعہ	۲۴	۲	۱۱	۴	۱۹	۱۹	۱۰
ہفتہ	۲۵	۳	۱۲	۵	۲۰	۲۰	۱۱
اتوار	۲۶	۴	۱۳	۶	۲۱	۲۱	۱۲
پیر	۲۷	۵	۱۴	۷	۲۲	۲۲	۱۳
منگل	۲۸	۶	۱۵	۸	۲۳	۲۳	۱۴
بدھ	۲۹	۷	۱۶	۹	۲۴	۲۴	۱۵
جمعرات	۳۰	۸	۱۷	۱۰	۲۵	۲۵	۱۶
جمعہ	۳۱	۹	۱۸	۱۱	۲۶	۲۶	۱۷

وہ خالق نہیں ہوا کرتی۔ یسوع نطفہ سے بچہ بنا۔ بچہ ماں کے رحم میں عام قانون کے ماتحت رہا۔ عام مخلوق کی طرح پیدا ہوا۔ عام انسانوں کی طرح بڑھا۔ اور کھانے اور پینے کا محتاج رہا۔ گرفتار ہوا۔ ماریں کھائیں۔ اور صلیب پر لٹکایا گیا۔ اور وہاں مارا گیا۔

کیا یہ سب کچھ اناجیل میں نہیں۔ اگر ہے اور ضرور ہے۔ تو اس کے انسان ہونے کا ثبوت ہے۔ یا خدا ہونے کا؟ پس وہ جو مخلوق ہے۔ وہ خدا کیونکر ہوا؟

دسویں دلیل۔ خدا وہ ذات ہے۔ جو خود حی و قیوم ہے۔ اور دائم بالذات ہے۔ اور موت اور فنا سے محفوظ ہو۔ مگر یسوع صاحب پکڑا گیا۔ اور اسی صلیب پر نہایت بے دردی اور بے کسی سے مارا گیا۔ دیکھو متی ۲۷ و مرقس باب ۱۲ و لوقا ۱۳ و یوحنا باب ۱۹۔

یسوع نے اس (فقیہہ) کو جواب میں کہا۔ کہ سب حکموں میں اول یہ ہے۔ کہ اے اسرائیل سن۔۔ خداوند جو ہمارا خدا ہے……

تب اس فقیہہ نے اس سے کہا۔ کہ خوب۔ اے استاد۔ تو نے سچ کہا۔ کیونکہ خدا ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی اور دوسرا نہیں۔

انجیل متی ۱۲/۲۹ و ۳۲۔

کیا یسوع نبی تھا

عیسائی کہتے ہیں۔ کہ یسوع خدا یا خدا کا بیٹا تھا۔ مگر اناجیل اربعہ میں نہ تو یسوع نے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ میں خود خدا ہوں۔ اور نہ یہ کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ بلکہ برخلاف اس کے ثابت ہوتا ہے کہ وہ انسان تھا۔ اور دوسرے نبیوں کی طرح نبی تھا۔

پہلا ثبوت۔ یسوع کہتا ہے جو مجھے قبول کرتا ہے۔ اسے جس نے مجھے بھیجا ہے قبول کرتا ہے۔ جو کوئی نبی کے نام سے نبی کو قبول کرتا ہے نبی کا اجر پائیگا۔ متی ۱۰/۴۰-۴۱

دوسرا ثبوت۔ یسوع نے انہیں کہا۔ کہ نبی اپنے وطن اور گھر

مسلم جلد ۱ باب فضل الصلوٰۃ بمسجد مکہ و المدینہ صفحہ ۴۴۶ اور سراج الوہاج شرح مسلم صفحہ ۱۲۶ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔

احمدیہ جماعت اس بات کی قائل ہے۔ کہ جو کچھ قرآن پاک میں لکھا ہے اور جو کچھ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے وہ سب سچ اور قابل عمل ہے

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۔ جسکی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار (مسیح موعود)

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں لکھتے ہیں۔ کہ مہدی اس گاؤں سے نکلے گا۔ جس کا نام کدعہ (قادیان) ہے

اپریل سنہ ۱۹۳۹ء		صفر سنہ ۱۳۵۸ ھجری	چیت سمت ۱۹۹۵ بکرمی	حمل سنہ ۱۸۶۱ شاکا	چیت سنہ ۱۳۴۶ فصلی	اردی بہشت سنہ ۱۳۴۸ فصلی الٰہی	چیت سنہ ۱۳۴۳ بنگلہ
ہفتہ	۱	۱۰	۱۹	۱۲	۲۷	۲۷	۱۸
اتوار	۲	۱۱	۲۰	۱۳	۲۸	۲۸	۱۹
پیر	۳	۱۲	۲۱	۱۴	۲۹	۲۹	۲۰
منگل	۴	۱۳	۲۲	۱۵	۳۰	۳۰	۲۱
بدھ	۵	۱۴	۲۳	۱۶	بیساکھ	۳۱	۲۲
جمعرات	۶	۱۵	۲۴	۱۷	۲	خورداد	۲۳
جمعہ	۷	۱۶	۲۵	۱۸	۳	۲	۲۴
ہفتہ	۸	۱۷	۲۶	۱۹	۴	۳	۲۵
اتوار	۹	۱۸	۲۷	۲۰	۵	۴	۲۶
پیر	۱۰	۱۹	۲۸	۲۱	۶	۵	۲۷
منگل	۱۱	۲۰	۲۹	۲۲	۷	۶	۲۸
بدھ	۱۲	۲۱	۳۰	۲۳	۸	۷	۲۹
جمعرات	۱۳	۲۲	بیساکھ	۲۴	۹	۸	۳۰
جمعہ	۱۴	۲۳	۲	۲۵	۱۰	۹	بیساکھ
ہفتہ	۱۵	۲۴	۳	۲۶	۱۱	۱۰	۲
اتوار	۱۶	۲۵	۴	۲۷	۱۲	۱۱	۳
پیر	۱۷	۲۶	۵	۲۸	۱۳	۱۲	۴
منگل	۱۸	۲۷	۶	۲۹	۱۴	۱۳	۵
بدھ	۱۹	۲۸	۷	۳۰	۱۵	۱۴	۶
جمعرات	۲۰	۲۹	۸	۳۱	۱۶	۱۵	۷
جمعہ	۲۱	۳۰	۹	ثور	۱۷	۱۶	۸
ہفتہ	۲۲	ربیع الاول	۱۰	۲	۱۸	۱۷	۹
اتوار	۲۳	۲	۱۱	۳	۱۹	۱۸	۱۰
پیر	۲۴	۳	۱۲	۴	۲۰	۱۹	۱۱
منگل	۲۵	۴	۱۳	۵	۲۱	۲۰	۱۲
بدھ	۲۶	۵	۱۴	۶	۲۲	۲۱	۱۳
جمعرات	۲۷	۶	۱۵	۷	۲۳	۲۲	۱۴
جمعہ	۲۸	۷	۱۶	۸	۲۴	۲۳	۲۵
ہفتہ	۲۹	۸	۱۷	۹	۲۵	۲۴	۲۶
اتوار	۳۰	۹	۱۸	۱۰	۲۶	۲۵	۲۷
.	.	.	.	.	.	.	.

کے سوا کہیں بے عزت نہیں۔ متی ۱۳/۵۷۔ لوقا ۴/۲۴۔ یوحنا ۴/۴۴۔

تیسرا ثبوت۔ یسوع نے قیصریہ فلپی کا میں آکر اپنے شاگردوں سے پوچھا۔ کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ کہ میں جو ابن آدم ہوں۔ کون ہوں۔ انہوں نے کہا بعضے کہتے ہیں۔ الیاس۔ اور بعضے یرمیاہ یا نبیوں میں سے ایک۔ [۱]

چوتھا ثبوت۔ یسوع جب یروشلم میں داخل ہوا۔ سارے شہر میں غل مچا اور کہنے لگے کہ یہ کون ہے۔ تب بھیڑ نے کہا۔ کہ یہ جلیل ناصرہ کا یسوع نبی ہے۔ متی ۲۱/۱۰-۱۱۔

پانچواں ثبوت۔ پلاطوس نے کہا۔ پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے میں کیا کروں۔ متی ۲۷/۲۲۔ گویا ملک۔ قوم اور حاکم تک یسوع کی شہرت بطور مسیح اور نبی تھی۔

چھٹا ثبوت۔ تب انہوں (یہود) نے اس (یسوع) کے منہ پر تھوکا۔ اور اسکو مارا۔ اور کہا۔ کہ اے مسیح! ہمیں نبوت سے بتا۔ کہ کس نے تجھکو مارا۔ متی باب ۲۶ آیت ۶۷-۶۸۔ گویا یہود مسیح بمعنی نبی جانتے تھے۔ تو نبوت کے ذریعہ معلوم کرنا چاہتے تھے۔ کہ کس نے یسوع کو مارا۔

ساتواں ثبوت۔ بعضے فقیہہ اور فریسی طالب نشان ہوئے تو یسوع نے جواب دیا۔ لوگ نشان مانگتے ہیں۔ پر ان کو کوئی نشان سوائے یونس نبی کے نشان کے نہ دیا جاوے گا۔ کیونکہ جیسا یونس نبی تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسا ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔ متی ۱۲/۳۸-۴۰۔ یسوع نے اپنے آپ کو یونس کے مشابہ قرار دیا۔ جو نبی تھا۔

آٹھواں ثبوت۔ یسوع ایک دن ایک اونچے پہاڑ پر گیا۔ اور

---

[۱] اس نے انہیں کہا۔ کہ تم کیا کہتے ہو۔ کہ میں کون ہوں۔ پولوس نے جواب میں کہا کہ تو مسیح ہے۔ متی ۱۶/۱۳-۱۶۔ لوقا ۹/۱۸-۲۰۔ مرقس ۸/۲۷-۲۹۔ یوحنا ۱/۴۹۔ یادداشت۔ تینوں انجیلوں میں صرف "تو مسیح ہے" لکھا ہے۔ اور مرقس نے "تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے" بڑھا دیا ہے

احمدی لوگ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ کے پابند ہیں۔ اور قرآن کے فرمان مطابق تقدیر کے مسئلہ کو برحق جانتے ہیں

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہتا ہے کلیم ۔ اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار (مسیح موعودؑ)

بخاری و مسلم شریف میں لکھا ہے۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے امت تمہارا کیا حال ہوگا کہ جب تم میں ابن مریم پیدا ہوگا۔ اور وہ تم میں سے ہی تمہارا امام ہوگا۔

مئی ۱۹۳۹ء		ربیع الاول سنہ ۱۳۵۸ ہجری	بیساکھ سمت ۱۹۹۶ بکرمی	ثور سنہ ۱۸۶۱ شک	بیساکھ سنہ ۱۳۴۶ فصلی	خورداد سنہ ۱۳۴۶ فصلی الٰہی	بیساکھ سنہ ۱۳۴۶ بنگلہ
پیر	۱	۱۰	۱۹	۱۱	۲۷	۲۶	۱۸
منگل	۲	۱۱	۲۰	۱۲	۲۸	۲۷	۱۹
بدھ	۳	۱۲	۲۱	۱۳	۲۹	۲۸	۲۰
جمعرات	۴	۱۳	۲۲	۱۴	جیٹھ	۲۹	۲۱
جمعہ	۵	۱۴	۲۳	۱۵	۲	۳۰	۲۲
ہفتہ	۶	۱۵	۲۴	۱۶	۳	۳۱	۲۳
اتوار	۷	۱۶	۲۵	۱۷	۴	تیر	۲۴
پیر	۸	۱۷	۲۶	۱۸	۵	۲	۲۵
منگل	۹	۱۸	۲۷	۱۹	۶	۳	۲۶
بدھ	۱۰	۱۹	۲۸	۲۰	۷	۴	۲۷
جمعرات	۱۱	۲۰	۲۹	۲۱	۸	۵	۲۸
جمعہ	۱۲	۲۱	۳۰	۲۲	۹	۶	۲۹
ہفتہ	۱۳	۲۲	۳۱	۲۳	۱۰	۷	۳۰
اتوار	۱۴	۲۳	جیٹھ	۲۴	۱۱	۸	۳۱
پیر	۱۵	۲۴	۲	۲۵	۱۲	۹	جیٹھ
منگل	۱۶	۲۵	۳	۲۶	۱۳	۱۰	۲
بدھ	۱۷	۲۶	۴	۲۷	۱۴	۱۱	۳
جمعرات	۱۸	۲۷	۵	۲۸	۱۵	۱۲	۴
جمعہ	۱۹	۲۸	۶	۲۹	۱۶	۱۳	۵
ہفتہ	۲۰	۲۹	۷	۳۰	۱۷	۱۴	۶
اتوار	۲۱	ربیع الثانی	۸	۳۱	۱۸	۱۵	۷
پیر	۲۲	۲	۹	جوزا	۱۹	۱۶	۸
منگل	۲۳	۳	۱۰	۲	۲۰	۱۷	۹
بدھ	۲۴	۴	۱۱	۳	۲۱	۱۸	۱۰
جمعرات	۲۵	۵	۱۲	۴	۲۲	۱۹	۱۱
جمعہ	۲۶	۶	۱۳	۵	۲۳	۲۰	۱۲
ہفتہ	۲۷	۷	۱۴	۶	۲۴	۲۱	۱۳
اتوار	۲۸	۸	۱۵	۷	۲۵	۲۲	۱۴
پیر	۲۹	۹	۱۶	۸	۲۶	۲۳	۱۵
منگل	۳۰	۱۰	۱۷	۹	۲۷	۲۴	۱۶
بدھ	۳۱	۱۱	۱۸	۱۰	۲۸	۲۵	۱۷

وہاں اسکی شکل بدل گئی۔ اور وہ نورانی وجود ہو گیا۔ اور اس کے پاس موسےٰ اور الیاس کھڑے نظر آئے۔ یہ پطرس کی شہادت ہے۔ متی ۱۷ / ۱-۴ ۔ اگر یسوع نبی نہ تھا۔ تو موسے اور الیاس کے ساتھ مساوی حیثیت سے کیوں نظر آیا؟

نواں ثبوت۔ یسوع نے کہا۔ بہتیرے جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے۔ اور بڑے بڑے نشان دکھائیں گے۔ متی باب ۲۴ آیت ۲۴ گویا یسوع کے نزدیک مسیح اور نبی ایک ہی مرتبہ اور مقام اور درجہ رکھتے ہیں۔ خواہ جھوٹے مسیح یا نبی ہوں۔ یا سچے۔ پس یسوع کے نزدیک مسیح بمعنے نبی تھا۔ نہ کہ خدا۔

دسواں ثبوت۔ یہود تین شخصوں کی آمد کے قائل اور منتظر تھے الیاس مسیح اور وہ نبی۔ دیکھو لوقا ۱ / ۱۹ تا ۲۵ ۔ ان تینوں کو یہودی نبی جانتے اور یقین کرتے تھے۔ وہ کسی خدا یا خدا کے اکلوتے فرزند کی آمد اور ظہور کے قائل نہ تھے۔ یسوع نے کہا۔ کہ یوحنا الیاس ہے۔ متی باب ۱۱ آیت ۱۴۔ "اور میں مسیح ہوں" لوقا ۴ / ۲۵-۲۶ ۔

عورت نے اس (یسوع) سے کہا کہ اے خداوند مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نبی ہیں۔ یوحنا ۴ / ۱۹ ۔ پھر عورت نے اس سے کہا کہ میں جانتی ہوں۔ کہ مسیح آتا ہے۔ یوحنا ۴ / ۲۵ ۔

علاوہ ازیں خود یسوع نے فرمایا۔ کہ بہتیرے میرے نام پر آویں گے اور کہیں گے۔ کہ میں مسیح ہوں۔ متی ۲۴ / ۵ ۔ پھر فرمایا۔ کہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے۔ متی ۲۴ / ۲۴ ۔ گویا یسوع کا دعویٰ تھا۔ کہ میں مسیح ہوں۔ اور نبی ہوں۔ اور جو اس کے نام پر آویں گے۔ وہ بھی کہیں گے کہ وہ مسیح اور نبی ہوں۔ پر تم ان کو محض دعوے کرنے کی بنا پر سچا مت قرار دو۔ اس سے بھی ثابت ہے۔ کہ یسوع کا دعویٰ صرف مسیح اور نبی ہونے کا تھا۔ نہ خدا یا خدا کا فرزند ہونے کا۔ ورنہ یوں فرماتے۔ کہ وہ کہیں گے۔ کہ میں مسیح ہوں۔ اور خدا یا خدا کا فرزند ہوں۔

جماعت احمدیہ الہام الٰہی کے دروازے کو کھلا ہوا مانتی ہے۔ اور یقین رکھتی ہے جس طرح وہ پہلے اپنے بندوں سے کلام کرتا تھا اب بھی کرتا ہے

۲۰ سر پہ اک سورج چمکتا ہے مگر آنکھیں ہیں بند۔ مرتے ہیں بن آب وہ اور در پہ نہر خوشگوار (مسیح موعود)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں انکا نگران تھا جبتک میں ان میں تھا۔ پس جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ تو تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ اور تو ہر چیز کا محافظ ہے۔ مائدہ ع ۱۶

جون سنہ ۱۹۳۹ء		ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ	جیٹھ سمت ۱۹۹۶ بکرمی	جوزا سنہ ۱۸۶۱ شاکا	جیٹھ سنہ ۱۳۴۶ فصلی	تیر سنہ ۱۳۴۸ فصلی الٰہی	جیٹھ سنہ ۱۳۴۶ بنگلہ
جمعرات	۱	۱۲	۱۹	۱۱	۲۹	۲۶	۱۸
جمعہ	۲	۱۳	۲۰	۱۲	۳۰	۲۷	۱۹
ہفتہ	۳	۱۴	۲۱	۱۳	ہاڑ	۲۸	۲۰
اتوار	۴	۱۵	۲۲	۱۴	۲	۲۹	۲۱
پیر	۵	۱۶	۲۳	۱۵	۳	۳۰	۲۲
منگل	۶	۱۷	۲۴	۱۶	۴	۳۱	۲۳
بدھ	۷	۱۸	۲۵	۱۷	۵	امرداد	۲۴
جمعرات	۸	۱۹	۲۶	۱۸	۶	۲	۲۵
جمعہ	۹	۲۰	۲۷	۱۹	۷	۳	۲۶
ہفتہ	۱۰	۲۱	۲۸	۲۰	۸	۴	۲۷
اتوار	۱۱	۲۲	۲۹	۲۱	۹	۵	۲۸
پیر	۱۲	۲۳	۳۰	۲۲	۱۰	۶	۲۹
منگل	۱۳	۲۴	۳۱	۲۳	۱۱	۷	۳۰
بدھ	۱۴	۲۵	۳۲	۲۴	۱۲	۸	۳۱
جمعرات	۱۵	۲۶	ہاڑ	۲۵	۱۳	۹	۳۲
جمعہ	۱۶	۲۷	۲	۲۶	۱۴	۱۰	ہاڑ
ہفتہ	۱۷	۲۸	۳	۲۷	۱۵	۱۱	۲
اتوار	۱۸	۲۹	۴	۲۸	۱۶	۱۲	۳
پیر	۱۹	جمادی الاول	۵	۲۹	۱۷	۱۳	۴
منگل	۲۰	۲	۶	۳۰	۱۸	۱۴	۵
بدھ	۲۱	۳	۷	۳۱	۱۹	۱۵	۶
جمعرات	۲۲	۴	۸	۳۲	۲۰	۱۶	۷
جمعہ	۲۳	۵	۹	سرطان	۲۱	۱۷	۸
ہفتہ	۲۴	۶	۱۰	۲	۲۲	۱۸	۹
اتوار	۲۵	۷	۱۱	۳	۲۳	۱۹	۱۰
پیر	۲۶	۸	۱۲	۴	۲۴	۲۰	۱۱
منگل	۲۷	۹	۱۳	۵	۲۵	۲۱	۱۲
بدھ	۲۸	۱۰	۱۴	۶	۲۶	۲۲	۱۳
جمعرات	۲۹	۱۱	۱۵	۷	۲۷	۲۳	۱۴
جمعہ	۳۰	۱۲	۱۶	۸	۲۸	۲۴	۱۵

تثلیث

عیسائی کہتے ہیں۔ کہ باپ۔ آدم۔ بیٹا حضرت عیسیٰ۔ روح القدس یہ تینوں جدا جدا خدا ہیں۔ اور پھر تینوں مل کر ایک خدا بن جاتا ہے۔ اور توراۃ شریف اور قرآن کریم میں جہاں جہاں جمع کے صیغے خدا کے واسطے آئے ہیں۔ یہ تین خدا ثابت کرتے ہیں۔

ہمارا جواب ۔ (۱) قرآن کریم صاف الفاظ میں اعلان کرتا ہے۔ کہ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۔ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ (آل عمران) کہ اللہ وہ ذات ہے۔ کہ نہ اس کا ہم جنس ہے۔ اور نہ اسکی ذات یا صفات میں کوئی دوسرا اسکی برابر ہے بلکہ نہ کوئی نظیر۔ آپ ہی ہے۔ تمام معبودان باطلہ پر اونگھ اور نیند وارد ہوتی ہے۔ مگر ہمارا اللہ ان ہر دو سے مبرا ہے۔ وہ خود زندہ ہے اور دوسروں کو زندگی دیتا ہے۔ وہ خود قائم بالذات ہے۔ اور دوسروں کے قیام کا باعث ہے۔ مگر یہ بات کسی اور معبودوں حضرت عیسےٰ وغیرہ کو حاصل نہیں۔ وہ بے مثل نہیں۔ وہ اونگھ اور نیند سے مجبور اور مغلوب تھے۔ وہ اپنی پیدائش اور زندگی میں اللہ کے محتاج تھے۔ اور ان کی خواہش کے خلاف ان پر موت وارد ہوئی اگرچہ وہ پکارتے رہے۔ کہ اے باپ اگر ہو سکے۔ تو یہ موت کا پیالہ مجھ سے ٹال دے (متی باب ۲۶ آیت ۳۹) مگر باوجود اس موت سے کراہت کے وہ صلیب پر لٹکایا گیا۔ دیکھو متی باب ۲۷ آیت ۳۵ آخر لاچار اور مایوس ہو کر کہنے لگا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ (متی باب ۲۷ آیت ۴۶) اور بڑے زور شور سے چلا کر جان دی۔ متی باب ۲۷ آیت ۵۰ کیا اسی کو خدا کہتے ہیں؟

(۲) قرآن کریم کہتا ہے۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

احمدیوں کا دعاؤں پر ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو ضرور سنتا ہے اور دعاؤں کے ذریعہ بڑے بڑے کام پورے ہوتے ہیں

اے پاک برتر ہے وہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نصیر ورنہ اٹھ جائے اماں پھر سچے ہوویں شرم سار ذبیح موعود

جولائی سنہ ۱۹۳۹ء		جمادی الاول سنہ ۱۳۵۸ھ	ہاڑ سنہ ۱۹۹۶ بکرمی	سرطان سنہ ۱۸۶۱ شاکھی	ہاڑ سنہ ۱۳۴۶ فصلی	امرداد سنہ ۱۳۴۸ فصلی الٰہی	ہاڑ سنہ ۱۳۴۶ بنگلہ
ہفتہ	۱	۱۳	۱۷	۹	۲۹	۲۵	۱۶
اتوار	۲	۱۴	۱۸	۱۰	ساون	۲۶	۱۷
پیر	۳	۱۵	۱۹	۱۱	۲	۲۷	۱۸
منگل	۴	۱۶	۲۰	۱۲	۳	۲۸	۱۹
بدھ	۵	۱۷	۲۱	۱۳	۴	۲۹	۲۰
جمعرات	۶	۱۸	۲۲	۱۴	۵	۳۰	۲۱
جمعہ	۷	۱۹	۲۳	۱۵	۶	۳۱	۲۲
ہفتہ	۸	۲۰	۲۴	۱۶	۷	شہریور	۲۳
اتوار	۹	۲۱	۲۵	۱۷	۸	۲	۲۴
پیر	۱۰	۲۲	۲۶	۱۸	۹	۳	۲۵
منگل	۱۱	۲۳	۲۷	۱۹	۱۰	۴	۲۶
بدھ	۱۲	۲۴	۲۸	۲۰	۱۱	۵	۲۷
جمعرات	۱۳	۲۵	۲۹	۲۱	۱۲	۶	۲۸
جمعہ	۱۴	۲۶	۳۰	۲۲	۱۳	۷	۲۹
ہفتہ	۱۵	۲۷	۳۱	۲۳	۱۴	۸	۳۰
اتوار	۱۶	۲۸	ساون	۲۴	۱۵	۹	۳۱
پیر	۱۷	۲۹	۲	۲۵	۱۶	۱۰	ساون
منگل	۱۸	۳۰	۳	۲۶	۱۷	۱۱	۲
بدھ	۱۹	جمادی الثانی	۴	۲۷	۱۸	۱۲	۳
جمعرات	۲۰	۲	۵	۲۸	۱۹	۱۳	۴
جمعہ	۲۱	۳	۶	۲۹	۲۰	۱۴	۵
ہفتہ	۲۲	۴	۷	۳۰	۲۱	۱۵	۶
اتوار	۲۳	۵	۸	۳۱	۲۲	۱۶	۷
پیر	۲۴	۶	۹	اسد	۲۳	۱۷	۸
منگل	۲۵	۷	۱۰	۲	۲۴	۱۸	۹
بدھ	۲۶	۸	۱۱	۳	۲۵	۱۹	۱۰
جمعرات	۲۷	۹	۱۲	۴	۲۶	۲۰	۱۱
جمعہ	۲۸	۱۰	۱۳	۵	۲۷	۲۱	۱۲
ہفتہ	۲۹	۱۱	۱۴	۶	۲۸	۲۲	۱۳
اتوار	۳۰	۱۲	۱۵	۷	۲۹	۲۳	۱۴
پیر	۳۱	۱۳	۱۶	۸	۳۰	۲۴	۱۵

اَلْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ (سورۃ المائدہ) یعنی جن لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم خدا ہے۔ وہ کافر ہے۔

پس اس قدر اعلان کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے لفظ اَنَا و نَحْنُ سے تین خدا ثابت ہوتے ہیں۔

(۳) قرآن کریم کہتا ہے۔ لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ (سورہ مائدہ) یعنی جو لوگ کہتے ہیں۔ اللہ تین معبودوں باپ بیٹا عیسیٰ اور روح القدس میں سے خدا تیسرا ہے۔ ان کا یہ عقیدہ کفر ہے۔ کیا یہ تثلیث کی تائید ہے۔ یا تردید؟

(۴) پھر فرماتا ہے۔ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ۔ یعنی حضرت عیسیٰ صرف خدا کا رسول ہے۔ اور بس۔ کیا یہ تثلیث کی تائید ہے۔ یا تردید؟

(۵) پھر فرماتا ہے۔ اَنّٰی یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ یعنی جب خدا کی بیوی نہیں۔ تو اس کا بیٹا کیسے ہوا؟ کیا کسی باپ کے گھر کوئی بیٹا بلا زوجہ کے ہوا ہے؟ کیا قانونِ قدرت اور مشاہدہ سے یہ بات ثابت ہو سکتی ہے؟

(۶) اب رہا تورات کا کوئی صیغہ جمع کا استعمال خدا کے حق میں اور اس سے تثلیث کا استدلال۔ سو واضح ہو کہ عقائد کی بنیاد نص صریح پر ہونی چاہیئے۔ نہ کہ استدلال پر۔ نیز تثلیث ایک دعویٰ ہے جس کا ثبوت نص پر مبنی ہو۔ اور دلائل ثبوت تثلیث بھی نص صریح پر مبنی ہوں۔ نہ صرف استدلال اور قیاسات پر۔ جس طرح قرآن کریم نے خدا کی توحید کا نصوص صریحہ کی بنا پر دعویٰ کیا۔ اور دلائل توحید بھی خود دیئے۔ اور تثلیث کا ابطال بھی دلائل سے کیا۔ نیز صیغہ جمع کا وہی جواب ہے۔ جو قرآن کریم کی طرف سے دیا گیا۔ پھر تورات صاف اعلان کرتی ہے۔ میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہو۔ خروج باب ۲۰ آیت ۲

پس اس صریح اور صاف اعلان کے بعد کسی جمع کے صیغہ سے یہ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ میں ہی تجھے وفات دینے والا ہوں۔ اور عزت دینے والا ہوں تجھکو اور یہود کے اعتراضات سے تجھے بری الذمہ کرنیوالا ہوں اور تیرے ماننے والوں کو قیامت تک کافروں پر غالب کرنیوالا ہوں۔

احمدی افراد صحابہ کرام میں حضرت ابوبکرؓ سے۔ لیکر چھوٹے سے چھوٹے صحابی کو نہ بُرا کہتے ہیں۔ نہ ان کے متعلق بُرا اعتقاد رکھتے ہیں۔

۲۲ یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار (مسیح موعودؑ)

فرمایا خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صرف ایک رسول ہیں۔ آپ سے پہلے کے سب رسول گذر چکے ہیں۔ پس اگر آپ وفات پا جائیں یا قتل کئے جاویں تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے (آل عمران ع ۱۵)

اگست ۱۹۳۹ء		جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ	ساون سنہ ۱۹۹۶ بکرمی	اسد سنہ ۱۸۶۱ شاکھا	ساون دوم سنہ ۱۳۴۷ فصلی	شہریور سنہ ۱۳۱۸ فصلی الٰہی	ساون سنہ ۱۳۴۶ بنگلہ
منگل	۱	۱۴	۱۷	۹	۱	۲۵	۱۶
بدھ	۲	۱۵	۱۸	۱۰	۲	۲۶	۱۷
جمعرات	۳	۱۶	۱۹	۱۱	۳	۲۷	۱۸
جمعہ	۴	۱۷	۲۰	۱۲	۴	۲۸	۱۹
ہفتہ	۵	۱۸	۲۱	۱۳	۵	۲۹	۲۰
اتوار	۶	۱۹	۲۲	۱۴	۶	۳۰	۲۱
پیر	۷	۲۰	۲۳	۱۵	۷	۳۱	۲۲
منگل	۸	۲۱	۲۴	۱۶	۸	مہر	۲۳
بدھ	۹	۲۲	۲۵	۱۷	۹	۲	۲۴
جمعرات	۱۰	۲۳	۲۶	۱۸	۱۰	۳	۲۵
جمعہ	۱۱	۲۴	۲۷	۱۹	۱۱	۴	۲۶
ہفتہ	۱۲	۲۵	۲۸	۲۰	۱۲	۵	۲۷
اتوار	۱۳	۲۶	۲۹	۲۱	۱۳	۶	۲۸
پیر	۱۴	۲۷	۳۰	۲۲	۱۴	۷	۲۹
منگل	۱۵	۲۸	۳۱	۲۳	۱۵	۸	۳۰
بدھ	۱۶	۲۹	۳۲	۲۴	۱۶	۹	۳۱
جمعرات	۱۷	رجب	بھادوں	۲۵	۱۷	۱۰	۳۲
جمعہ	۱۸	۲	۲	۲۶	۱۸	۱۱	بھادوں
ہفتہ	۱۹	۳	۳	۲۷	۱۹	۱۲	۲
اتوار	۲۰	۴	۴	۲۸	۲۰	۱۳	۳
پیر	۲۱	۵	۵	۲۹	۲۱	۱۴	۴
منگل	۲۲	۶	۶	۳۰	۲۲	۱۵	۵
بدھ	۲۳	۷	۷	۳۱	۲۳	۱۶	۶
جمعرات	۲۴	۸	۸	[illegible]	۲۴	۱۷	۷
جمعہ	۲۵	۹	۹	۲	۲۵	۱۸	۸
ہفتہ	۲۶	۱۰	۱۰	۳	۲۶	۱۹	۹
اتوار	۲۷	۱۱	۱۱	۴	۲۷	۲۰	۱۰
پیر	۲۸	۱۲	۱۲	۵	۲۸	۲۱	۱۱
منگل	۲۹	۱۳	۱۳	۶	۲۹	۲۲	۱۲
بدھ	۳۰	۱۴	۱۴	۷	بھادوں	۲۳	۱۳
جمعرات	۳۱	۱۵	۱۵	۸	۲	۲۴	۱۴

استدلال کرنا کہ خدا تین ہیں۔ کس قدر جہالت ہے؟ اگر جمع سے استدلال کثرت کا ہی کرنا ہے۔ تو تین کیوں ہوں۔ چار۔ پانچ۔ دس۔ بیس یا لاتعداد ہی کیوں نہ ہو۔ تین میں کیوں محدود ہو رہا؟

(۷) اگر توریت سے ویومر۔ یہواہ۔ الوہیم ہن ہا آدم ہیہ کاحد ممنو کہا ہے۔ اور اس کا ترجمہ عیسائی یہ کرتے ہیں۔ کہ یہاں خدا نے کہا کہ ہو گیا آدم ہم میں سے ایک کی مانند۔ تو یہ ترجمہ بھی غلط ہے۔ اصل ترجمہ یہ ہے۔ کہ خدا نے کہا کہ ہو گیا آدم ان میں سے ایک اور ممتاز یعنی تمام حیوانات میں سے ایک اور ممتاز ہستی ہوا۔ ابن شمعون نے بھی یہی لکھا ہے۔ کہ خدا نے کہا کہ دیکھو (آدم) یکتا ہے نیچے والوں سے۔ جیسا کہ میں یکتا ہوں اوپر والوں میں سے۔ یہاں کاحد کے صحیح معنے یکتا اور ممتاز کے ہیں۔ اور ممنو کے معنے ہم میں نہو یا یوں کہو کہ اس میں سے نہ ہم میں سے۔ دیکھو ممنو غائب کا صیغہ نہ متکلم کا۔ پیدائش (۲-۱۷) (۳-۲-۱۱-۱۶-۲۲) احبار ۲۱-۱۱+۳-۱۴ +۴-۱۹ + خروج ۱۱-۱۴-۲۶ وغیرہ۔

(۸) اگر توریت میں لفظ الوہیم جمع آیا ہے۔ جیسا براالوہیم یعنی ہم نے پیدا کیا۔ پس الوہیم سے تین خدا ثابت ہوتے ہیں۔ تو یہ استدلال بھی غلط ہے۔ کیونکہ الوہیم نکلا ہے الوہ سے اور الوہ کے معنے ہیں معبود۔ اسکی جمع الوہیم ہے۔ اور یہ لفظ قاضیوں۔ سرداروں۔ فرشتوں اور بادشاہوں کے واسطے بھی استعمال ہوا ہے۔ اور اس کے معنے جمع کے کرنے لازمی اور ضروری نہیں۔ دیکھو نحمیا ۱۷/۹ دانیال ۱۷/۱ تاریخ ۲ ۱۵/۳۲۔ حبقوق ۱۱/۱۔ ایوب ۶/۱۲۔ خود حضرت موسیٰ کو الوہیم کہا گیا ہے۔ دیکھو خروج ۱/۷ و ۱۶/۴۔ خدا کہتا ہے۔ میں نے تجھ کو فرعون کے واسطے الوہیم بنایا۔ ہارون کے واسطے الوہیم بنایا۔ پس لفظ الوہیم میں تین خدا کو محدود کرنا اور عیسیٰ کو ان میں سے ایک قرار دینا خود محتاج ثبوت ہے۔

(۹) از روئے اناجیل خدا تین ہوتے۔ تو جب حضرت عیسیٰ سے سوال ہوا۔ کہ اسے نیک استاد۔ تو جواب میں حضرت عیسیٰ کہتے ہیں۔ کہ تو مجھے

احمدی لوگ تمام اہلبیت نبی پاک کو بدل و جان محبوب سمجھتے ہیں اور تمام بیبیاں پاک آنحضرت صلعم کو امہات المومنین مانتے ہیں

۳۴ اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا ❊ قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار (مسیح موعودؑ)

ستمبر ۱۹۳۹ء		رجب سنہ ۱۳۵۸ھ	بھادوں سنہ ۱۹۹۶ بکرمی	سنبلہ سنہ ۱۸۶۱ شاکھا	بھادوں سنہ ۱۳۴۶ فصلی	مہر سنہ ۱۳۴۷ فصلی الٰہی	بھادوں سنہ ۱۳۴۶ بنگلہ
جمعہ	۱	۱۶	۱۶	۹	۳	۲۵	۱۵
ہفتہ	۲	۱۷	۱۷	۱۰	۴	۲۶	۱۶
اتوار	۳	۱۸	۱۸	۱۱	۵	۲۷	۱۷
پیر	۴	۱۹	۱۹	۱۲	۶	۲۸	۱۸
منگل	۵	۲۰	۲۰	۱۳	۷	۲۹	۱۹
بدھ	۶	۲۱	۲۱	۱۴	۸	۳۰	۲۰
جمعرات	۷	۲۲	۲۲	۱۵	۹	آبان	۲۱
جمعہ	۸	۲۳	۲۳	۱۶	۱۰	۲	۲۲
ہفتہ	۹	۲۴	۲۴	۱۷	۱۱	۳	۲۳
اتوار	۱۰	۲۵	۲۵	۱۸	۱۲	۴	۲۴
پیر	۱۱	۲۶	۲۶	۱۹	۱۳	۵	۲۵
منگل	۱۲	۲۷	۲۷	۲۰	۱۴	۶	۲۶
بدھ	۱۳	۲۸	۲۸	۲۱	۱۵	۷	۲۷
جمعرات	۱۴	۲۹	۲۹	۲۲	۱۶	۸	۲۸
جمعہ	۱۵	شعبان	۳۰	۲۳	۱۷	۹	۲۹
ہفتہ	۱۶	۲	۳۱	۲۴	۱۸	۱۰	۳۰
اتوار	۱۷	۳	اسوج	۲۵	۱۹	۱۱	۳۱
پیر	۱۸	۴	۲	۲۶	۲۰	۱۲	اسوج
منگل	۱۹	۵	۳	۲۷	۲۱	۱۳	۲
بدھ	۲۰	۶	۴	۲۸	۲۲	۱۴	۳
جمعرات	۲۱	۷	۵	۲۹	۲۳	۱۵	۴
جمعہ	۲۲	۸	۶	۳۰	۲۴	۱۶	۵
ہفتہ	۲۳	۹	۷	۳۱	۲۵	۱۷	۶
اتوار	۲۴	۱۰	۸	میزان	۲۶	۱۸	۷
پیر	۲۵	۱۱	۹	۲	۲۷	۱۹	۸
منگل	۲۶	۱۲	۱۰	۳	۲۸	۲۰	۹
بدھ	۲۷	۱۳	۱۱	۴	۲۹	۲۱	۱۰
جمعرات	۲۸	۱۴	۱۲	۵	۳۰	۲۲	۱۱
جمعہ	۲۹	۱۵	۱۳	۶	اسوج	۲۳	۱۲
ہفتہ	۳۰	۱۶	۱۴	۷	۲	۲۴	۱۳
۔	۔	۔	۔	۔	۔	۔	۔

کیوں نیک کہتا ہے۔ نیک کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا۔ متی ۱۹/۱۷-۱۸۔ اگر خدا تین ہیں۔ تو صرف ایک خدا نیک ہے۔ نہ روح القدس نیک اور نہ حضرت عیسیٰ نیک ہے۔ جس نے سوائے ایک خدا کے سب کے نیک ہونے سے انکار کیا پس ثابت ہوا۔ کہ خدا ایک ہی ہے۔ جو نیک ہے۔ اور باقی جو ہیں۔ وہ نیک نہیں اور خدا نہیں۔ خواہ حضرت عیسیٰ ہو یا روح القدس

(۱۰) اسی طرح جب عیسیٰ سے سوال ہوا۔ کہ قیامت کب ہوگی۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ اس گھڑی اور اس دن کو کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا (عیسیٰ) مگر صرف باپ یعنی خدا۔ متی ۲۴/۳۶۔ گویا خدا وہ ہے۔ جو عالم الغیب ہے۔ اور صرف ایک ہے۔ یعنی خدا۔ نہ بیٹا عیسےٰ عالم الغیب ہے۔ اور نہ روح القدس کہ جس کو آسمان سے فرشتے کہا گیا۔ پس ثابت ہوا۔ کہ خدا ایک ہے۔ جو عالم الغیب ہے۔ اور تثلیث کا عقیدہ باطل ہے۔

(۱۱) اگرچہ تثلیث کے عقیدہ کا نہ تو کوئی دعوےٰ نہ تذکرہ نہ دلائل مذہبی کتب مقدسہ یہود میں ذکر ہے۔ نہ کتب نصاریٰ میں بالتصریح موجود ہیں تاہم عیسائی لوگ اسکو مانتے ہیں۔ اور بعض تقلید مذہب سابقہ کی یادیں جس طرح کہ ہندوستان میں برہما۔ وشن اور مہیش مانتے ہیں اسی طرح یونان اور روما کے مشرک بُت پرست تین خداؤں کے قائل تھے۔ وہی بت پرست عیسائی ہو کر اپنے ساتھ تثلیث لائے اور ان کا باپ بیٹا روح القدس نام رکھ دیا۔

(۱۲) آج تک کوئی عیسائی فلاسفر یا مہندس پیدا نہ ہوا۔ جو ۱+۱+۱ کو جو از روئے حساب تین ہوتے ہیں مساوی ایک کے ثابت کر سکیگا پس تین مساوی ایک اور ایک مساوی تین کا عقیدہ جو تثلیث کہلاتا ہے۔ سراپا باطل ہے۔

یسوع اور آسمان

عیسائی دوست کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ

اللہ جلشانہ، فرماتے ہیں۔ نہیں مسیح ابن مریم مگر ایک رسول ان سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ اور انکی والدہ راستباز تھیں۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے مائدہ ع ۱۰

جماعت احمدیہ خاندان نبوت یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین و سیدۃ النساء حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو واجب التعظیم سمجھتی ہے

۴۳ کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد :: لیکن اب دیکھو کہ چرچا کسقدر ہے ہر کنار (مسیح موعود)

اکتوبر ۱۹۳۹ء		شعبان ۱۳۵۸ھ	اسوج سمت ۱۹۹۶ بکرمی	میزان ۱۸۶۱ شاکی	اسوج سنہ ۱۳۴۹ فصلی	آبان ۱۳۱۸ فصلی الٰہی	اسوج ۱۳۴۶ سنہ بنگلہ
انوار	۱	۱۷	۱۵	۸	۳	۲۵	۱۴
پیر	۲	۱۸	۱۶	۹	۴	۲۶	۱۵
منگل	۳	۱۹	۱۷	۱۰	۵	۲۷	۱۶
بدھ	۴	۲۰	۱۸	۱۱	۶	۲۸	۱۷
جمعرات	۵	۲۱	۱۹	۱۲	۷	۲۹	۱۸
جمعہ	۶	۲۲	۲۰	۱۳	۸	۳۰	۱۹
ہفتہ	۷	۲۳	۲۱	۱۴	۹	آذر	۲۰
انوار	۸	۲۴	۲۲	۱۵	۱۰	۲	۲۱
پیر	۹	۲۵	۲۳	۱۶	۱۱	۳	۲۲
منگل	۱۰	۲۶	۲۴	۱۷	۱۲	۴	۲۳
بدھ	۱۱	۲۷	۲۵	۱۸	۱۳	۵	۲۴
جمعرات	۱۲	۲۸	۲۶	۱۹	۱۴	۶	۲۵
جمعہ	۱۳	۲۹	۲۷	۲۰	۱۵	۷	۲۶
ہفتہ	۱۴	۳۰	۲۸	۲۱	۱۶	۸	۲۷
انوار	۱۵	رمضان	۲۹	۲۲	۱۷	۹	۲۸
پیر	۱۶	۲	۳۰	۲۳	۱۸	۱۰	۲۹
منگل	۱۷	۳	کاتک	۲۴	۱۹	۱۱	۳۰
بدھ	۱۸	۴	۲	۲۵	۲۰	۱۲	کاتک
جمعرات	۱۹	۵	۳	۲۶	۲۱	۱۳	۲
جمعہ	۲۰	۶	۴	۲۷	۲۲	۱۴	۳
ہفتہ	۲۱	۷	۵	۲۸	۲۳	۱۵	۴
انوار	۲۲	۸	۶	۲۹	۲۴	۱۶	۵
پیر	۲۳	۹	۷	۳۰	۲۵	۱۷	۶
منگل	۲۴	۱۰	۸	عقرب	۲۶	۱۸	۷
بدھ	۲۵	۱۱	۹	۲	۲۷	۱۹	۸
جمعرات	۲۶	۱۲	۱۰	۳	۲۸	۲۰	۹
جمعہ	۲۷	۱۳	۱۱	۴	۲۹	۲۱	۱۰
ہفتہ	۲۸	۱۴	۱۲	۵	۳۰	۲۲	۱۱
انوار	۲۹	۱۵	۱۳	۶	کاتک	۲۳	۱۲
پیر	۳۰	۱۶	۱۴	۷	۲	۲۴	۱۳
منگل	۳۱	۱۷	۱۵	۸	۳	۲۵	۱۴

یہود کے ہاتھ سے بچ کر نکل گئے۔ اور آسمان پر چڑھ گئے۔ اور اس وقت وہاں زندہ موجود ہیں۔ اور قبل از قیامت جب مسلمان حق اور صداقت سے دور ہو جاویں گے۔ تو وہ دنیا میں دوبارہ اتریں گے۔ اور مسلمانوں کو سیدھے راستے یا اپنی اتباع میں داخل کریں گے۔ پس یہ وہ خصوصیت ہے۔ کہ جو دنیا کے کسی نبی بلکہ حضرت محمدؐ کو بھی حاصل نہیں۔ سب نبی دشمنوں سے زمین پر دکھ اٹھاتے اور نجات پاتے رہے۔ اور سب نبی طبعی عمر گذار کر فوت ہو گئے۔ مگر حضرت عیسےٰ دشمنوں سے بچ کر آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور غیر طبعی عمر کے مالک ہو گئے۔ اور جب مسلمان گمراہ ہوں گے۔ تو ان کی دوبارہ اصلاح کے واسطے نہ تو خود حضرت محمدؐ دوبارہ آئیں گے۔ اور نہ ہی اس کی امت میں سے کسی میں یہ قابلیت ہوگی۔ کہ امت محمدیہؐ کے مصلح ہوں۔ اور ان کو سیدھے رستہ پر چلاویں۔ پس یہ فضیلت اور فوقیت اس کو حضرت محمدؐ پر حاصل ہے

ہمارا جواب یہ ہے۔ مسلمانوں کی مذہبی کتب کا اصل قرآن کریم ہے۔ اور اس میں ہرگز اس بات کا کوئی ثبوت موجود نہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ زمین سے آسمان پر زندہ اور اس جسد عنصری کے ساتھ چلے گئے۔ اگر ان شرائط کے ساتھ کوئی شخص ثابت کردے۔ تو ہم اس کو مبلغ یک صد روپیہ انعام دینے کو ہر وقت تیار ہیں۔ یہ خیال مسلمانوں میں صرف ان نومسلم عیسائیوں سے پیدا ہوا۔ جو اسلام میں داخل تو ہو گئے۔ مگر نہ قرآن کریم کو غور اور تدبر سے پڑھا۔ اور نہ ان کے آبائی عقائد میں سوائے چند موٹی باتوں کے کوئی نمایاں تبدیلی ہوئی۔ اور کچھ پادریوں نے اس خیال کی ملانوں میں مختلف ذرائع سے اشاعت کی اور مسلمانوں نے سادگی سے اسکو قبول کیا۔

قرآن کریم میں خدا تعالےٰ آدم کو کہتا ہے۔ فیہا تحیون وفیہا تموتون ولکم فی الارض مستقر و متاع الی حین۔ یعنی اس زمین میں تم نے جینا ہے۔ اور اسی زمین میں تم نے مرجانا ہے۔ اور کہا

خداتعالےٰ نے فرماتا ہے یہ مشرک جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سوائے پکارتے ہیں۔ وہ ایسے ہیں کہ انہوں نے کچھ پیدا نہیں کیا۔ بلکہ وہ پیدا کئے گئے ہیں۔ مردہ ہیں۔ زندہ نہیں۔ (نحل ع ۲)

احمدیت ہر زمانہ کے اماموں و مجددین، امت و خلفائے راشدین و مسلمانان صالحین کو آئمہ دین جانتی ہے۔

۲۵ اُس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مرورِ روزگار (مسیح موعودؑ)

نومبر ۱۹۳۹ء		رمضان سنہ ۱۳۵۸ھ	کاتک سمت ۱۹۹۶ بکرمی	عقرب سنہ ۱۸۶۱ شکا	کاتک سنہ ۱۳۴۷ فصلی	آذر سنہ ۱۳۴۹ فصلی الٰہی	کاتک سنہ ۱۳۴۶ بنگلہ
بدھ	۱	۱۸	۱۶	۹	۴	۲۶	۱۵
جمعرات	۲	۱۹	۱۷	۱۰	۵	۲۷	۱۶
جمعہ	۳	۲۰	۱۸	۱۱	۶	۲۸	۱۷
ہفتہ	۴	۲۱	۱۹	۱۲	۷	۲۹	۱۸
اتوار	۵	۲۲	۲۰	۱۳	۸	۳۰	۱۹
پیر	۶	۲۳	۲۱	۱۴	۹	دی	۲۰
منگل	۷	۲۴	۲۲	۱۵	۱۰	۲	۲۱
بدھ	۸	۲۵	۲۳	۱۶	۱۱	۳	۲۲
جمعرات	۹	۲۶	۲۴	۱۷	۱۲	۴	۲۳
جمعہ	۱۰	۲۷	۲۵	۱۸	۱۳	۵	۲۴
ہفتہ	۱۱	۲۸	۲۶	۱۹	۱۴	۶	۲۵
اتوار	۱۲	۲۹	۲۷	۲۰	۱۵	۷	۲۶
پیر	۱۳	شوال	۲۸	۲۱	۱۶	۸	۲۷
منگل	۱۴	۲	۲۹	۲۲	۱۷	۹	۲۸
بدھ	۱۵	۳	۳۰	۲۳	۱۸	۱۰	۲۹
جمعرات	۱۶	۴	مگھر	۲۴	۱۹	۱۱	۳۰
جمعہ	۱۷	۵	۲	۲۵	۲۰	۱۲	مگھر
ہفتہ	۱۸	۶	۳	۲۶	۲۱	۱۳	۲
اتوار	۱۹	۷	۴	۲۷	۲۲	۱۴	۳
پیر	۲۰	۸	۵	۲۸	۲۳	۱۵	۴
منگل	۲۱	۹	۶	۲۹	۲۴	۱۶	۵
بدھ	۲۲	۱۰	۷	۳۰	۲۵	۱۷	۶
جمعرات	۲۳	۱۱	۸	قوس	۲۶	۱۸	۷
جمعہ	۲۴	۱۲	۹	۲	۲۷	۱۹	۸
ہفتہ	۲۵	۱۳	۱۰	۳	۲۸	۲۰	۹
اتوار	۲۶	۱۴	۱۱	۴	۲۹	۲۱	۱۰
پیر	۲۷	۱۵	۱۲	۵	مگھر	۲۲	۱۱
منگل	۲۸	۱۶	۱۳	۶	۲	۲۳	۱۲
بدھ	۲۹	۱۷	۱۴	۷	۳	۲۴	۱۳
جمعرات	۳۰	۱۸	۱۵	۸	۴	۲۵	۱۴

قرارگاہ اور فائدہ اٹھانے کا مقام یہی زمین ہے. آدم اور اسکی اولاد کے واسطے یہی قانون ہمیشہ سے مقرر ہے. اور لن تجد لسنت اللہ تبدیلا۔ یعنی خدا کے قانون میں ہرگز کوئی شخص تبدیلی اور فرق نہ پائیگا پس برخلاف اس قانون قدرت کے کوئی ابن آدم (حضرت عیسیٰؑ) کس طرح آسمان پر زندہ جا سکتا اور وہاں ہزارہا سال زندہ رہ سکتا ہے جبکہ اس قانون میں کوئی استثنا موجود نہیں؟

خدا تعالےٰ قرآن کریم میں لوگوں سے دریافت کر کے کہتا ہے. کہ الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً و امواتاً. یعنی کیا ہم نے زمین کو اپنی طرف کشش کرنے والا نہیں بنایا. کہ وہ کسی چیز کو خواہ جاندار ہو یا بے جان اپنے مرکز سے باہر جانے نہیں دیتی. تو اس کا جواب عقل اور مشاہدہ اور تجربہ اور مروجہ سائنس یہی دیتا ہے. کہ ضرور خدا نے زمین کو ایسا ہی بنایا. کہ اس کا کشش ثقل کسی جاندار یا بے جان چیز کو اپنے مرکز سے باہر جانے نہیں دیتا. تو حضرت عیسےٰ کا مرکز زمین سے نکل کر آسمان پر جانا کس طرح اس کے قانون قدرت کے خلاف درست ہو سکتا ہے.

سیدنا حضرت محمد صلعم سے مکہ والوں نے یہی سوال کیا. او ترقیٰ فی السماء. یعنی آپ آسمان پر چڑھ کر دکھائیں. تو انہوں نے جواب دیا. کہ ھل کنت الا بشراً رسولاً. یعنی میں تو صرف ایک بشر رسول ہوں. کون بشر رسول مجھ سے قبل آسمان پر گیا ہے. کہ میں آسمان پر چڑھ کر دکھا دوں. مسلمانوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ بھی ایک بشر رسول تھے. وہ کیونکر آسمان پر جا سکتے تھے. اور اگر زمانہ حضرت محمدؐ میں اہل عرب کے نصاریٰ کا یہی عقیدہ ہوتا. تو مکہ والوں کو ضرور معلوم ہوتا. اور وہ حضرت محمد صلعم کے سامنے یہ بات بطور حجت پیش کرتے کہ حضرت عیسیٰ جس کو آپ بھی بشر رسول یقین کرتے ہیں آپ سے قبل آسمان پر زندہ چڑھ گیا ہے. تو آپ کیوں یہ عذر پیش کرتے

اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو فرمایا ۔ تم اسی زمین میں ہی زندگی بسر کرو گے۔ اور اسی میں مرو گے۔ اور پھر اسی سے اٹھائے جاؤ گے۔ (سورہ اعراف رکوع ۲)

احمدی لوگ تمام ان لوگوں کو جو نبیوں اور اماموں کے دشمن اور منکر ہیں۔ کافر بے دین سمجھتے ہیں۔

۲۶ کھول کر دیکھو براہیں جو کہ ہے میری کتاب ❊ اسمیں ہے یہ پیشگوئی پڑھ لو اسکو ایک بار (مسیح موعودؑ)

ہیں کہ مجھ سے قبل کوئی بشر رسول آسمان پر نہیں گیا۔ تو میں کیونکر آسمان پر چڑھ سکتا ہوں۔

پس جب حضرت عیسیٰؑ آسمان پر چڑھے ہی نہیں۔ تو آسمان پر جانا اور وہاں اس وقت تک زندہ رہنا اور دوبارہ دنیا میں آنا سب سراسر غلط اور بنار الباطل علی الباطل ہے۔ بلکہ برخلاف اس کے خدا تعالیٰ اس کو قرآن کریم میں کہتا ہے:۔ یا عیسیٰ انی متوفیک۔ اے عیسےٰ میں تم کو وفات دینے والا ہوں۔ اور حضرت محمدؐ صلعم نے اسی لفظ کا ترجمہ انی ممیتک کیا ہے۔ یعنی تم کو طبعی موت دینے والا ہوں۔ اور خود قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کا اقرار خدا تعالےٰ کے آگے فلما توفیتنی کا موجود ہے۔ یعنی جس وقت تم نے مجھ کو وفات دی۔ پس حضرت عیسیٰ جمیع انبیاء کی طرح طبعی زندگی پوری کر کے وفات پا چکے۔ اور توفی کا لفظ جب باب تفعل سے ہو۔ اور خدا فاعل اور کوئی ذی روح مفعول ہو۔ تو اس کے معنے سوائے موت اور قبض روح کے دوسرے ہرگز نہیں۔ اگر کوئی شخص ثابت کرے۔ تو ہم اسکو مبلغ یک صد روپے انعام دیں گے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔ یعنی مسیح مریم کا بیٹا ایک رسول تھا۔ اس سے پہلے جسقدر رسول ہوئے۔ سب وفات پا گئے۔ پس وہ کس طرح جیتا رہا۔ پھر فرمایا۔ ما محمدٌ الا رسول قد خلت من قبله الرسل یعنی محمدؐ بھی ایک رسول ہے۔ اور اس سے قبل جسقدر رسول ہوئے۔ وہ بموجب افان مات او قتل یا طبعی مرگ سے فوت ہوئے۔ جس کو عربی میں موت کہتے ہیں۔ یا غیر طبعی مرگ سے فوت ہوئے۔ جس کو عربی میں قتل کہتے ہیں۔ اور خلت کا لفظ صرف ان دو صورتوں میں محدود اور مسدود ہے۔ یعنی موت اور قتل میں۔ پس خلت کی تیسری کوئی صورت نہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں قرآن کریم نے ایک صورت کی نفی کر دی ہے۔ وہ قتل

دسمبر ۱۹۳۹ء		شوال ۱۳۵۸ھ	مگھر سمت ۱۹۹۶ بکرم	قوس سنہ ۱۸۶۱ شاکا	مگھر سنہ ۱۳۴۷ فصلی	دے سنہ ۱۳۴۷ فصل الہی	مگھر سنہ ۱۳۴۶ بنگلہ
جمعہ	۱	۱۹	۱۶	۹	۵	۲۶	۱۵
ہفتہ	۲	۲۰	۱۷	۱۰	۶	۲۷	۱۶
اتوار	۳	۲۱	۱۸	۱۱	۷	۲۸	۱۷
پیر	۴	۲۲	۱۹	۱۲	۸	۲۹	۱۸
منگل	۵	۲۳	۲۰	۱۳	۹	بہمن	۱۹
بدھ	۶	۲۴	۲۱	۱۴	۱۰	۲	۲۰
جمعرات	۷	۲۵	۲۲	۱۵	۱۱	۳	۲۱
جمعہ	۸	۲۶	۲۳	۱۶	۱۲	۴	۲۲
ہفتہ	۹	۲۷	۲۴	۱۷	۱۳	۵	۲۳
اتوار	۱۰	۲۸	۲۵	۱۸	۱۴	۶	۲۴
پیر	۱۱	۲۹	۲۶	۱۹	۱۵	۷	۲۵
منگل	۱۲	۳۰	۲۷	۲۰	۱۶	۸	۲۶
بدھ	۱۳	ذیقعد	۲۸	۲۱	۱۷	۹	۲۷
جمعرات	۱۴	۲	۲۹	۲۲	۱۸	۱۰	۲۸
جمعہ	۱۵	۳	پوہ	۲۳	۱۹	۱۱	۲۹
ہفتہ	۱۶	۴	۲	۲۴	۲۰	۱۲	پوہ
اتوار	۱۷	۵	۳	۲۵	۲۱	۱۳	۲
پیر	۱۸	۶	۴	۲۶	۲۲	۱۴	۳
منگل	۱۹	۷	۵	۲۷	۲۳	۱۵	۴
بدھ	۲۰	۸	۶	۲۸	۲۴	۱۶	۵
جمعرات	۲۱	۹	۷	۲۹	۲۵	۱۷	۶
جمعہ	۲۲	۱۰	۸	جدی	۲۶	۱۸	۷
ہفتہ	۲۳	۱۱	۹	۲	۲۷	۱۹	۸
اتوار	۲۴	۱۲	۱۰	۳	۲۸	۲۰	۹
پیر	۲۵	۱۳	۱۱	۴	۲۹	۲۱	۱۰
منگل	۲۶	۱۴	۱۲	۵	۳۰	۲۲	۱۱
بدھ	۲۷	۱۵	۱۳	۶	پوہ	۲۳	۱۲
جمعرات	۲۸	۱۶	۱۴	۷	۲	۲۴	۱۳
جمعہ	۲۹	۱۷	۱۵	۸	۳	۲۵	۱۴
ہفتہ	۳۰	۱۸	۱۶	۹	۴	۲۶	۱۵
اتوار	۳۱	۱۹	۱۷	۱۰	۵	۲۷	۱۶

حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں:۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے تاکیدی حکم دیا ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں تو نماز پڑھتا رہوں۔ اور زکوٰۃ ادا کرتا رہوں۔ (مریم ع ۲۶)

احمدیہ جماعت تراحم ایسے لوگوں کو جو حق کو چھوڑ کر بدعتی باتوں کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ اسلام سے برگشتہ جانتی ہے۔

بالصلیب ہے۔ جو ما قتلوہ وما صلبوہ میں مذکور ہے۔ یعنی عیسےٰؑ کو لوگوں نے قتل بالصلیب کے ذریعہ نہیں مارا۔ بس دوسری صورت رہی صرف موت طبعی۔ تو وہ ۱۲۰ سال عمر گذرنے پر واقع ہوئی۔ جیسا کہ احادیث میں اور تفسیر کمالین برحاشیہ جلالین ابن حزم کی روایت مذکور ہے۔ پس حضرت عیسیٰؑ طبعی موت کے ذریعہ سے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اور سری نگر محلہ خانیار میں ان کی قبر موجود ہے۔

اناجیل اربعہ

اناجیل میں پہلی انجیل متی کی ہے۔ جس نے حضرت عیسےٰؑ کے آسمان پر جانے کا کوئی ذکر تک نہیں کیا۔ اسی طرح سے انجیل یوحنا بھی انجیل متی کی طرح قطعاً خاموش ہے۔ اور آسمان پر جانے کا کوئی ذکر تک نہیں کیا۔ انجیل لوقا میں لکھا ہے۔ کہ تب یسوع شاگردوں کو وہاں سے باہر بیت عنیا تک لے گیا۔ اور اپنے ہاتھ اٹھا کے ان کو برکت دی۔ اور ایسا ہوا۔ کہ جب وہ ان کو برکت دے رہا تھا۔ ان سے جدا ہو گیا۔ اور آسمان پر اٹھایا گیا۔ لوقا باب ۲۴ آیت ۵۰-۵۱ لوقا نو وہاں موجود نہ تھا۔ اور شاگردوں کے بارہ میں لکھتا ہے۔ کہ یسوع ان سے جدا ہو گیا۔ پھر وہ آسمان پر اٹھایا گیا۔ جب شاگرد پاس سے جدا ہوئے۔ اور وہ شاگردوں سے جدا ہو گیا۔ تو کس نے دیکھا۔ کہ یسوع آسمان پر اٹھایا گیا۔ اس بات کا قطعاً کوئی گواہ نہیں۔ کہ کب اور کہاں اور کس طرح آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور کون چشم دید گواہ تھا۔ لوقا نے محض ایک مجہول سی بات ڈیڑھ سو سال کے بعد لکھدی۔ کہ وہ شاگردوں سے جدا ہو گیا۔ اور پھر آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور کوئی شہادت پیش نہ کی۔ اس کے بعد انجیل مرقس کی یہ تحریر ہے۔ کہ آخر وہ (یسوع) ان گیارہ شاگردوں کو جبکہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ دکھائی دیا۔ اور ان کی بے ایمانی اور سخت دلی پر ان کو ملامت کی وغیرہ ..... غرض خداوند ان کو ایسا فرمانے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور خدا کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا۔ مرقس باب ۱۶ آیت ۱۲-۱۹- لوقا تو بیت عنیا کے سامنے کا واقعہ بیان کرتا ہے اور مرقس شاگردوں کے کسی بند مکان میں کھانا کھاتے اور بیٹھے ہوئے بیان کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ ان کو چند باتیں کہہ کر اس کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔ مرقس بھی اس بات کو بصیغۂ مجہول ہی کہہ کے کہ وہ آسمان پر اٹھایا گیا۔ مگر یہ نہ بتایا۔ کہ کس مقام سے کب اور کس کے سامنے کون کون رویت کا گواہ ہے۔ خود مرقس تو بہت بعد ہوا۔ اسکو کس طرح یہ علم حاصل ہوا۔ مگر باوجود اس لایعنی گواہی کے وہ اور آگے بڑھتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ آسمان پر اٹھایا جانا تو درکنار اس سے بڑھ کر بات یہ ہے۔ کہ وہ خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا۔ اب تو شہادت اور بھی حقیر ہو گئی۔ بھلا اس بھلے بھانس سے کوئی پوچھے۔ کہ اسکو یہ کس طرح پتہ لگا۔ کہ وہ خدا کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا۔ یہ فقرہ تو آسمان پر جانے کو بھی مشکوک کر گیا۔ کہ یہ سب کچھ محض خوش اعتقادی سے لکھا گیا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں کہ سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا۔ اور جس دن میں مروں گا۔ اور جس دن میں دوبارہ اٹھایا جاؤں گا۔ (مریم ع ۲)

کچھ تو سوچو ہوش کرکے کیا یہ معمولی ہی بات ہے ٭ جس کا چرچا کر رہا ہے ہر بشر اور ہر دیار (مسیح موعود)

اور یہی حق ہے۔ ورنہ کوئی چشم دید شہادت موجود نہیں۔ لوقا جب رسولوں کے اعمال لکھنے لگا۔ آسمان پر اٹھائے جانے کے بارہ میں لکھا ہے۔ کہ وہ ان کے دیکھتے ہوئے اوپر اٹھایا گیا۔ اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے پوشیدہ کرلیا۔ باب ۱ آیت ۹۔ انجیل میں تو لکھا۔ کہ وہ شاگردوں سے جدا ہوگیا۔ اور آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور اعمال رسل میں لکھتا ہے۔ کہ ان کے دیکھتے ہوئے اوپر اٹھایا گیا۔ یہاں آسمان کا ذکر نہیں۔ اور ساتھ ہی کہتا ہے۔ کہ بدلی نے اسکو شاگردوں کی نظروں سے پوشیدہ کردیا۔ جب بدلی نے پوشیدہ کرلیا۔ اور شاگرد اس کو دیکھ نہ سکے۔ تو کس طرح پتہ لگا۔ وہ ضرور آسمان پہ ہی گیا۔ اس کے واسطے وہ کہتا ہے۔ کہ جب شاگرد آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ تو دو مرد پوشاک پہنے ہوئے ان کے پاس کھڑے تھے۔ کہنے لگے۔ اے جلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھ رہے ہو۔ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا ہے۔ اسی طرح جس طرح تم نے اسکو آسمان پر جاتے دیکھا۔ پھر آویگا۔ باب ۱ آیت ۱۰۔ ۱۱۔ یہ دو مرد کون تھے۔ کیا نام تھا۔ کہاں کے رہنے والے تھے۔ کس قدر قابل اعتبار تھے۔ اور ان کی شہادت کہاں تک قابل وثوق ہے۔ جو وہ کہتے ہیں۔ کہ یسوع جو بدلی میں پوشیدہ ہوا۔ اور شاگردوں کی نظروں سے چھپ گیا۔ تو آسمان پر ہی اٹھایا گیا۔

یہ ہے سب حقیقت یسوع کے آسمان پر جانے کی۔ جس کی نہ تو کوئی قابل وثوق سند ہے۔ نہ چشم دید شہادت موجود ہے۔ مگر عیسائی حضرات شور مچاتے ہیں۔ یسوع آسمان پر زندہ موجود ہے۔ حالانکہ آسمان پر جانا خود محتاج ثبوت ہے۔ تو آنا بھلا کب ثابت ہے۔ وہی اثبات بالباطل کا معاملہ ہے۔

یہود کہتے تھے

کہ ایلیا نبی آسمان پر گیا۔ اور ملاکی نبی میں لکھا تھا۔ کہ وہ ہولناک دن سے قبل دوبارہ آویگا۔ مگر جب یسوع ظاہر ہوا۔ تو یہود نے ایلیا کے بارہ میں سوال کیا۔ کہ وہ کب آویگا۔ تو یسوع نے جواب دیا۔ ایلیا جو آنے والا تھا یہی ہے۔ چاہو تو قبول کرو۔ متی باب ۱۱ آیت ۱۴ حالانکہ سب جانتے تھے۔ کہ وہ یوحنا بن ذکریا ہے۔ اور اسی فلسطین میں پیدا ہوا تھا۔ پس یہود کا ایلیا آسمان سے نہ آیا۔ اور اسکی آمد کو خود یسوع یوحنا کے ظہور سے پورا کیا۔ پس یسوع اس صریح فیصلے کے خلاف کس طرح خود دوبارہ دنیا میں آوے گا۔ جو اس بات کی توقع رکھتا ہے۔ وہ یہود کی طرح غلطی خوردہ ہے۔ اور آنے والے عیسیٰ کا ظہور ایسا ہی ہونا مقدر ہے۔ جس طرح الیاس کی آمد ثانی یوحنا کے ظہور سے پوری ہوئی۔ چنانچہ آج اس زمانہ میں احمد قادیانی نے اسی عقیدہ کو دوہرایا۔ کہ عیسیٰ جو یہود کا ایک نبی تھا۔ فوت ہوچکا ہے۔ اور آنے والا عیسیٰ میں ہوں۔ چاہو تو قبول کرو۔

حضرت عیسیٰ نے صاف لفظوں میں کہا۔ کہ کوئی آسمان پر نہیں گیا۔ سوا اس کے جو آسمان پر سے آیا

احمدیت خیالات غازیانہ اور جہاد جنگجوئی کو اس زمانہ کیلئے قطعی حرام اور ممنوع جانتی ہے۔ بلکہ ایسے خیالات والوں کو غلطی خوردہ سمجھتی ہے

جب کفار مکہ نے آنحضرت صلعم سے نشانات طلب کئے۔ کہ آپ آسمان پر چڑھ جاویں اور وہاں سے کتاب لاویں۔ جسکو ہم پڑھ بھی لیں۔ تو آپ نے فرمایا (کہ میرا رب پاک ہے کیونکہ میں بشر رسول ہوں) (بنی اسرائیل ع ۱۰)

ہو۔ انجیل یوحنا باب ۳ آیت ۱۳۔ پس نہ تو حنوک آسمان پر گیا۔ نہ ایلیا۔ دیکھو سلاطین ۲ باب ۲ آیت ۱۱۔ اور نہ خود عیسیٰ مسیح کیونکہ نہ حنوک آسمان پر سے آیا تھا۔ نہ ایلیا۔ نہ حضرت عیسیٰ بلکہ یہ سب زمین پر پیدا ہوئے۔ پس نہ حضرت عیسیٰ ع آسمان پر گیا نہ دوبارہ وہی حضرت عیسیٰ ع آویگا۔ اور نہ وہ امت محمدیہ میں ظاہر ہوگا۔ اور نہ اسکو یہ فرضی فضیلت اور فوقیت حضرت محمد صلعم پر حاصل ہوگی۔ بلکہ امت محمدیہ کے لئے خود حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روحانی فرزندوں میں حضرت احمد نبی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہوا۔

آریہ سماج کا مذہب

(از قلم مبارک قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل قادیان)

آریہ سماج کا پرمیشور

دنیا کی تمام موجودات میں جو موجود کہ سب کو انتظام میں رکھتا ہے۔ جو جہالت وغیرہ تکالیف۔ اچھے بُرے پسند ناپسند مخلوط نتیجہ پیدا کرنے والے کاموں کی ہوس سے آزاد اور سب جیووں سے اعلیٰ ہے وہ ایشور ہے۔ جس سے یہ طرح طرح کی خلقت ظاہر ہوئی ہے جو اسکو قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے۔ اور جو اس دنیا کا مالک ہے جس موجود کل میں یہ سب دنیا پیدائش قیام فنا پاتی ہے وہ پرمیشور ہے

پرمیشور کے صفات

(۱) پرمیشور ایک ہے۔ وہ تینتیس دیوتاؤں (کائنات کے ۳۳ قسموں میں) ہونے کا نام ۳۳ دیوتا ہے۔ جن میں سے آٹھ تمام دنیا کے جائے قیام ہونے کے باعث "وسو" کہلاتے ہیں۔ مثلاً زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش۔ چاند۔ گیارہ ردر۔ ۱۲ ادیتہ (یعنے مہینے) ہیں) کا مالک اور سب سے بڑا ہونے کے باعث پرماتما ہے۔

(۲) وہ ویدوں کا اظہار کرنے والا ہے۔ اس میں رحم و انصاف ہے۔ مگر انصاف و رحم میں برائے نام فرق ہے۔ انصاف یہ ہی کہ عمل کے مطابق دکھ سکھ پہنچایا جاوے۔ اور رحم یہ کہ قصوروار کو بلا سزا دینے کے نہ چھوڑا جاوے

(۳) وہ غیر مجسم ہے۔ کبھی جسم اختیار نہیں کرتا۔

(۴) وہ قادر مطلق یعنی اپنے کام پیدائش پرورش۔ فنا وغیرہ کرنے اور تمام جیووں کے پن پاپ کے متعلق آئین کو واجب طور پر پھیلانے میں کسی کی ذرہ بھی امداد نہیں لیتا۔ یعنی اپنی بے حد طاقت سے اپنے کل کام کو انجام دیتا ہے۔ جو کام اسکی صفات کے خلاف ہوں وہ انہیں کر سکتا۔ وہ اپنے تئیں مار نہیں سکتا۔ بے علم نہیں ہو سکتا۔ دکھی بھی نہیں ہو سکتا (۵) وہ قدیم ہے۔ یعنی انادی جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ باعث ابتدا، اسکا کوئی علت یا زمانہ نہیں۔ (۶) وہ سب کے لئے بھلائی اور سب کے لئے سکھ چاہتا ہے۔ یعنی آزاد رکھ کر وہ کسی کو پاپ کے بغیر دوسرے کا محتاج نہیں بناتا (۷) وہ منزّہ از حواس ہے۔ مگر حواسوں کا کام اپنی طاقت سے کرتا ہے۔ اسکے ہاتھ نہیں۔ لیکن اپنی طاقت کے ہاتھ سے سب کو بناتا اور قابو رکھتا ہے۔ پاؤں نہیں۔ لیکن محیط ہونے کے باعث سب سے زیادہ صاحب رفتار (حرکت دینے والا) ہے۔ آنکھ کا آلہ نہیں لیکن سب کو ٹھیک ٹھاک دیکھتا ہے۔ کان نہیں۔ پھر بھی سب کی باتیں سنتا ہے۔ (۸) وہ خالی از فعل خالی از صفات نہیں اسکا فعل حسب ضرورت ہوتا ہے (۹) وہ اوتار نہیں لیتا۔ یہ غلط ہے۔ کہ پرمیشور نے چوبیس اوتار لیے۔ یہ فرقہ بند لوگوں کے بہکانے اور خود بے علم ہونے سے ایسے عقائد ہیں۔ ایسا ہی چونکہ وہ محیط کل ہے۔ اسلئے کسی بت میں اسکا تصوّر نہیں کر سکتے۔

(۱۰) وہ کسی کے گناہ معاف نہیں کرتا۔ کیونکہ اگر وہ معاف کرے۔ تو اس کا انصاف جاتا رہتا ہے۔ اور جیو کام کرنے میں خود مختار ہیں مگر نتیجہ بھوگنے میں تابع مرضی ایشور ہیں (۱۱) پرمیشور میں نہ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے ہم نے تجھ سے پہلے (اے محمد صلعم) کسی انسان کو ہمیشگی کی زندگی نہیں دی۔ کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ تُو تو مر جائے اور وہ زندہ رہیں (انبیا ع ۳)

مفتری ہوتا ہے آخر اس جہاں میں روسیہ ✻ جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاروبار (مسیح موعودؑ)

تو راگ (الفت) ہے۔ نہ درگت (۱۲) پرمیشور کا اسم ذات اوم ہے۔ علاوہ اسکے بلحاظ صفات سو نام سے زیادہ اور بھی بیشمار نام پرمیشور کے ہیں۔

ایمان بالملائکہ

آریہ سماج خدا تعالیٰ کے ظاہری انتظام میں وسائط کی قائل ہے یعنی پرمیشور "نور" ہے۔ مگر اسکا نور دنیا کو بذریعہ سورج پہنچتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس پانی بادلوں کے ذریعہ آتا ہے۔ مگر روحانی عالم میں کسی واسطے کو نہیں مانتے۔ ان کے نزدیک فرشتوں کا وجود ماننے سے خدا کا صاحب احتیاج ہونا ثابت ہوتا ہے۔

ایمان بالرسل

پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی۔ وایو۔ ادیتہ اور انگرا رشیوں کی آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا۔ کیونکہ یہی چار سب جیووں سے زیادہ تر پاک آتما تھے۔ دوسرے لوگ انکی مانند نہیں تھے۔ ایشور نے پاک علم کا اظہار انہی کے باطن میں کیا۔ یہ رشی منتروں کے بنانیوالے نہیں۔ بلکہ ان کے معنوں کو ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں۔ چونکہ پرمیشور بے شکل اور موجود کل ہے۔ پس اپنی تمام وید ودیا کا اپدیش جیووں کے لئے کیا۔ [illegible] ہونیسے جیو آتما پر ظاہر کر دیتا ہے۔ انسانی بندہ آدمی اپنے منہ کے لفظوں سے دوسرے کو سناتا ہے۔ اس طرح الہام کو پایا وید نازل ہوئے۔ وہ دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جیسے منتر کے معنی جاننے کی خواہش سے توجہ و یکسو کرکے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی کے اندر قائم ہوئے۔ تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنے جتلائے۔ بس اسکے بعد ان کو (رشی کہو یا رسول سمجھو) کا سلسلہ منقطع ہے۔ جبتک کہ پھر جہاں پرلے نہ آئے۔

ایمان بالکتب

وید چار ہیں (۱) رگوید (۲) یجروید (۳) سام وید (۴) اتھروید۔ وہ پرماتما جو خود بخود موجود۔ ہر جگہ موجود۔ پاک ازلی۔ بے جسم و شکل پرمیشور ہے۔ وہ اپنی ازلی رعایا جیووں کی بہبودی کی خاطر تمام علوم کا اپدیش (تلقین) بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے۔ وید سنسکرت میں ظاہر ہوئے جو کسی ملک کی زبان نہیں۔ اور نہ کسی خاص ملک کی زبان میں ظاہر کرنے سے ایشور طرفدار ٹھہرتا ہے۔ ویدوں کی زبان تمام زبانوں کا ماخذ ہے جیسا پرمیشور ہے۔ ویسا (یعنی جو ایشور کے اوصاف ہیں۔ ان کے عین مطابق) اور جس طرح سلسلہ کائنات رکھا گیا ہے۔ اسی طرح ایشور، جگت (معلول، علت)، اور جیو کا جس میں بیان ہو۔ جو پرتیکش وغیرہ ارکان ثبوت کے غیر مخالف ہو۔ اور پاک آتما کی طبیعت کے خلاف نہ ہو۔ وہ خدا کا کلام ہے۔ اگر ابتدا میں ویدوں کا گیان نہ ملتا۔ تو تمام لوگ جاہل رہتے۔

(۱) جیسے ایک راجا کی انتظام سلطنت کے قانون سب ملکوں میں یکساں ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس شہنشاہ عالم پرمیشور کے وید کے قانون تمام راج میں یکساں ہیں۔

ایمان بالقیامت

جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن اور ان کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش سے پہلے پرلے اور پرلے کے بعد پیدائش ازلی زمانہ سے یہی دور چلا آتا ہے۔ اسکا شروع یا انتہاء نہیں۔ جیسے پرمیشور کی صفتیں، فعل اور عادتیں ازلی ہیں۔ ویسے ہی اسکی دنیا کی پیدائش۔ قیام اور پرلے کرنا بھی ازلی ہیں۔ جیسے پرمیشور کے اوصاف۔ افعال۔ عادات کا شروع اور خاتمہ نہیں۔ اسی طرح اس کے کاموں کا بھی شروع اور خاتمہ نہیں۔

بعث بعد الموت

روح جب جسم سے نکلتی ہے۔ تو روح کی موت کہی جاتی ہے۔ اور جسم کے ساتھ ملنے کا نام جنم ہے۔ جب جیو جسم چھوڑتا ہے۔ تب آکاش میں ٹھہری ہوئی ہوا کے اندر رہتا ہے۔ پرمیشور اس جیو کے پاپ پن کے مطابق جسم دیتا ہے۔ وہ ہوا۔ اناج پانی خواہ جسم کے مساموں کے ذریعہ سے دوسرے کے جسم میں ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا ہے۔ بعد داخل ہونے کے سلسلہ وار منی

احمدی اشخاص جھوٹ۔ زنا۔ بدنظری۔ فسق و فجور ظلم و خیانت فساد و بغاوت سے بچتے ہیں۔ اور ہر گناہ کے ارتکاب سے اپنے تئیں بچاتے ہیں

(صفحہ ۱۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل کی بشارت دی۔ کہ میرے بعد ایک رسول آئیگا۔ اسکا نام احمد ہوگا۔

اس تعصب پر نظر کرنا کہ میں اسلام پر
ہوں فدا پھر بھی مجھے کہتے ہیں کافر بار بار (مسیح موعودؑ)

میں جاکر حمل میں قائم ہو کر جسم اختیار کر کے باہر آتا ہے۔ اگر کرم (عمل) عورت کا جسم حاصل کرنے کے لائق ہیں۔ تو عورت کے جسم میں اور اگر مرد کے جسم حاصل کرنے کے کرم ہوں۔ تو مرد کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اس طرح قسم قسم کے جنم اور موت میں جیو اس وقت تک پڑا رہتا ہے۔ جب تک کہ نیک کرم اپاسنا اور گیان کے ذریعہ مکتی نہیں پاتا۔

مسئلہ نجات

(۱) مکتی کئی جنموں میں جاکر حاصل ہوتی ہے۔ (۲) مکتی سے مراد دکھ سے چھوٹنا اور سکھ کو پاتا ہے۔ (۳) مکتی میں جیو معدوم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ برہم (جو ہر جگہ بھرپور ہے) میں قائم رہتا ہے۔ اور نجات یافتہ جیو بے روک ٹوک معرفت و آرام کے ساتھ پھرتا ہے۔ (۴) نجات یافتہ جیو کوئی جسم نہیں رکھتا۔ بلکہ ذاتی طاقت سے تمام آنند حاصل کر لیتا ہے (۵) مکتی میں جیو کے ساتھ ۲۴ طاقتیں قائم رہتی ہیں۔ (۶) مکتی (نجات) دائمی نہیں۔ بلکہ خاص عرصہ کے واسطے ہوتی ہے۔ کیونکہ ایشور انتہا والے کرموں کا لاانتہا نتیجہ دے۔ تو اس کا انصاف جاتا رہتا ہے۔ تمام جیو مکتی پا جائیں۔ تو دنیا کی آبادی نہیں رہتی۔

الجنّۃ والنّار

دنیاوی سکھ معمولی سورگ ہے۔ اور پرمیشور کے ملنے سے جو آنند آتا ہے۔ وہی غیر معمولی سورگ کہلاتا ہے۔ اس کے خلاف دکھ پانا نرگ کہلاتا ہے۔ غرض غیر معمولی سکھ سورگ۔ اور محسوسات کی خواہش میں پھنس کر خالص دکھ بھوگنا نرگ کہلاتا ہے

عبادات

سندھیا اور اگنی ہوتر صبح و شام دو ہی وقت میں کرے۔ رات اور دن کے ملنے کے دو ہی وقت ہیں۔ تیسرا کوئی نہیں۔ کم از کم ایک گھنٹہ ضرور دھیان کرے۔ جیسے مراقبہ میں یوگی لوگ پرماتما کا تصور باندھتے ہیں۔ ویسے ہی سندھیا اپاسن بھی کیا کرے۔ ایسا ہی سورج نکلنے کے بعد اور اسکے چھپنے سے پہلے اگنی ہوتری کرنے کا بھی وقت ہے۔

سندھیا کرنے کا طریق

آچمن ہتھیلی میں اسقدر پانی لیوے۔ کہ وہ پانی حلق سے نیچے تک پہنچے۔ پانی نہ اس سے کم ہو۔ نہ زیادہ پھر ہتھیلی سے کنارہ اور اس کے درمیانی حصہ کو منہ سے لگا کر آچمن کرے۔ اور اس سے حلق کا بلغم اور صفرا کسی قدر دفع ہوتے ہیں۔ بعد ازاں مارجن کرے۔ یعنی درمیانی انگلی کی نوک سے آنکھوں وغیرہ اعضا پر پانی چھڑکے۔ اس سے سستی دور ہوتی ہے۔ اگر سستی اور پانی نہ ہو تو نہ کرے بعد ازاں منتروں کو جپ کرتے ہوئے پرانایام[1] (حبس دم) کرے۔ یہ سندھیا اوپاسنا (تنہا جگہ) میں توجہ کو ایک طرف لگا کر کرنی چاہیئے

اگنی ہوتر کرنے کا طریق

ایک گڑھا کھودا جائے۔ یا برتن جو ۱۲-۱۶ انگل چوکون ہو۔ اور اتنا ہی گہرا اور نیچے تین یا چار انگل انداز کا ہو۔ اوپر سے جسقدر چوڑا ہو۔ اسکی چوتھائی نیچے ہو۔ اسمیں چندن کیسو (ڈھاک) کے پھول یا آم وغیرہ عمدہ لکڑیوں کے ٹکڑے بڑے چھوٹے کر کے رکھے۔ درمیان میں آگ رکھ کر اوپر لکڑیاں رکھ دے۔ پھر ایک برتن ہو جسمیں پانی رکھا جاوے۔ اور اسکا نام پرنیتا پاتر ہے۔ ایک اور چمچہ کی طرح برتن ہے۔ جسکا نام پردکھشنی ہے۔ اس سے ہاتھ دھونے کے واسطے پانی لینا آسان ہوتا ہے۔ اور ایک عمیق برتن بطور طشت گھی رکھنے کے واسطے اور چمچہ سونے یا چاندی یا لکڑی کا بنوا لینا چاہیئے۔ گھی کو گرم کرے۔ پھر چند منتروں سے ہوم کرے۔ پھر ایک منتر کو پڑھ کر ایک ایک آہوتی دے۔ ہوم کے وقت جو گھی وغیرہ چیزیں اگنی میں چمچے کے ذریعہ سے یا ہاتھ سے ڈالیں۔ اسکو آہوتی کہتے ہیں۔ ہر ایک آدمی کو سولہ سولہ آہوتی کرنی چاہیئے۔ اور چھ چھ ماشہ گھی وغیرہ ہر ایک آہوتی کا اندازہ کم از کم ہونا چاہیئے۔ منتر پڑھنے کا فائدہ یہ ہے۔ کہ اس سے ہوم کرنے کے فوائد ظاہر ہو جائیں۔ اور بوجہ دہرائے جانے کے منتر حفظ رہیں۔

روزے

(ورت) خصوصیت سے کوئی نہیں۔ نہ ان کے لئے وقت مقرر ہے۔ بلکہ ارشاد ہے۔ حاملہ نئی بیاہی عورت۔ لڑکے۔ جوان لوگوں کو کبھی فاقہ نہ کرنا چاہیئے۔ جس دن بدہضمی ہو۔ بھوک نہ لگے۔ اس دن شربت یا دودھ پی کر رہنا چاہیئے۔ جو بھوک کے وقت نہیں کھاتے۔ اور بغیر بھوک کے کھانا کھاتے ہیں۔ وے دونوں بیماریوں کے سمندر میں غوطے کھا کر تکلیف اٹھاتے ہیں۔ حج کے طریق پر بھی کوئی عبادت نہیں۔ گنگا۔ گنگا۔ ہرے۔ رام۔ کرشن۔ نارائن۔ شو اور بھگوتی کا نام لینے سے کبھی گناہ نہیں چھوٹتے

سوامی جی کا مذہب

باقی تیرتھوں کا ذکر ان الفاظ میں سوامی جی مہاراج نے فرمایا ہے

---

[1] دم کو زور سے باہر نکال کر حسب طاقت باہر ہی روک دینا چاہیئے۔ پھر آہستہ آہستہ ہوا کو اندر حسبقدر طاقت و خواہش ہو۔ ایسا کرتا جاوے اور من میں اوم کا جپ کرتا جاوے۔ اسی طرح آتما کو پاکیزگی اور قیام ہوتا ہے

احمدی لوگ بہر حال رنج و راحت و خوشی، تنگی و فراخی، نعمت و تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے دامن کو تھامے رہنے کو نجات کا ذریعہ جانتے ہیں۔

فرمانِ خداوندی۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے تم کو ضعف سے پیدا کیا پھر ضعف کے بعد قوت عطا فرمائی پھر قوت کے بعد ضعف اور بڑھاپا دیا (روم ۵۴)

مجھکو کافر کہہ کے اپنے کفر پر کرتے ہیں مُہر ۔ یہ تو ہے سب شکل ان کی ہم تو ہیں آئینہ دار (مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے ۔ ہم نے (نبیوں کے) ایسے جسم نہیں بنائے ۔ کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں ۔ اور وہ ہمیشہ زندہ رہنے والے ہوں ۔ (انبیاء ۱۶)

ہردوار ۔ سچ پوچھو تو ہاڈ پوڑی ہے کیونکہ ملک ملک کے مردوں کی ہڈیاں اس میں پڑا کرتی ہیں ۔

پتو بن ۔ اب تو بھکشک بن ہے ۔ اسی طرح اتر کاشی ۔ دیو پریاگ ۔ گپت کاشی ۔ کیدار ۔ بدری نارائن ۔ وندیہ کالی ۔ اشٹ بھجی ۔ پریاگ ۔ اجودھیا ۔ متھرا ۔ بندا بن ۔ کی زیارت و پرستش کی تردید کی ہے ۔ اور وہاں کے متعلق جو معجزات اور اعجوبے مشہور ہیں ۔ ان کی اصلیت کھولی ہے ۔ سچا تیرتھ ہے وید کا پڑھنا پڑھانا ۔ دھارمک عالموں کی صحبت سب کی بھلائی ۔ دھرم پر چلنا ۔ دشمنی اور فریب کا نہ کرنا ۔ راست بازی ۔ راست کرداری ۔ برہمچریہ رکھنا ۔ پرمیشور کی حمد و ثنا ۔ مناجات ۔ مراقبہ ۔ نفس کشی ۔ نیک سیرتی ۔ نیک کوششیں ۔ بزرگوں کی عزت [illegible] اچھے اوصاف ۔ افعال ۔ دکھوں سے عبور کرانے والے ہونے کے سبب تیرتھ ہیں ۔ اور جو تری یا خشکی والے ہیں ۔ تیرتھ کبھی نہیں ہو سکتے ۔ انسان جن کے ذریعہ دکھوں سے تر جاویں ۔ ان کا نام تیرتھ ہے ۔

مورتی پوجا اور علت مادی ۔ مورتی پوجا کی ہرگز اجازت نہیں ۔ بت پرست گنہگار ہیں ۔ پتھر کی بت پرستی شریف لوگوں کے لئے قطعی ممنوع ہے ۔ سولہ خرابیاں ہیں ۔ پرمیشور دنیا کی علت مادی نہیں ۔ بلکہ علت فاعلی ہے ۔ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ جس کا وجود نہیں ۔ اس کا ہست ہونا بالکل غیر ممکن ہے ۔ پس پرکرتی مادہ کی حالت اولین ۔ جسے یہاں کائنات کی علت مادی کہنا چاہیئے ۔ اور جیو (روح) اور پرمیشور تینوں غیر پیدا شدہ ہیں ۔ یہ تینوں اس عالم کے سبب یا باعث ہیں ۔ ان کی کوئی علت نہیں ۔ پرمیشور اور جیو دونوں ذی شعور اور ان میں پرورش کرنا وغیرہ صفات یکساں ہیں ۔ ان میں باہم محیط و محاط کا تعلق ہے ۔ اور باہم مانوس ہیں ۔ ان تینوں کے صفت فعل اور عادات بھی ازلی ہیں ۔ جیو اس کائنات میں پاپ اور پن کے پھل کو اچھی طرح بھوگتا ہے ۔ اور پرماتما کرموں کے پھل کو نہیں بھوگتا ۔ اور چاروں یعنی اندر باہر سب جگہ موجود ہے ۔

مسئلہ تناسخ ۔ پرمیشور نے بعض جیووں کو انسان کا جسم اور بعض جیووں کو شیر وغیرہ بے رحم جانوروں کا جسم اور بعض کو ہرن گائے وغیرہ حیوانوں کا اور بعض کو درخت وغیرہ اور کیڑے مکوڑے پتنگ وغیرہ کے جنم دیئے ہیں ۔

یہ اختلاف ان جیووں کے پچھلے جنم میں کئے ہوئے کرموں کے مطابق ہے ۔ پس جیو تو سب یکساں ہیں ۔ پاپ اور پن کی تاثیر سے ناپاک اور پاک اور مختلف قالبوں میں جنم پاتے ہیں ۔

عقد ثانی اور نیوگ ۔ (۱) برہمن ۔ کھتری ویش دونوں میں وہ عورت و مرد جن کی مجامعت ہو چکی ہو ۔ ان کا مکرر بیاہ نہ ہو ۔

(۲) بیاہی عورت مرد ایک خاوند اور ایک ہی عورت مل کر دس اولاد پیدا کر سکتے ہیں ۔

(۳) جب بیاہ کئے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارہ مرد پسند نہ کریگا ۔ تو مرد اور عورت کو نیوگ کرنے کی ضرورت ہوگی ۔

(۴) جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے نا قابل ہو ۔ تب اپنی عورت کو اجازت دے ۔ کہ اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت ۔ تو مجھ سے علاوہ دوسرے کے ساتھ نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے ۔ لیکن اس بیاہے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے ۔ ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ میں پھنس کر اولاد پیدا کرنے نا قابل ہو ۔ تب اپنے خاوند کو اجازت دے ۔ کہ اے مالک آپ اولاد کی امید مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری بیوہ عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کیجئے ۔

(۵) اگر بیاہا خاوند دھرم کی غرض سے غیر ملک میں گیا ہو تو بیاہی عورت ۸ برس اگر علم و نیک نامی کے لئے گیا ہو ۔ تو چھ برس اور دولت وغیرہ مقصد کے لئے گیا ہو ۔ تو تین برس تک انتظار کر کے پھر نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لے ۔ جب شادی شدہ خاوند آجائے ۔ تب نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق ہو جاوے ۔

(۶) اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو ۔ تو عورت کو چاہیئے ۔ کہ اسکو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کر کے اسی بیاہے خاوند کی وارث اولاد پیدا کرے ۔

(۷) اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے رہا نہ جاوے ۔ تو کسی سے نیوگ کر کے اس کے لئے اولاد پیدا کر دے ۔ لیکن رنڈی بازی یا زناکاری کبھی نہ کریں ۔

احمدی جماعت خدا کی راہ میں ہر ذلت و دکھ سہنے کیلئے تیار رہتی ہے ۔ کسی مصیبت کے آنے پر بیٹھ نہیں جاتی بلکہ آگے قدم بڑھاتی ہ

گر کرو توبہ تو اب بھی خیر ہے کچھ غم نہیں ۔ تم تو خود بنتے ہو قہر ذوالمنن کے خواستگار (مسیح موعودؑ)

سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم

(من تصنیف (خانصاحب) ڈاکٹر میر محمدؐ اسماعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن)

بدرگاہِ ذی شان خیر الانام
بصد عجز و منت بصد احترام
کہ اے شاہِ کونین عالی مقام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

حسینانِ عالم ہوئے شرمگیں
پھر اس پر وہ اخلاق اکمل تریں
زہے خُلقِ کامل زہے حُسنِ تام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

خلائق کے دل تھے یقیں سے تہی
ضلالت تھی دنیا پہ وہ چھا رہی
ہوا آپؐ کے دم سے اس کا قیام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

محبت سے گھائل کیا آپؐ نے
جہالت کو زائل کیا آپؐ نے
بیاں کر دیئے سب حلال و حرام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال
صفاتِ جمال اور صفاتِ جلال
لیا ظلم کا عفو سے انتقام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

مقدس حیات اور مطہر مذاق
سوارِ جہانگیر یکراں براق
محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

علمدارِ عشاقِ ذاتِ یگاں
معارف کا اک قلزمِ بیکراں
پلا ساقیا آبِ کوثر کا جام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

شفیع الورٰی مرجعِ خاص و عام
یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

جو دیکھا وہ حُسن اور وہ نورِ جبیں
کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

دلائل سے قائل کیا آپؐ نے
شریعت کو کامل کیا آپؐ نے
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

وہ سب جمع ہیں آپؐ میں لامحال
ہر اک رنگ ہے بس عدیم المثال
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

اطاعت میں یکتا عبادت میں طاق
کہ بگذشت از قصرِ نیلی رواق
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

سپہدارِ افواجِ قدوسیاں
افاضات میں زندۂ جاوداں
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

امت محمدیہ کے فرائض کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم سب امتوں سے بہتر امت ہو۔ جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہو۔ اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو۔ اور بُرے کاموں سے روکتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو (پ ۴ ع ۳)

الحمد للہ جماعت کے کوئی نئے عقائد نہیں ہیں جیسا کہ بدقسمتی سے لوگوں نے سمجھا ہے۔ بلکہ ہمارے عقائد وہی ہیں۔ جو ایک مومن کے قرآن پاک نے بیان کئے ہیں

اسمیں کیا خوبی کہ پڑ کر آگ میں پھر صاف ہوں :: خوش نصیبی ہو اگر اب سے کرو دل کی سنوار (مسیح موعودؑ)

معیار صداقت حضرت اقدسؑ

قرآن مجید کی آیت وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ یعنی دنیا میں ایسی کوئی قوم نہیں گذری جسمیں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو۔ جبکہ قبل از اسلام تمام لوگوں کی روحانی پرورش ہوتی رہی ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ اسلام کے قائم ہونے کے بعد جبکہ دینِ اسلام قیامت تک کے لئے بھیجا گیا ہے۔ تو اسکی روحانی آبپاشی کا کیا انتظام کیا گیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ روحانی فیض علماء کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ تو یہ بات غیر ممکن ہے چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس زمانہ کے علماء کے متعلق فرما دیا ہے کہ اس وقت کے عالم بدترین از خلائق ہوں گے۔ خود ہی مشاہدہ ہو سکتا ہے۔ ایک دوسرے کو کافر کہتا ہے۔ کسی ایک فرقہ کو بھی نہیں چھوڑا جس پر کفر کا فتویٰ نہ ہو۔ یہ علماء کرام ہی کا کمال ہے کہ باہم بغض و عداوت ڈالکر مختلف فرقے قائم کر دیئے ہیں۔ بھلا ان سے روحانی فیض کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔ البتہ اگر مسلمانوں کی جان میں جان ڈال سکتی ہے۔ تو یہ حدیث ہے اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ اعلان اور زبردست پیشگوئی کہ ہر سو برس کے بعد دین کی تازگی کے واسطے ربانی مصلح مبعوث ہوتا رہیگا۔ لیکن افسوس مسلمانوں نے اس ربانی ارشاد کو بھلا دیا۔ حالانکہ مخبر صادق ؐ نے صاف فرما دیا تھا۔ کہ میری امت کے ۷۳ فرقے ہو جاویں گے۔ صرف ایک ناجی ہوگا۔ چنانچہ دیکھ لو حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت جسمیں مصلح بھی موجود مجدد بھی موجود ہے۔ بحمد للہ دین اسلام سنت رسول ؐ پر قائم ہو کر تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ باقی تمام فرقہائے مختلف عقائد مشرکانہ بدعات و رسومات وغیرہ میں مبتلا ہو کر خدا سے دور جا پڑے ہیں۔ یہ صرف مولویوں کے ثمرات ہیں۔ ورنہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے کہ اس نے ہمارے لئے یہ قانون مقرر فرما دیا ہے۔ کہ ہر سو سال کے بعد سچا اسلام خدا اور رسول کے حکم مطابق دنیا میں آشکار رہے۔ اب اس چودھویں صدی جسکے ستاون سال جا رہے ہیں۔ مجدد کہاں ہے حالانکہ حدیث میں لکھا ہے۔ کہ ایسا مدعی عین صدی کے سر پر ظاہر ہوگا۔ سو تمام لوگوں کو بشارت ہو کہ بحمد للہ ان علامات و نشانات کے مطابق جو قرآن و حدیث نے ایک صادق کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ ان کے مطابق حضرت میرزا غلام احمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیانی اس صدی کے مجدد اعظم بھی ہیں۔ اور حدیث کے مطابق آپ نبی اللہ۔ مسیح موعود۔ امام مہدی بھی ہیں۔ بحمد للہ آپکو لاکھوں آدمیوں نے قبول کیا۔ اور آپکی صدہا پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور آپکا دعویٰ سچا اور منجانب الٰہی ہے۔ آپنے ایک سو کے قریب اردو فارسی عربی کتابیں لکھ کر اللہ تعالےٰ کی عظمت آنحضرت صلعم کی فضیلت اور اسلام کی مذاہب عالم پر فوقیت ثابت فرمائی۔ آپ کے بعد آپکی جماعت و خلفاء کرام تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ بحمد للہ دنیا کے کناروں تک احمدی پہنچ گئے ہیں۔ بعض طبائع کہدیا کرتی ہیں۔ کہ ہم مرزا صاحب کو مجدد تو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ مگر دعویٰ مسیحیت و نبوت میں ہمیں شک ہے۔ تعجب ہے ایسے لوگ نہیں سوچتے ہیں کہ جبکہ خدا کا فرستادہ مجدد مان لیا گیا۔ تو کیا ایسا شخص جھوٹا دعویٰ بھی کر سکتا ہے۔ پھر ذرا سوچو یہ اعتراض رب العزت تک جاتا ہے۔ کہ وہ عالم الغیب جھوٹا دعویٰ کرنے والے کو مجدد تو بنا دیتا ہے۔ لیکن نعوذ باللہ اس سے یہ بھی کہلا دیتا ہے۔ کہ وہ نبی یا مسیح بھی ہے۔ افسوس ہمارے بھولے بھالے نہیں سمجھتے۔ کہ روشنی تاریکی۔ جھوٹ۔ سچ ایک جگہ کیونکر جمع ہو سکتے ہیں۔ سوچو اور یقین لاؤ کہ حضرت مرزا صاحب کے تمام دعوے درست ہیں چاہئیے کہ آپ کی جماعت میں داخل ہو کر خلیفۂ وقت کی بیعت کریں۔ اور اپنی روحانی اصلاح کر کے دین اسلام پر پختہ کاربند ہو کر تبلیغ اسلام کو اپنا دستور العمل بنا دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دست مبارک سلمان رضؓ پر رکھا۔ پھر فرمایا۔ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا۔ تو فارسی والوں میں سے وہ شخص لے آئے گا (متفق علیہ)

احمدی لوگ قبرستان میں جا کر مُردوں سے کسی قسم کی منتیں مانگنی درست نہیں سمجھتے۔ بلکہ انکے لیۓ دعا، استغفار کرنا یا انکی طرف سے صدقہ و خیرات کرنا موجب بھلائی جانتے ہیں۔

۳۵ اب تو نرمی کے گئے دن اب خدائے خشمگیں ہے۔ کام وہ دکھلائیگا جیسے ہتھوڑے سے لُہار (مسیح موعودؑ)

ہفت دلائل

ہم خلافت کے ساتھ وابستہ کیوں ہیں؟

(عطیہ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب قادیان)

(۱) اس واسطے کہ منشاء الٰہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپؑ کے خلفاء کی زیر ہدایت چلایا جائے۔ اگر یہ منشاء خدا کا نہ ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کے وصال پر تمام جماعت معہ ان اصحاب کے جو اب لاہوری کہلانا پسند کرتے ہیں۔ بالاتفاق حضرت نورالدین رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مان کر ان کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتی۔ اور اس طرح خلافت کا سلسلہ شروع سے قائم ہی نہ ہوتا۔

(۲) اس واسطے کہ حضرت نورالدین رضی اللہ عنہ نے اپنے چند سالہ عہد خلافت میں خطبوں۔ درسوں اور وعظوں میں صدہا بار فرمایا۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا۔ اور میرے بعد بھی خدا ہی خلیفہ بنائے گا۔ اسوقت کبھی کسی لاہوری کہلانے والے دوست نے کچھ اعتراض نہ کیا۔

(۳) اس واسطے کہ حضرت نورالدین رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے چند روز قبل ۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو یہ وصیت فرمائی۔ کہ میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز۔ عالم باعمل حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک۔ چشم پوشی۔ درگذر کو کام میں لاوے میں سب کا خیر خواہ تھا۔ وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن وحدیث کا درس جاری رہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب کو فرمایا۔ کہ یہ وصیت بلند آواز سے پڑھ کر سب کو سنائیں۔ یہ اسواسطے ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہم خیال خلافت کا انکار نہ کریں۔

(۴) اس واسطے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پیشگوئیاں سبز اشتہار میں اور اپنی دیگر تحریروں میں پسر موعودؑ کے متعلق کی ہیں۔ وہ سب حضرت خلیفہ ثانی میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود باجود میں پوری ہو کر صداقت مسیح موعودؑ اور صداقت پسر موعودؑ کے واسطے بین دلائل بن رہی ہیں۔ ایسے کھلے نشانات کا انکار کوئی صاحب دل عقلمند نہیں کر سکتا۔

(۵) اس واسطے کہ ہمارا ایمان اور یقین کامل ہے۔ کہ حضرت خلیفہ ثانی میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خلیفہ بننا منشاء الٰہی کے ماتحت ہوا ہے اور اس پر ہم ان لوگوں کے ساتھ جو خلیفہ وقت کے منکر ہیں۔ مباہلہ تک کرنے کے واسطے انشراح صدر کے ساتھ حاضر ہیں۔

(۶) سلسلہ احمدیہ کے ایک زندہ مذہب ہونے کی دلیل یہ بھی ہے۔ کہ اس میں ایک ایسا بابرکت وجود موجود ہے جس پر قرآن شریف کے حقائق و معارف کھلتے ہیں۔ جس کی دعائیں اللہ تعالےٰ قبول کرتا ہے۔ جس کے قدموں میں اپنی جانیں قربان کرنے کے واسطے ہزارہا دلوں کو اللہ تعالےٰ نے خلوص و محبت سے بھر دیا ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ اپنے مکالمہ و الہام سے مشرف کرتا ہے۔ جس کی حسن تدابیر اور انتظامی طاقت کے ہمارے دشمن بھی قائل ہو رہے ہیں۔ جس کو اللہ تعالےٰ اس کے تمام مقاصد میں کامیاب اور فتحیاب کر رہا ہے۔ پھر ایسے امام اور اس کے ماتحت ایسے نظام سے الگ ہونا کسقدر بدبختی اور بدنصیبی ہے۔

(۷) اسواسطے کہ دنیا میں کسی سلسلہ اور کسی جماعت کا شیرازہ ایک واجب الاطاعت امیر کی پیروی کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اور اس سے بڑھکر واجب الاطاعت کون ہو سکتا ہے۔ جسکو اللہ تعالےٰ نے اپنی قائم کردہ جماعت کی راہنمائی کے واسطے چن لیا ہو۔ پس مبارک ہیں وہ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جھنڈے کے نیچے خدمت اسلام میں مصروف ہو کر اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے۔ ہم دنیا میں عذاب نازل نہیں کیا کرتے ہیں۔ جب تک کہ ہم اپنا رسول نہ بھیج لیں۔ (پ ۱۵ ع ۲)

جماعت احمدیہ کسی فوت شدہ کا دسواں۔ بیسواں۔ چہلم۔ برسی یا کسی پیر کی گیارھویں۔ شب برات۔ یا عرس۔ محرم وغیرہ کرنا جائز نہیں سمجھتی ہے۔

وہ خدا علم و تفضل میں نہیں رکھتا نظیر ٭ کیوں پھرے جاتے ہو اسکے حکم سے دیوانہ وار (مسیح موعودؑ)

ظہور امام آخر الزماںؑ

سلسلہ کے لئے احمدی جنتری ۳۷ء صفحہ ۳۲

تیری وہ ذات ہے رب البرایا
کسی نے بھید کو تیرے نہ پایا
تیری درگاہ میں جو شخص آیا
ترا بندہ جو اس دنیا میں آیا
ہمیں حیوان سے انساں بنایا
ترے بندوں کو شیطاں سے بچایا
ہمیں آکر ترا رستہ دکھایا
زمانہ کو ترا چہرہ دکھایا
اسے جب پاس پھر تو نے بلایا

ہمیں ناچیز سے انساں بنایا
عجب ہے ذات تیری ذوالعطایا
بلا شک اس نے مقصد اپنا پایا
مسیح مہدی کا جس نے نام پایا
ترا ہی والا و شیدا بنایا
جو اندھے تھے انہیں بینا بنایا
سبق قرآں کا ہم کو پڑھایا
ہمیشہ کفر کو نیچا دکھایا
تو پھر دور خلافت کو دکھایا

عدو کا ہے مگر اب تک وہی حال
نہ چھوڑی دشمنی چھوڑی نہ وہ چال

مسلمانوں کی کیا حالت بری ہے
جسے دیکھو ہمیں سے دشمنی ہے
عجب اس قوم کی حالت ہوئی ہے
خدا کے قہر میں ڈوبی ہوئی ہے
نہ دیں اسلام سے واقف ذری ہے
فجور و فسق کا باعث بنی ہے
زمانہ میں ترقی ہو رہی ہے

اب انکے موت اک سر پر کھڑی ہے
ہر اک قوت کہ ہم پر حسرت کی ہے
اندھیرے میں پڑی سوئی ہوئی ہے
تنزل کی وبا چھائی ہوئی ہے
دلوں میں کبر کی طاقت بھری ہے
نہ کچھ شرم و حیا باقی رہی ہے
مگر مسلم نے کروٹ تک نہ لی ہے

نبی اللہ کو گر مان لیتے
نہ سر پر اپنے یہ آفات لیتے

غرض ایمان دنیا میں نہیں ہے
بدی کا دور دورہ ہر کہیں ہے
کسی کو بھی نہیں پروائے دیں ہے
بری صحبت میں ہر اک ہمنشیں ہے
انہیں کافر کی باتوں پر یقیں ہے
اب ان کا دوست شیطان لعیں ہے
اگرچہ گر رہا دین متیں ہے

ثریا پر ہوا جا کر مکیں ہے
بدی پُر ہوئی ساری زمیں ہے
اگر ہے کچھ تو وہ گویا نہیں ہے
خدا سے دور شیطاں کے قریں ہے
خدا کے مرسلوں سے بغض و کیں ہے
اسی کی بات پر پختہ یقیں ہے
مگر ان کو خبر اب تک نہیں ہے

دلے ہیں چپت سارے دشمنی میں
سمجھتے کچھ نہیں بد باطنی میں

سنو اب آگیا وہ آنے والا
لقب وہ فارسی کا پانے والا
خدا کی قدرتیں دکھلانے والا
وہ تخم کفر کو کٹوانے والا
صلیبیں توڑنے تڑوانے والا
جہاد و جنگ کو چھڑوانے والا
مسیحائے زماں کہلانے والا
وہ آیا قصر باطل ڈھانے والا

وہ احمد مجتبیٰ کہلانے والا
ثریا سے وہ ایماں لانے والا
وہ بیدینوں کو دیں سکھلانے والا
شگوفہ دین کا پھیلانے والا
نصاریٰ کو وہ راہ پہ لانے والا
وہ امن و عافیت پھیلانے والا
تجلی احمدیت لانے والا
وہ آیا دیں کو چمکانے والا

خوشی سے گاؤ سب مل کر ترانہ
صحابہ رضہ کا ملا ہم کو زمانہ

کرو شکر خدا ہر بار لوگو
اٹھو خوابوں سے ہو بیدار لوگو
وہی آیا ہے حق کا یار لوگو
غلام احمد مختار لوگو
تمہیں ہے کس لئے انکار لوگو
جہاں مہدی کا ہے گلزار لوگو
وہ مہدی ہی کا ہے برخوردار لوگو
خدا کرتا ہے اس سے پیار لوگو

کہ دیں کا آگیا غمخوار لوگو
کرو توبہ بنو ہوشیار لوگو
خدا نے کر دیا اظہار لوگو
خدا کا ہے یہی دلدار لوگو
بری ہے سیرت کفار لوگو
وہاں رہتا ہے اک غمخوار لوگو
ہمارا وہ بنا سردار لوگو
عدو اس کا ہے رسوا خوار لوگو

اگر اسکو خلیفہ مان لوگے
سچائی دین کی تب جان لوگے

ظہور مہدی آخر الزماں ہے
گیا اسلام سے وقت خزاں ہے
اگر پوچھے کوئی عیسےٰ کہاں ہے
مسیحائے زماں کا واں مکاں ہے
فدا تجھ پر مسیحا میری جاں ہے
مقدر اپنے حق میں عز و شاں ہے
خدا بھی ہم پہ کیسا مہرباں ہے

سنبھل جاؤ کہ وقت امتحاں ہے
ہوئی پیدا بہار جاوداں ہے
تو کہدو اس کا مسکن قادیاں ہے
زمین قادیاں دار الاماں ہے
کہ تو ہم بیکسوں کا پاسباں ہے
جو ذلت ہے نصیب دشمناں ہے
کہ ہم میں مہدی آخر الزماں ہے

خدایا کھول دے دشمن کی آنکھیں
اب ان کو بھی عطا کر اپنی راہیں

(باقی آئندہ)

منکرین کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ انکے دل تو ہیں۔ لیکن اس سے وہ سمجھتے نہیں اور انکی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان سے دیکھتے نہیں۔ اسی طرح ان کے کان تو ہیں۔ لیکن ان سے وہ سنتے نہیں ہیں۔ (پ ۹ ع ۱۲)

ہم احمدی لوگ جس گورنمنٹ محسنہ کے زیر سایہ رہتے ہیں۔ اسکے متعلق مفسدانہ خیالات نہیں رکھتے۔ بلکہ خلوص دل سے اسکی اطاعت کرنا خدائی حکم جانتے ہیں

کیوں نہیں ڈرتے خدا سے کیسے دِل اندھے ہُوئے ☆ بے خدا ہرگز نہیں بدقسمتو کوئی سہارا (مسیح موعودؑ)

معلوماتِ احمدیّت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد نظامِ سلسلہ کے لئے خلافت کا وجود ضروری ہے۔ ہر احمدیؐ کا پہلا فرض یہ ہے کہ خلافت کے ساتھ اپنے روحانی جوڑ کو قائم رکھے۔ اور اکثر اوقات حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے ساتھ ذاتی تعارف پیدا کرے۔ اور اپنے جملہ اہم امور میں حضور سے مشورہ لے۔ اور برابر خط و کتابت رکھے۔ اور دعاؤں کے لئے لکھتا رہے۔ اور آپ کے اعلانات و خطبات کا مطالعہ کر کے ان پر عمل کرے۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت قادیان میں سلسلہ کا نظام مختلف نظارتوں کی صورت میں قائم ہے۔ ایک صیغہ

نظارت دعوت و تبلیغ

ہے۔ اس نظارت کا یہ فرض ہے۔ کہ سلسلہ کے جملہ تبلیغی کاموں کو سرانجام دے۔ اور تقریر اور تحریر کے ذریعہ تبلیغ کا انتظام کرے۔ اس صیغہ کے ماتحت متعدد مبلغین کام کرتے ہیں۔ جو حسب ضرورت باہر بھیجے جاتے ہیں۔ اور ہندوستان کے مختلف حصوں کے علاوہ باہر بھی مختلف ممالک میں نظارت ہذا کے ماتحت دار التبلیغ قائم ہیں۔ جن میں سلسلہ کی طرف سے مقرر شدہ مبلغ کام کرتے ہیں۔ جب کسی تبلیغی امور کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہو۔ یا کوئی امداد حاصل کرنا یا کوئی تجویز پیش کرنا ہو۔ تو ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان سے مل کر یا خط لکھ کر دریافت کر سکتے ہیں۔ دوسرا صیغہ

نظارت تعلیم و تربیت

ہے۔ اس نظارت کا یہ فرض ہے۔ کہ سلسلہ کی جملہ درسگاہوں کی نگرانی کے علاوہ جماعت کی عام اخلاقی و دینی تربیت کا انتظام کرے۔ بعض اوقات بیرونی جماعتوں کی نگرانی کے لئے بھی کارکن بھیجے جاتے ہیں۔ ہر تعلیمی امور کے متعلق یا جماعت کے اخلاق و دین کی تربیت کے لئے ناظر تعلیم و تربیت صاحب قادیان کو لکھنا چاہیئے۔ تیسرا صیغہ

نظارت امور عامہ

ہے جس کا تعلق سلسلہ کی اندرونی سیاست اور غیر قوموں اور حکومتوں کے ساتھ تعلقات سے وابستہ ہے۔ اسی طرح رشتہ ناطہ کے متعلق اور حصول ملازمت اور انسداد بیکاری کے متعلق مشورہ یا سفارش حاصل کرنا بھی اس نظارت سے تعلق رکھتا ہے۔ نیز وہ امور جو دوسری نظارتوں کے متعلق نہ ہوں۔ وہ سب اس نظارت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان جملہ کاموں کے لئے ناظر امور عامہ صاحب قادیان سے خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ چوتھا صیغہ

نظارت ضیافت

ہے۔ یعنی قادیان میں سلسلہ کے مہمانوں کی رہائش و خوراک وغیرہ کا انتظام اس کے سپرد ہے۔ جلسہ سالانہ جبکہ تیس ہزار مہمان مرکز میں جمع ہوتے ہیں۔ ان کی رہائش و خوراک کا بھی انتظام ناظر ضیافت کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس اگر کسی دوست کو اپنے یا کسی عزیز کے لئے اس قسم کے انتظام کی ضرورت ہو۔ تو وہ ناظر ضیافت صاحب قادیان کو اطلاع دیں۔ پانچواں صیغہ

مقبرہ بہشتی

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے منشا کے ماتحت یہ انتظام فرمایا۔ تا سلسلہ کے مخلصین ایک خاص جگہ میں دفن ہو سکیں۔ اس کے لئے حضرت اقدس نے خدا سے علم پا کر اخلاص اور قربانی کی بعض شرائط مقرر فرمائی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بشارت دی۔ کہ ان شرائط کا پورا کرنے والا بہشتی زندگی حاصل کرے گا۔ اس صیغہ کا انتظام مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد ہے۔ لہٰذا دریافت طلب امور سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان سے دریافت کرنے چاہئیں۔ چھٹا صیغہ

نظارت بیت المال

ہے۔ اس کا یہ فرض ہے۔ کہ سلسلہ کی مالی ضرورت کو چندوں کے ذریعہ بہم پہنچا دے۔ چنانچہ ہر قسم کے چندے خواہ عام ہوں یا خاص اس نظارت کے ماتحت وصول کئے جاتے ہیں۔ پس زکوٰۃ اور ہر قسم کے چندے کے متعلق ناظر بیت المال صاحب قادیان کو لکھنا چاہیئے۔ اور اس نظارت کے ذیل میں

نماز میں ہاتھ سینے پر باندھے جائیں یا اسکے نیچے۔ آمین یا بسم اللہ بلند کہی جائے یا آہستہ۔ دعا عربی میں مانگیں یا اپنی زبان میں احمدی ہر طرح جائز سمجھتے ہیں

اے اہل کتاب تم کیوں روکتے ہو راہِ خدا سے اسکو جو ایمان لایا۔ تم ٹیڑھا پن اختیار کر رہے ہو (آلِ عمران ۱۰۴)

میں نے روتے روتے سجدہ گاہ بھی تر کردیا۔ پر نہیں ان خشک دل لوگوں کو خوف کردگار (مسیح موعودؑ)

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ نے اپنے مثیل کی بشارت دی۔ اور اسکا نام احمدؐ بتلایا۔ نعمت اللہ صاحب ولی نے اپنے قصیدہ میں احمدؐ کا نام بتلایا۔ اقتراب الساعۃ ص ۶۶ پر لکھا ہے۔ کہ اس مہدی کا نام احمد ہے۔

ایک صیغہ دفتر محاسب کی صورت میں بھی قائم ہے۔ جس میں چندے وغیرہ جمع کرائے جاتے اور باقاعدہ حساب رہتا ہے۔ مذکورہ بالا صیغوں کی نگرانی اور یکجہتی قائم رکھنے کے لئے ایک نظارت علیا بھی قائم ہے۔ اس صیغہ کے انچارج **ناظر اعلیٰ** کہلاتے ہیں۔ مقامی جماعتوں کے عہدہ داران اور امراء کا تقرر اور انتخاب اس صیغہ سے تعلق رکھتا ہے۔

ان صیغہ جات کے علاوہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی نگرانی کے ماتحت ایک صیغہ تحریک جدید بھی قادیان میں قائم فرمایا ہے۔ اس میں حضور کے مقرر کردہ اصول کے ماتحت وہ جملہ قسم کے کام سرانجام پاتے ہیں۔ جو مذکورہ بالا مختلف صیغہ جات کی ذیل میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس صیغہ کے متعلق مالی امور فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان اور انتظامی امور انچارج دفتر تحریک جدید قادیان سے خط و کتابت کیجاوے

اہل ہند کے لئے خوشخبری

کشمیر جنّت نظیر کے صنّاعوں نے دُنیا کو حیران کردیا

ہمارے ہاں کشمیری صنعت وحرفت کی مینوفیکچر چیزیں مثلاً پشمینہ کی گرم شالیں سادہ اور کامدار۔ دُھسے پشمینہ کے۔ چوغہ پشمینہ کامدار۔ زنانہ گرم ساڑھیاں معہ جمپر کامدار رفل پشمینہ کی۔ زنانہ گرم چادریں کامدار رفل پشمینہ۔ زنانہ قمیص گرم کامدار۔ لیڈی کوٹ گرم کامدار رفل پشمینہ۔ جیکٹ زنانہ گرم کامدار۔ بچوں کے گرم فراک کامدار۔ بیڈ کور سلکن ڈبل اینڈ سنگل کامدار۔ ٹیبل کلاتھ سلکن کامدار۔ کوشن کور سلکن ساڑھیاں کامدار۔ سلکن ڈوپٹے زنانہ کامدار۔ زنانہ سلکن قمیصیں اور جمپر کامدار۔ بچوں کے فراک سلکن کامدار۔ رومالیں سلکن کامدار۔ سلکن چوغہ کامدار۔ یارقندی نمدے سادہ اور کامدار وغیرہ مختلف ڈیزائن کے بہترین پائیدار۔ بحمد للہ ہمارا مال نہایت پسندیدہ اور ارزاں اور پائیداری میں عدیم المثل مشہور و معروف ہے۔ ہماری دوکان چالیس سال سے قائم ہے۔

خواجہ صمدالدین غلام محمد اینڈ سنز شال اینڈ ایمبرائڈری مرچنٹس فرسٹ برج سرینگر کشمیر

احمدی جماعت عورت کے مہر بخشوانے کو ناجائز مانتی ہے۔ مہر عورت کا حق ہے۔ مرد کے ذمہ قرض حسنہ ہے نکاح کے وقت یا بعد میں ضرور ادا

۲۳۹ میرے آنسو اس غمِ دلسوز سے تھمتے نہیں ٭ دین کا گھر ویراں ہے اور دنیا کے ہیں عالی منار (مسیح موعودؑ)

ایک نئے احمدی سے گفتگو

خدا تعالےٰ نے جس کو اپنے فضل و کرم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہو۔ اور احمدیت کی روح کو سمجھنے اور اسکی تعلیم پر چلنے کی توفیق ملے۔ تو اسکو چاہیئے کہ بیعت کے مفہوم و معانی بھی سمجھے۔ یعنی بیعت کے معنی بک جانے کے ہیں۔ جبکہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے قائل ہو کر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت میں داخل ہوئے۔ تو تم نے گویا اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے راستہ میں بیچ دیا۔ اور یہ عہد کیا۔ کہ آئندہ تمہاری ذات اور تمہارا وقت۔ تمہاری طاقتیں۔ تمہارے مال و اسباب عزیز و اقربا اس صداقت کی خدمت کے لئے وقف ہو گئے۔ جس صداقت کو اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا ہے۔ ہر وہ شخص جو احمدیت کو قبول کرتا ہے۔ اس پر یہ ایک بہت بڑی ذمہ واری ہے۔ اور ہر احمدی کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سلسلہ احمدیہ کسی سوسائٹی کی صورت میں قائم نہیں ہوا۔ اور نہ ہی یہ عام پیروں گدی نشینوں کے سلسلوں کی طرح پر ہے بلکہ سلسلہ احمدیہ منہاج نبوت پر قائم ہے۔ جیسی احمدی جماعت کو اسی رنگ کی تربیت دی جاتی ہے۔ اور جماعت سے اسی قسم کی قربانیوں کی توقع رکھی جاتی ہے۔ جو اس قسم کے الٰہی سلسلوں کے ساتھ ہمیشہ سے وابستہ چلی آئی ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غرض و غایت ہی یہ ہے۔ کہ اسلام کو از سرِ نو زندہ کیا جائے۔ اور ان اعتقادی و عملی غلطیوں کو دور کیا جائے۔ جو مرورِ زمانہ کی وجہ سے مسلمانوں میں پیدا ہو گئی ہیں۔ اور لوگوں کو پھر اسی حقیقی اسلام پر قائم کیا جائے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ذریعہ سے دنیا پر نازل ہوا تھا۔ اور دوسری غرض سلسلہ کے قیام کی یہ ہے۔ کہ تا دوسرے مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو غالب کر کے دکھایا جائے۔ پس ہر وہ شخص جو احمدیت کو قبول کرتا ہے۔ وہ گویا خدا تعالےٰ سے یہ عہد باندھتا ہے۔ کہ میں سلسلہ احمدیہ کی تعلیم اور ہدایت کے ماتحت نہ صرف اپنی زندگی کو ایمانی اور عملی لحاظ سے اسلام کے مطابق بناؤنگا۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہوں گا۔ بلکہ یہ بھی کہ میں اس عظیم الشان مذہبی جہاد میں بھی پورا پورا حصہ لوں گا۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اسلام اور دیگر مذاہب کے درمیان حائل ہے۔ کیونکہ یہی اس مقدس عہد کی عملی تفسیر ہے۔ جو اس نے بیعت کرتے وقت باندھا ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔

احمدیوں کا اتحاد و اتفاق اور میل و ملاقات

الحمد للہ احمدیہ جماعت کو ایک مامور من اللہ کے جھنڈے کے نیچے جمع کر کے فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا کا قیمتی سرٹیفکیٹ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ اسلئے احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ اسکی قدر کریں۔ اور ایک دوسرے سے برادرانہ تعلق رکھیں۔ رنج و راحت میں ایک دوسرے کے شریک رہیں۔ اور ایک دوسرے کے حالات سے برادرانہ طریق پر آگاہ رہیں۔ اور ایک دوسرے کی ہر طرح خبر گیری رکھیں۔ اور اگر کوئی دوست کسی جلسہ یا نماز یا دیگر موقعہ ضروریہ پر حاضر نہ ہو۔ تو اس کے گھر جا کر محبت کے ساتھ دریافت کریں۔ کہ غیر حاضری کی کیا وجہ تھی۔ اگر کوئی موانع مثلاً بیماری وغیرہ ہو۔ تو پوری ہمدردی سے ہر طرح برادرانہ امداد کریں۔ اور ہر کام میں ایک دوسرے کے پورے پورے مددگار رہیں۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ یا سکرٹریان کے ساتھ پورے طور پر معاونت کریں۔ مقامی جماعت میں منسلک ہو کر رہنا چاہیئے۔ کہ اتحاد میں برکت ہے۔ بیرونی احباب بشرط وسعت و توفیق مرکز میں اپنے بچوں کو تعلیم کی غرض سے بھیجیں۔ اور حتی الوسع اخبار الفضل کا ہر احمدی خریدار بنے

احمدی اشخاص بحمد للہ۔ انکساری اور عاجزی کی راہوں پر چلتے ہیں۔ امیر ہو کر غریبوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور مخلوق خدا کی خدمت گزاری کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ کہ اگر یہ رسولؐ کوئی بات ہماری طرف منسوب کر کے کہتا حالانکہ ہم نے اسکو وہ بات نہ کہی ہوتی۔ تو ہم اسکو خود پکڑ لیتے اور اسکو ہلاک کر دیتے (حاقہ ع۲)

ہے آسماں پر ان دنوں قہر خدا کا جوش ہے ۔ کیا نہیں تم میں سے کوئی بھی رشید و ہونہار (مسیح موعودؑ)

نبراس الاخبار صفحہ ۱۵۸ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اے لوگو مجھے یہ خبر ملی ہے۔ کہ تم اپنے نبی کی موت سے ڈرتے ہو۔ بھلا بتاؤ تو سہی کوئی نبی جو مبعوث ہوا وہ زندہ رہا۔ کہ میں بھی تم میں رہوں۔

دعائے یامینؔ بدرگاہِ ربّ العالمین

یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   ہے عیاں تجھ پر میری حالت رفیق
یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   تجھکو ہی پاتا ہوں میں اپنا رفیق
یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   تیرے بن دیکھا نہیں کوئی شفیق
یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   اپنے ملنے کا تو بتلادے طریق
یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   خُلق سے اپنے بنا مجھکو خلیق
یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   دور رکھ مجھ سے تو ہر دم بد رفیق
یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   اپنی سمجھا دے مجھے راہیں دقیق
یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   مجھکو لائق کردے کہلاؤں لئیق
یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   اپنی مجھ پر کھول دے راہیں عمیق
یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   دُور رکھیو مجھ سے تُو راہِ شقیق
یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   ہم میں شامل کردے اب سارے فریق
یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   سرد کردے اپنی اب نارِ شہیق
یا حفیظُ یا عزیزُ یا رفیق   کر عطا یامینؔ کو راہِ عتیق

فہرست تعطیلات سنہ ۱۹۳۹ء

نام تعطیل	تاریخ جسکو تعطیل ہوگی	دن کا نام
نو روز	۲ر جنوری	پیر
لوہڑی	۱۳ جنوری	جمعہ
بسنت پنچمی	۲۵ جنوری	بدھ
عید الضحٰی	یکم فروری	بدھ
شوراتری	۱۷ر فروری	جمعہ
محرم	یکم ۔ ۲ر ۔ ۳ر مارچ	بدھ ۔ جمعرات ۔ جمعہ
ہولی	۵ر مارچ	اتوار
الیسٹر	۷ ۔ ۸ اور ۱۰ مارچ	جمعہ ہفتہ پیر
بیساکھی	۱۳ر اپریل	جمعرات
میلاد النبیؐ (بارہ وفات)	۳ر مئی	بدھ
ایمپائر ڈے	۲۴ر مئی	بدھ
شہنشاہ معظم کا جنم دن	۸ر جون	جمعرات
رکھڑی	۲۹ر اگست	منگل
جنم اشٹمی	۷ر ستمبر	جمعرات
شب برات	۲۹ر ستمبر	منگل
دسہرہ	۱۹ ۔ ۲۰ ۔ ۲۱ اکتوبر	جمعرات جمعہ ہفتہ
جنم دن گرو نانک صاحبؒ	۷ر نومبر	منگل
دیوالی	۱۰ر نومبر	جمعہ
جمعۃ الوداع	۱۰ر نومبر بشرط رویت ہلال	جمعہ
عید الفطر	۱۳ر نومبر	پیر
دربار ڈے	۱۲ر دسمبر	منگل
کرسمس	۲۵ تا ۳۱ دسمبر	پیر تا اتوار

بائیسواں ۲۲ سال

الحمد للہ ثم الحمد للہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ احمدی جنتری کا یہ بائیسواں سال ہے اس مالک الملک کا ہزار بلکہ لاکھ بار شکر ہے۔ اسی نے اپنے فضل و کرم سے ہدایت و توفیق دی۔ کہ ناظرین جنتری کے واسطے سالانہ تحفہ بصورت جنتری چھاپ کر شائع کیا جائے۔ بحمد للہ جنتری ہٰذا کے پڑھنے والے محسوس کریں گے کہ ہر سال ہی نرالے اچھوتے اور جداگانہ نئے نئے مضامین درج کئے جاتے ہیں جو بفضل خدا سب کے سب مفید۔ سود مند کارآمد ہوتے ہیں۔

میں اپنی سعی و کوشش خدا ہی کے حضور پیش کرکے اس کے فضل کا امیدوار ہوں۔ اور اسکے حضور ملتجی ہوں۔ کہ وہ سمیع العلیم مدت دراز تک اس سلسلہ کو قائم و دائم رکھے۔ آمین ثم آمین

محمد یامینؔ بقلم خود

احمدی جنتری

مشہور خاص و عام ہے یامینؔ جنتری
ہے نام جنتری دے تبلیغ ہے بھری
فضلِ خدا نے بخشی ہے اسکو وہ یاوری
باطل کی ہوتی دیکھی نہیں حق سے ہمسری
مقبول اسقدر ہے ہماری یہ جنتری
ہر قول اس کا صاف ہے ہر بات ہے کھری
ظلمت کو دور کرکے دکھاتی ہے نور کو
باطل کو پاش کرتی ہے اور کفر کو تباہ
ہر سال اسمیں چھپتے ہیں مضموں نئے نئے
تاریخ اور سال دنوں کو بتاتی ہے
دیتی ہے کام گویا مبلغ کا سر بسر

پڑھنے سے اسکے آتی ہے صد بوئے عنبری
بیفائدہ امور سے رہتی ہے یہ بری
دلکش امور سے یہ رہتی ہے ہری بھری
ممکن کہاں جو کرسکے اسکی برابری
ہر احمدی کی میز پہ رہتی ہے یہ دھری
ہے دشمنوں کے واسطے تلوار اور چھری
پڑھنے سے اسکے روح میں آتی ہے اک تری
کرتی ہے یہ ہمیشہ صداقت کی ممبری
دینی معاملات میں کرتی ہے رہبری
کیلنڈر اسکی کر نہیں سکتے برابری
اشتہار اسکو لیتے نہیں، عیب کبھی فخری

ہم احمدی افراد ہر قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ اسکی میعاد مقیمی کیلئے ۲۴ گھنٹے مسافر کیلئے ۳ دن بعدہٗ وضو کے لئے پاؤں دھوئے جائیں (ال

الم یہ عجب بدقسمتی ہے کس قدر دعوت ہوئی ٭ پر اترتا ہی نہیں ہے جامِ غفلت کا خمار (مسیح موعودؑ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

میری پیاری بہنوں

تندرستی پھر دوبارہ حاصل کر سکتی ہو جبکہ میں تمہیں اپنی خاندانی مجرب دوا راحت کے استعمال کرنے کا مشورہ دیتی ہوں۔ کیونکہ میرا تجربہ ہے۔ کہ راحت کا استعمال میری بہنوں کی صحت کو بحال کر دیگا۔ اور بیماری کو قصۂ ماضی بنا دیگا۔ راحت کے استعمال سے ماہواری خرابیاں دور ہو کر تازہ حیات اور زندگی کی نئی مسرت حاصل ہوگی۔ آپ کی ماہواری خرابی یعنی بے قاعدگی۔ حیض کا درد سے آنا۔ کمی یا بندش حیض رُک رُک کر آنا۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہونا دور ہو جائے گا۔ سر درد رہنا۔ کمر درد کرنا۔ کمی بھوک۔ قبض۔ پیٹ کا اپھارہ۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جانا۔ دل دھڑکنا خدا تعالیٰ کے فضل سے سب مشکلات دور ہو کر از سرِ نو صحت مکمل حاصل ہوگی۔ قیمت مکمل خوراک ایک ماہ دو روپے محصول ۷/۔ کل دو روپے سات آنے۔ نوٹ:۔ یاد رہے۔ کہ دوا کھانے کی ہے۔ برتنے کی نہیں ہے۔

خدا کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوگا

قرآنمجید میں لکھا ہے۔ کہ اور جب آیا انکے پاس رسول اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصدیق کرنیوالا اسکی جو ساتھ انکے ہے۔ اہل کتا

غل مچاتے ہیں کہ یہ کافر ہے اور دجّال ہے ⁂ پاک کو ناپاک سمجھے ہو گئے مُردار خوار (مسیح موعودؑ)

قیمتی ہدایات متعلقہ تبلیغ احمدیت

۱۔ تبلیغ احمدیت ایک مقدس فرض ہے۔ جس کی ادائیگی ہر سچے احمدی کے ذمہ ہے۔ سب سے پہلے ضروری ہے۔ کہ انسان اپنی نیت صاف کرے۔ اور سوائے خدا اور اسکے دین کی خدمت کے اور کوئی خیال اپنے دل میں نہ رکھے۔

۲۔ محض انسانی کوشش سے تبلیغ جیسے کام میں کبھی حقیقی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ تا وقتیکہ دعاؤں سے کام نہ لیا جائے۔

۳۔ تبلیغ کے لئے اپنا نمونہ اچھا ہو۔ اپنے اعمال اسلام اور احمدیت کے مطابق ہوں۔ جسقدر اعلیٰ نمونہ ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ اثر ہوگا۔ نماز کی پابندی وقت اور جماعت کے ساتھ پڑھنا۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ سچ بولنا۔ اخلاق سے پیش آنا۔ وعدے کو پورا کرنا۔ لوگوں کی خدمت کرنا۔ سب کے ساتھ ہمدردی کرنا۔ ظاہری شکل و صورت مطابق شرع بنانا۔ کھانے پینے میں سادگی اختیار کرنا۔ الغرض ایسا پکا مسلمان ہو کہ دوسرے دیکھ کر حرص کریں۔ کہ ہم بھی ایسے ہی بن جاویں۔

۴۔ تبلیغ میں بڑے صبر و تحمل بردباری کی ضرورت ہے خواہ کس قدر بھی سختی پیش آوے۔ نرمی و محبت سے مقابلہ کرے۔ بغیر مصیبت اٹھائے اور تکالیف برداشت کئے ترقی نہیں ہوتی۔

۵۔ تبلیغ میں جلد بازی سے کام نہ لے۔ حسب منشاء نتیجہ نہ نکلنے پر مایوس نہ ہو۔ صبر و استقلال سے اپنے کام میں لگے رہو۔ ضرور کامیاب ہو کر رہو گے جس کو تم نے تبلیغ کی۔ اور وہ احمدی نہیں ہوا۔ تو سمجھو تمہیں ثواب ضرور مل گیا۔

۶۔ تبلیغ میں بحث کا رنگ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اسمیں ضد پیدا ہو جاتی ہے۔ نرمی اور حکمت سے سمجھانا چاہیئے۔ اگر ضد پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ گفتگو بند کر دینی چاہیئے۔

۷۔ اگر کسی شخص کے سوال کا جواب بن نہ آئے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ استقلال و استقامت اور دعاؤں سے کام لے۔ اپنی طرف سے کوئی غلط جواب نہ دے۔ عقل و دماغ پر زور دے۔ خدا تعالےٰ ایسے موقعہ پر خود جواب سکھا دیتا ہے۔ ورنہ صاف کہہ دینا چاہیئے۔ اس سوال کا جواب پھر سہی۔

۸۔ تبلیغ کے متعلق بعض کتب اپنے ساتھ رکھے۔ جن کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ اور جس مجمع میں گفتگو ہو۔ خائف نہ ہو۔ بہت بلند آواز بھی نہ ہو۔ کہ دماغ پر اثر پڑے۔ گفتگو میں ثابت قدم اور مستحکم رہے۔

۹۔ ہمیشہ اپنے مدّمقابل کے اصول پر گفتگو کرنی چاہیئے ہر دعویٰ جو پیش کیا جائے اسکی دلیل پاس ہو۔ زبان سے شستہ الفاظ بیان کرے۔ تہذیب اور شائستگی سے گفتگو کی جاوے

۱۰۔ سامعین پر اپنا عقیدہ واضح اور مدلّل بیان کیا جائے۔ کسی کی برائی کی جائے۔ توصیغہ مع الغیر استعمال کرے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اور قرآن میں حضرت ادریس کا لوگوں سے بیان کرد۔ کہ وہ سچے پیغمبر تھے۔ ہم نے ان کو (رَفَعْنَاهُ) قُرب و عرفان کے بلند مقام میں جگہ دی (پ ۱۶ ع ۷)

احمدی لوگ نماز فرض کو سفر میں ۱۱ رکعت اور حضر میں ۱۷ علاوہ وتر کے اور سنتوں کے ساتھ۔ ۴۸ رکعتیں ہر روز پڑھتے ہیں۔

گردنوں پر ان کی ہے سب عام لوگوں کا گناہ ⁂ جن کے وعظوں سے جہاں کے آگیا دل میں غبار (مسیح موعودؑ)

عجائب گھر

آپ نے بڑے بڑے شہروں میں عجائب گھر دیکھے ہوں گے۔ لیکن قادیان کا طبی عجائب گھر اگر آپ نے نہیں دیکھا۔ تو گویا کچھ بھی نہ دیکھا۔

یہ عجائب گھر میں نے دیانتداری۔ ہمدردی اور نیک نیتی کیساتھ اس لئے جاری کیا ہے۔ کہ پبلک کو ادویہ سے تعلق رکھنے والی جملہ اشیاء خالص مہیا کروں۔ پہلے انہیں فائدہ پہنچاؤں پھر خود اٹھاؤں۔ اس عجائب گھر میں آپ کو کستوری۔ عنبر۔ موتی زعفران۔ جندبدستر۔ یاقوت۔ زمرد۔ نیلم۔ پکھراج۔ صدف مروارید عقیق سنگ یشب اور زہر مہرہ۔ کہربا۔ ست سلاجیت اور ان کے کشتہ جات و مرکبات ایسے اعلیٰ اور خالص ملیں گے۔ جو دوسری جگہ سے ملنا اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔

ان جواہرات کی خرید کے وقت اپنے دیرینہ تجربہ کے باوجود ایک معمر اور جہاندیدہ جوہری کی خدمات خاص طور پر حاصل کی جاتی ہیں۔

ایک کارڈ لکھ کر مفصل لسٹ مفت طلب کریں۔ جو آپ کی معلومات میں بیش بہا اضافہ کریگی۔

حکیم عبدالعزیز خاں پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اپنی کتاب تاریخ مرزا صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں: براہین تک میں میرزا صاحب سے حسن ظن رکھتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر ۱۷-۱۸ سال تھی میں بشوق زیارت بٹالہ سے پیادہ پا تنہا قادیان گیا۔

احمدی اشخاص نماز کی ہر رکعت میں الحمد للہ اور کچھ حصہ قرآن کریم۔ رکوع و سجدے میں تسبیح و تحمید تشہد میں التحیات۔ صلوٰۃ و ادعیہ ماثورہ پڑھتے ہیں۔

دیکھ کر لوگوں کے کینے دل مرا خوں ہو گیا ٭ قصد کرتے ہیں کہ ہو پامال درِ شاہوار (مسیح موعودؑ)

اجازت نامہ بیعت از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ! اما بعد از عاجز عاید باللہ الصمد غلام احمد بخدمت اخویم مولوی ابوالخیر عبداللہ پشاوری[لہ]۔ بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! واضح باد۔ کہ چونکہ اکثر حق کے طالب کہ جو اس عاجز سے بیعت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بوجہ ناداری وسفر دور دراز یا بوجہ کم فرصتی ومزاحمت تعلقات قادیان میں بیعت کے لئے پہنچ نہیں سکتے۔ اس لئے باتباعِ سنت حضرت مولانا وسیدنا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم یہ قرین مصلحت معلوم ہوا۔ کہ ایسے معذور ومجبور لوگوں کی بیعت ان سعید لوگوں کے ذریعہ سے لی جائے۔ کہ جو اس عاجز کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ سو چونکہ آپ بھی شرف اس بیعت سے مشرف ہیں۔ اور جہاں تک فراست حکم دیتی ہے۔ رشد اور دیانت رکھتے ہیں۔ اس لئے وکالتاً اخذ بیعت کے لئے آپ کو یہ اجازت نامہ دیا جاتا ہے۔ آپ میری طرف سے وکیل ہو کر اپنے ہاتھ سے بندگانِ خدا سے جو طالب حق ہوں۔ بیعت لیں۔ مگر انہیں کو اس سلسلہ بیعت میں داخل کریں کہ جو سچے دل سے اپنے معاصی سے توبہ کرنے والے اور اتباع طریقہ نبویہ کے لئے مستعد ہوں۔ اور ان کے لئے دلی تضرع سے دعا کریں۔ اور پھر نام ان کے بقید ولدیت وسکونت وپیشہ وغیرہ اس تصریح سے کہ اہل سکونت کہاں ہے۔ اور کس محلہ میں اور عارضی طور پر کہاں ہیں۔ بھیج دیں۔ تا یہ عاجز ان کے لئے دعا کرنے کا موقعہ پاتا رہے۔ اور پورے تعارف سے وہ یاد رہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

راقم احقر عباد اللہ عبد اللہ الصمد غلام احمدؐ از قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
۲۸؍ شعبان ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۹؍ اپریل ۱۸۸۹ء روز دوشنبہ۔
نشان مہر۔ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

مکرمی اخویم ڈاکٹر فیض محمد خاں صاحب کو السلام علیکم پہنچا دیں۔ اور ہر ایک صاحب جو بیعت کریں۔ مناسب ہے کہ وہ براہ راست بھی اپنا اطلاعی خط بھیج دیں۔

[لہ] یہ سب سے پہلے صحابی ہیں۔ جن کو حضرت اقدسؑ نے بیعت لینے کی اجازت عطا فرمائی۔ یہ خوشرو نوجوان میانہ قد تنگی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور کے باشندہ تھے۔ پبلشر منقول الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹۔

احمدی ۵۲ تولہ چاندی پر چالیسواں حصہ، ۷ تولہ سونے پر سوا دو ماشہ سونا۔ بارانی زمین پر دسواں حصہ نہری و چاہی زمین پر بیسواں حصہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگوں کو تعجب ہے کہ وحی بھیجی ہم نے ان میں سے ایک شخص کی طرف کہ ڈرا لوگوں کو اور بشارت دے مومنوں کو کہ ان کیلئے اعلیٰ مراتب ہیں انکے رب کے پاس۔ کہا کافروں نے یقیناً یہ کھلا کھلا جادوگر ہے (یونس ع ۱)

مجدد الف ثانی سرہندی مکتوب ۵۵ پر فرماتے ہیں۔ قریب ہے کہ علماء ظاہری حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور ان کے مجتہدات پر بوجہ دقیق ہونیکے اسکا انکار کردینگے اور اسکو خلاف کتاب و سنت جانینگے۔

ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ دھلی

آپکو جملہ طبّی ضروریات کے لئے سے کیوں ادویّہ خریدنی چاہئیں

اسلئے کہ

اول۔ یہ دواخانہ تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے قائم شدہ ہے۔ اور اسکی آمد اشاعت اسلام کے لئے وقف ہے۔ اور اسکے سرپرست طبیب نہایت تعلیم یافتہ اور خاندانی اور تجربہ کار ہیں۔

دوئم: آپ بذریعہ خط و کتابت اپنے مرض کا علاج بہ سہولیت کرا سکتے ہیں۔

سوم۔ یہ دواخانہ ایک لاکھ روپیہ کے منظور شدہ سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے۔ اور اسلئے آپ اعلےٰ سے اعلےٰ ادویّہ مناسب داموں پر فراہم کر سکتے ہیں۔

چہارم۔ اس کا مرکزی رجسٹرڈ دفتر قادیان دار الامان میں ہے۔ اور اس کا نظم و نسق اور اسکی مجموعی پالیسی مرکز کی پالیسی کے ماتحت ہے۔

پنجم۔ اس دوکان میں حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے خاص الخاص نسخہ جات تیار رہتے ہیں۔

ششم۔ اس دواخانہ کے مرکّبات بلحاظ نفاست اور صحت اجزاء کے بہت شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اور اسی وجہ سے طبیب و ڈاکٹر صاحبان اپنے مریضوں کے علاج کے لئے یہیں سے ادویّہ منگواتے ہیں۔

ایک کارڈ لکھ کر مکمل فہرست مفت طلب فرما سکتے ہیں۔

منیجر ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل لال کنواں دہلی

صاحب مال و وسعت اور طاقت پر احمدی لوگ عمر بھر میں ایک بار بیت اللہ شریف کا حج کرنا فرض سمجھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

۴ اے دشمنو ہم اسکی راہ میں مر رہے ہیں ہر گھڑی ✲ کیا کرو گے تم ہماری نیستی کا انتظار۔ (مسیح موعودؑ)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے رسالہ اشاعت السنہ جلد ۶ نمبر ۷ میں لکھتے ہیں۔ مؤلف براہین احمدیہ (میرزا غلام احمد قادیانی) اسلام کی مالی و جانی و قلمی لسانی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے

ویدک یونانی دواخانہ دہلی کے چند اکسیر اثر اور کرشمہ تاثیر مجربات

قرص محافظ نسل

یہ گولیاں اسقاط حمل کو روکنے کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ حمل کو برقرار رکھنے کے علاوہ دوران حمل میں اس کے استعمال سے بچہ ذہین و خوبصورت اور تندرست پیدا ہوتا ہے۔ اور جملہ بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے ہزاروں خاندان جن کے ہاں مردہ بچے پیدا ہوتے تھے۔ یا چند ماہ کے بعد فوت ہو جاتے تھے۔ اس کے استعمال سے اولاد کی نعمت سے مالا مال ہو گئے ہیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت عہ۔ مکمل خوراک برائے ۱۱ ماہ ۱۱ روپے

عرق ماء اللحم خاص الخاص دو آتشہ

عرق ماء اللحم منگوا کر اپنی کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل کیجئے۔ اور نوجوان بنکر زندگی کا صحیح حظ اٹھائیے۔ یہ عرق تمام اعضاء کو قوت دیکر کثیر مقدار میں صالح خون اور مادہ تولید پیدا کرتا ہے۔ قوت مردانہ کو بیحد تقویت دیتا ہے۔ اس کے استعمال سے رگوں میں نیا خون دوڑنے لگتا ہے۔ اور دل میں شباب کے ولولے پیدا ہونے لگتے ہیں۔ اگر آپ کو جسمانی کمزوری دور کر کے جسم میں چستی طاقت و توانائی اور سرور کی لہریں محسوس کرنا مقصود ہیں۔ تو آج ہی ایک بوتل منگوا لیجیے۔

قیمت فی بوتل للعہ

ویدک یونانی دواخانہ لال کنواں زینت محل دہلی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ احمدی جماعت فضائل اور نیکیوں میں ترقی کرتی ہے۔ اور رذائل اور بری باتوں سے بچتی ہے۔

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر ٭ میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار (مسیح موعودؑ)

ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ زینت محل لال کنواں دہلی

کے

چند اکسیر الاثر اور کرشمۂ تاثیر مجربات

سرمۂ بے نظیر

اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے۔ کہ آنکھیں ہی انسان کی زندگی ہیں۔ اگر ان میں نقص ہو جائے۔ تو دنیا کا تمام عیش اور لطف زندگی بیکار ہے۔ اسلیئے انکی حفاظت ہر شخص پر فرض ہے۔ ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ کا یہ بینظیر سرمہ آنکھوں کی حفاظت اور انکی بیماریوں کو دور کرنے میں ایک لاثانی چیز ہے۔ ایک ماہ کی مسلسل محنت کے بعد یہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا پھولا دھند ضعف بصارت ڈھلکے نئے و پرانے ککروں اور آنکھوں کی خارش کو دور کرنے میں شرطیہ فائدہ پہنچانے والی چیز ہے۔ ہم پورے وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس سے بہتر سرمہ آپکو تمام ہندوستان میں کسی جگہ نہیں ملسکتا۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ تا زندگی آپ کو آنکھوں کی کوئی شکایت نہ ہو۔ تو سرمہ بینظیر استعمال فرمائیں۔ ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔ کہ پھر کبھی آپ کو آنکھوں کی کوئی شکایت پیدا ہو۔ فی تولہ عار رعایتی برائے جلسہ سالانہ عہ ترکیب استعمال جست کی سلائی سے حسب دستور بوقت خواب روزانہ استعمال کریں

ویدک یونانی دواخانہ

حب جواہرات عنبری

زینت محل دہلی

جسم انسانی میں بقائے صحت کا جس چیز پر انحصار ہے۔ اسے طبی اصطلاح میں حرارت غریزی کہتے ہیں۔ جبتک حرارت غریزی اچھی حالت میں ہے۔ اسکی صحت اچھی ہے چنانچہ یہ گولیاں خصوصیت سے حرارت غریزی کو برانگیختہ کرکے اعضائے شریفہ و رئیسہ (یعنی دل۔ دماغ۔ معدہ۔ جگر اور گردوں وغیرہ) کو نمایاں طاقت بخشتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے جسم میں چستی۔ قوائے میں برانگیختگی۔ بھوک میں اضافہ اور دل و دماغ نیز بینائی کو تقویت پہنچتی ہے۔ بے ضرر نہایت قیمتی و زود اثر اجزار کا قیمتی مرکب ہے۔ قوت مردمی میں حیرت انگیز و جادو اثر انقلاب پیدا کرکے شیر کی سی جولانی پیدا کرتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی پانچ روپیہ (صہ ر)
ترکیب استعمال۔ صبح و شام ایک ایک گولی ایک گھنٹہ بعد از غذا ہمراہ شیر تازہ

پس اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا افترا کرے۔ یا (اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو) اسکی آیات کی تکذیب کرے۔ خدا مجرموں کو کامیاب نہیں بناتا (یونس ۲۶)

احمدی لوگ بعد الموت نفس کو بقا مانتے ہیں۔ اور قبر سے لیکر حشر۔ نشر صراط وغیرہ کے حالات جو کچھ قرآن حدیث نے بیان کئے ہیں۔ ان پر ایمان رکھتے ہیں

بدگمانی نے تمہیں مجنون و اندھا کر دیا ✕ ورنہ تھے میری صداقت پر براہیں بیشمار (مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کیا لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے کسقدر بستی والوں کو ہلاک کیا۔ تحقیق وہ ان کی طرف دوبارہ لوٹ کر واپس نہیں آئے۔ (یٰسٓ۔ رکوع ۳)

احمدیہ فضل فرنیچر ورکس قادیان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

یہ کارخانہ بہ زیر سایہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت کھولا گیا ہے۔ اور اس میں یتیم بچوں کو مفت کام سکھایا جاتا ہے۔ اور ابھی اس فرم کو قائم ہوئے ایک سال بھی نہیں ہوا۔ کہ اپنی دیانتداری اور کام کی خوشنمائی اور پائیداری کی وجہ سے غیر معمولی شہرت حاصل کر رہی ہے۔ اسمیں ہر قسم کا عمدہ اور اعلےٰ فرنیچر میز کرسی۔ پلنگ۔ الماریاں وغیرہ وغیرہ سامان ہر سائز اور ہر حیثیت کا تیار کیا جاتا ہے۔ اور خوبی یہ ہے۔ کہ حسب منشا رحسب وعدہ بارعایت کام تیار ہوتا ہے۔ افسران مدرسہ احمدیہ لنگرخانہ۔ مہمان خانہ۔ دفاتر نظارت ہائے صدر انجمن احمدیہ قادیان ہمیشہ اس فرم کو کام بنانے کا آرڈر دیتے ہیں۔ اسلیئے احباب نمونتہً کوئی کام بنوا کر تجربہ کریں۔

خاکسار فضل حسین مالک احمدیہ فضل فرنیچر ورکس قادیان اندرون شہر سابق سالانہ جلسہ گاہ مستورات

مجربات شفاخانہ دلپذیر قادیان

اکسیر تسہیل الولادت۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے وضع حمل کے وقت اس کا استعمال بچہ کی پیدائش میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ ان نازک اور خطرناک گھڑیوں میں بفضلہ اس دوائی کا استعمال نعمت الٰہی ہے۔ قیمت معہ محصول اندرون ہند۔ ۸؍ عہ

سیلان الرحم۔ اللہ کے فضل و رحم سے اس خاص دوائی کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر اس موذی مرض سے نجات مل جاتی ہے۔ قیمت برائے دو ہفتہ معہ محصول ڈاک اندرون ہند تین روپیہ۔

خضاب دلپذیر۔ سستا اور بہت عمدہ برف جیسے سفید بالوں کو چند منٹ میں سیاہ کر دیتا ہے۔ ایک شیشی کئی بار کے لئے کافی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ر۔ ۲عہ درجن

ڈاکٹر منظور احمد مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان (پنجاب)

احمدیت کا احسان عورتوں پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے طفیل احمدی مرد اب غیر احمدیوں کی طرح عورت کو پاؤں کی جوتی نہیں سمجھتے۔ بلکہ شریعت حقہ نے جو درجہ عورت کو دیا ہے۔ احمدی مرد اسکو تسلیم کرتے ہوئے عورت کے تمام حقوق اسکو دے چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ احمدی عورت اب وہ سابقہ عورت نہیں رہی۔ جو کہ کنوئیں کے مینڈک کی طرح دنیا کے تمام حالات اور واقعات سے ناواقف رہتی تھی۔ بلکہ احمدی مستورات اپنے گھر اور باہر کے تمام کاموں کے انصرام و انتظام کیلئے نہایت سلیقہ اور سنجیدگی کے ساتھ مصروف و مشغول ہیں۔ چنانچہ میں دیکھتی ہوں۔ کہ اکثر بیبیاں نہ صرف اپنی اور اپنے بال بچہ کی حفظ صحت اور علاج کے لئے بھی کوشاں ہیں۔ بلکہ اپنے خاوندوں اور دیگر مرد رشتہ داروں کی امراض کے متعلق بھی ان کو فکر لاحق ہے۔ اور وہ اپنے سارے متعلقین کی بہتری کے لئے ہر وقت ساعی و کوشاں رہتی ہیں۔ میری روزانہ ڈاک میں ایک دو خط اس قسم کے بھی ضرور نکل آتے ہیں جن میں علاوہ اپنے حالات کے اپنے دیگر رشتہ داروں کی امراض کے متعلق بھی مشورہ لیا جاتا ہے۔ جس سے میں سمجھتی ہوں۔ کہ احمدیہ جماعت ذہنی بیداری اور علمی ترقیات کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

زینب خاتون (سند یافتہ طبیہ کاملہ) پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ شاہدرہ لاہور

احمدیہ جماعت قرآن پاک کو بلا تحریف و تبدیل و کمی زیادتی کے کہ اسی ترتیب موجودہ پر آنحضرت صلعم سے پہنچا ہی یقین کرتی ہے

ساٹھ سے ہیں کچھ برس میرے زیادہ اس گھڑی ۔ سال ہے اب تیسواں دعویٰ پہ از روئے شمار (مسیح موعودؑ)

مجرّب ادویہ

(رجسٹرڈ) طلاء مستانہ

بچپن کی جہالت اور خلاف فطرت بُری عادتوں میں پڑ کر جلق میں مبتلا ہو جانے سے یا کثرت جماع سے اعضائے رئیسہ کمزور ہو گئے ہوں۔ آگے کا حصہ موٹا جڑ پتلی پڑ گئی ہو۔ قوت مردمی زائل ہو کر اصلی طاقت جاتی رہی ہو۔ اور زندگی بے کار معلوم ہوتی ہو۔ بباعث کجی اندام نہانی تک منی کے نہ پہنچنے سے حمل قرار نہ پاتا ہو۔ تو اس طلاء مستانہ کے لگانے سے ٹیڑھی دمدار رگوں میں قوت آجاتی اور طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اصلی نوجوانی کا لطف آجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے عہ محصول ڈاک معاف۔

کنٹھ پپیہا

اس کے کھانے سے کوئل جیسی رس بھری مدھ منوہر سریلی رنگیلی اور منموہنی آواز ہو جاتی ہے۔ کھاتے ہی گلا صاف اور کھکھار دور ہوتی ہے۔ گانے والے اپدیشک۔ کتھا باچنے والے پنڈت ناٹک۔ منڈلی۔ رام لیلا۔ راس لیلا۔ رامائن تھیٹر والوں کو ہمیشہ پاس رکھنی چاہیئے۔ جن گانے والے شوقینوں کو اپنی رنگیلی۔ رسیلی۔ سریلی اور میٹھی آواز کرنا ہو۔ تو ان کو "کنٹھ پپیہا" منگا کر ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ ڈاک خرچ معاف۔

سوزاک بندو

یہ ہزاروں بار کی آزمودہ اصلی دوا ہے۔ کھاتے ہی فوراً آرام کرتی ہے۔ کیسا ہی پیپ مواد آتا ہو۔ یا کپڑے میں داغ پڑ جاتا ہو۔ پیشاب کرنے میں سخت جلن اور درد ہوتا ہو۔ یا خون ملا پیشاب آتا ہوں۔ پیشاب بوند بوند اترتا ہو۔ بدن پیلا اور کمزور ہو گیا ہو۔ تھوڑا تھوڑا پیشاب کر کے۔ اور جلن کے ساتھ اترتا ہو ہو جن جھنجھناہٹ بنی رہتی ہو۔ برسوں کا پرانا یا نیا سوزاک کیوں نہ ہو پہلی ہی خوراک کھانے سے فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ اور زندگی بھر آرام رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ ڈاک محصول معاف۔

ناری سنجیون

یہ دوا خاص عورتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ عورتوں کو جریان۔ دھات چھین پردر ہونے سے اولاد ہی نہیں ہوتی۔ اور ہمیشہ سفید یا لال دھمیلا پانی کا فساد بنا رہتا ہے۔ ماہوار ٹھیک وقت پر نہ ہونے سے سر درد۔ بھوک کم لگنا۔ کلیجہ میں جلن۔ بدن دبلا پتلا۔ کمر اور ریڑھ میں درد۔ ہتھیلی اور پیر کے تلووں میں جھنجھلاہٹ۔ دل میں اداسی بنی رہتی ہے۔ اور اولاد ہونے پر بھی کمزور اور تھوڑے دن زندہ رہتی ہے۔ یا ہو کر مر جاتی ہے۔ جس سے بڑا نقصان پہنچتا ہے۔ ہم نے بہت دنوں کے تجربہ سے اس دوا کو ایجاد کیا ہے۔ اس دوا کے استعمال سے عورتوں کا جریان پردر دھات چھین آرام ہو کر ماہوار ٹھیک وقت پر آتے ہیں۔ اور بدن میں بخوبی طاقت آجاتی ہے۔ اولاد تندرست پیدا ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ ڈاک خرچ معاف۔

فقیری سرمہ

یہ سرمہ ترپھلے کے عرق میں بجھا کر دو تین مہینہ کیلا کے درخت میں دو تین مہینہ نیم کے درخت میں گاڑ کر بنایا گیا ہے۔ اس کے بعد اصلی گلاب کے عرق میں اصلی موتی ممیرہ وغیرہ بہت قسم کے مصالحے اور جنگلی جڑی بوٹیوں اور پتیوں کے عرق میں ڈال کر ایک مہینہ برابر گھونٹا گیا ہے۔ اس کے لگانے سے آنکھوں میں طاقت اور نئی روشنی پیدا ہوتی ہے۔ ایک سلائی لگاتے ہی آنکھوں کی تھکاوٹ دور کرتا ہے۔ اور تراوٹ لاتا ہے۔ جن صاحبوں کو دن رات میں آنکھوں سے زیادہ کام لینا پڑتا ہو۔ ان کو "فقیری سرمہ" ضرور لگانا چاہیئے۔ یہ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ جیسے لالی۔ دھند۔ ڈھلکا بہنا کیچڑ آنا زیادہ دیکھنے سے آنکھوں میں تلملاہٹ اور پانی بھر آنا۔ روشنی کم ہونا کھجلاہٹ نزلہ وغیرہ کو آرام کرتا ہے۔ اس سرمہ کا نسخہ بادشاہی زمانے کے بہت بڑے تجربہ کار نے میرے بابا کو بتلایا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ یہ سرمہ پانچ سو روپیہ تولہ فروخت کیا جائے۔ تو بھی کم قیمت ہے۔ قیمت فی شیشی عہ تین شیشی عہ محصول ڈاک

دوا منگوانے کا پتہ

ویدرتن ستیہ لوجی (روپ بلاس کمپنی نمبر ۳ لنچوسی بازار اٹاوہ (یو۔ پی)

احمدی افراد تمام دنیاوی امور میں دین کو مقدم سمجھتے ہیں۔ اور ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔

مجمع البحار جلد اول ص ۸۶ اور شرح مسلم اکمال المعلم جلد ۱ ص ۲۶۵ میں لکھا ہے۔ کہ امام مالک رح نے فرمایا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام مر گئے ہیں۔

پیٹنا ہوگا دو ہاتھوں سے کہ ہے ہے مر گئے ✲ جبکہ ایماں کے تمہارے گند ہوں گے آشکار (مسیح موعود)

کایا پلٹ

ایک بوڑھے نے تین شادیاں کیں

بوڑھے گوالے نے جب یوگیراج رتنا گری جی مہاراج کی دی ہوئی دوائی کی چھ خوراکیں غلطی سے ایک دم ہی کھا لیں۔ تو اسکی جو حالت ہوئی اسکے بیان کرنے کی تہذیب اجازت نہیں دیتی۔ الغرض بوڑھے گوالے نے تین شادیاں یکے بعد دیگرے کر کے ہی دم لیا۔ یہ خبر آناً فاناً چاروں طرف پھیل گئی۔ امیر۔ تعلقہ دار۔ رئیس راجہ۔ نواب مہاتما جی کی طرح طرح سے خوشامد کر کے اس عجیب و غریب دوائی کا نسخہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ نواب بہاول پور کے مشیر حاجی حیات محمد خانصاحب کی کوشش بارآور ہوئی۔ اور باوا جی نے یہ نسخہ اور اسکے بنانے کی ترکیب انہیں بتا دی۔ حاجی صاحب موصوف سے یہ نسخہ امرت دھارا کے مشہور موجد کوی ونود پنڈت ٹھاکردت شرما کے ہاتھ لگا جنہوں نے اپنے اور نسخوں کے ہمراہ اس نسخہ کو اپنے طبی رسالہ دلیش اپکارک میں شائع کر کے اس سے بہتر نسخہ بتانے والے کو ایکہزار روپیہ دینے کا اعلان کر دیا۔ اس اعلان کو شائع ہوئے سو سال ہو چکے ہیں لیکن آجتک کوئی بھی انعام حاصل کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔ پھر متھرا کے مشہور ویدراج بابو ہری داس جی نے اس نسخہ کو اپنی طبی کتاب چکتسا چندر اودے میں چھپوا دیا۔ ہم نے اس کتاب سے اس نسخہ کو لیکر تیار کیا۔ اور ہزاروں نامردی جریان۔ احتلام کے مایوس مریضوں پر اسکی آزمائش کی۔ ہم اس دوائی کا حیرت انگیز کرشمہ دیکھ کر حیران ہو گئے۔ ان زندہ درگور مریضوں کی کایا پلٹ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ چند روز کے استعمال سے ہی ان کے چہروں پر سرخی دوڑنے لگی۔ اور بھوک بڑھنے لگی۔ چالیس روز کے مکمل استعمال سے یہ لوگ قابل فخر مرد بن گئے۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔ جو صاحب اس موذی مرض کی بدولت موت کو زندگی پر ترجیح دیتے ہوں۔ اسے چالیس روز تک استعمال کر کے قدرت کاملہ کا تماشہ دیکھیں۔ شدھ برادہ فولاد ۲۰ تولہ۔ خالص سنکھیا سفید ایک تولہ کافور ۱½ ماشہ کو ۵ گھنٹہ گھیکوار کے گودہ میں گھونٹ کر مٹی کے کوزہ میں بند کر کے بطریق گل حکمت ۱۰ سیر اپلوں کی آنچ میں پھونکیں پھر ٹھنڈا ہونے پر ایک تولہ ہڑتال ورقی ½ ماشہ کافور کے ساتھ اور تیسری بار ایک تولہ گندھک آملہ سار اور ۱½ ماشہ کافور کے ساتھ اور چوتھی بار ایک تولہ مشدہ سنکلت پارہ اور ۱½ ماشہ کافور کے ساتھ پھونکیں۔ اسی طرح سولہ آنچیں دیکر اسے بھسم شدہ کو مٹی کے کوزہ میں بند کر کے زمین میں گاڑ دیں۔ اور چار ماہ بعد نکال لیں۔ یہ عجیب و غریب مقویات کی سرتاج دوائی تیار ہوگی۔ خوراک نصف رتی صبح اور نصف رتی شام ملائی یا مکھن میں ملا کر کھائیں۔ اوپر سے دودھ پی لیں۔ گرم اور ترش اشیاء سے پرہیز کریں۔

اس دوائی کی تعریف میں متھرا کے بابو ہری داس جی لکھتے ہیں۔ کہ ایک مریض کا اسکے استعمال سے ایک ہفتہ میں چار پونڈ وزن بڑھ گیا۔ اور اسکے چہرہ پر سرخی جھلکنے لگی۔ بھوپال کے ویدراج پال کرشن جی شرما نے اسے ۳۵۰ سے زائد مریضوں پر استعمال کیا۔ اور امید سے بھی بڑھ کر فائدہ دیکھا۔ رتناکر کے ایڈیٹر آیوروید اچاریہ چھوٹے لعل جی جین نے اپنی مشہور آفتاب گرہ پیتھ پرورشک میں لکھا ہے۔ کہ ہم نے آج تک ایسا تیر بہدف اور مقوی نسخہ نہیں دیکھا۔ رسالہ منتر کے ایڈیٹر وید بھوشن سری شیام بہاری لعل جی وید کی رائے ہے۔ کہ اس کے چالیس روز کے استعمال سے ۸۰ سال تک بڑھاپا نزدیک نہیں پھٹکتا۔ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ اسکے سات روز استعمال سے جسم میں تازہ خون دوڑنے لگتا ہے۔ اکیس دن میں چہرہ کندن کی طرح دمکنے لگتا ہے۔ اور چالیس روز کے بعد کیسا ہی نامرد سے نامرد اور مایوس سے مایوس مریض کیوں نہ ہو۔ ایک طاقتور اور صحیح معنوں میں مرد بن جاتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ عورتوں کے تمام امراض ہسٹیریا۔ جریان الرحم۔ ایام حیض وغیرہ کی خرابی کیلئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ بواسیر۔ دمہ۔ ذیابیطس جیسے موذی امراض کے دور کرنے کیلئے اس سے بہتر دوائی موجود نہیں۔ ہم نے واضح طور پر اس دوائی کے تیار کرنے کی ترکیب بتا دی ہے۔ جو صاحب کسی وجہ سے تیار نہ کر سکیں۔ وہ ہم سے دام کے دام پر منگا لیں۔ چالیس روز کی ۸۰ خوراک پانچ روپیہ دس آنہ معہ خرچہ محصولڈاک آپ کو روانہ کر دیجائیگی۔

نیازمند ویدرتن مہتہ لوجی گپتا۔ روپ بلاس رسائن شالہ نمبر ۳ کنچوسی (اٹاوہ۔ یوپی)

مسند امام احمد میں لکھا ہے۔ کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے جو شخص مر گیا۔ اور اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا۔ تو اسکی موت ایسی ہے۔ جیسے اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانہ کے کافروں کی ہوئی تھی۔

احمدی افراد بخاری و مسلم کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ و ابو داؤد و ترمذی و نسائی۔ ابن ماجہ کو حدیث کی کتابیں مانتے ہیں

سوچ لو اے سوچنے والو کہ اب بھی وقت ہے ٭ راہِ حرماں چھوڑ دو رحمت کے ہو امیدوار (مسیح موعودؑ)

حدیث میں حضرت نعیم سے روایت ہے۔ کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مہدی کی ایک آیت یعنی علامت بھی ہے۔ کہ انکے ظہور کے قبل مشرق کی جانب ایک دُم دار ستارہ نکلیگا۔ بمکتوب ۶۷ امام مجدد الف ثانی سنہ ۱۸۹۶ء میں یہ ستارہ نکل چکا۔ پبلشر

کام سُندری بٹی

کام سُندری بٹی۔ یہ ایک فقیر نے جنگل اور پہاڑوں کی بہت جلد فائدہ دکھانے والی جڑی بوٹیوں سے تیار کی ہے دُکھیوں کو سُکھی کرنے کے لئے مجھے بتلائی ہے۔ جو لوگ بچپن میں اپنی ناسمجھی اور بُری صحبت میں پڑ کر اپنی زندگی برباد کر کے دنیاوی سکھوں سے نا امید ہو چکے ہوں۔ اس تکلیف بھری زندگی بسر کرنے والوں کے جسم میں نئی زندگی پیدا کر کے نامردوں کو مرد بناتی ہے۔ پوشیدہ مقام کی کمزور مُردار رگیں طاقت کے جوش میں بھڑک اٹھتی ہیں۔ ہاری ہوئی ہمت اور برسوں کی مرجھائی ہوئی طبیعت کھلا کر انسان کے جسم میں نوجوانی کی طاقت بھر جاتی ہے۔ اسکی گولی کھا کر آپکے ساتھ جب تک نہیں چاہیں گے۔ نہیں ہوگا۔ اور نہ آپ کو کسی قسم کی تھکاوٹ ہی معلوم ہوگی۔ اس دوا نے ہزاروں آدمیوں کو جو دنیاوی سکھوں سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ پھر سے ایک مرتبہ جوانی کے نئے رنگ میں رنگ دیا۔ سینکڑوں بھائیوں کے آئے ہوئے شکریہ و تعریفوں سے بھرے ہوئے خطوط ہی اس دوا کی سچائی کے ثبوت ہیں۔ اس دوا کے استعمال کرنے سے پرانے سے پرانا پرمیہ۔ کمزوری خواب کا ہو جانا۔ سستی منی کا گرنا کمزوری کی وجہ سے مرضی کے موافق نہ ہونا۔ بدن میں ڈھیلا پن۔ ناطاقتی پاخانہ ہوتے وقت کمزور منی کا گرنا۔ نامردی جلد انزال ہو جانا وغیرہ کی وجہ سے جو مایوسانہ زندگی بسر کر رہے ہوں۔ ایسے مریضوں کو **کام سُندری بٹی** ہشٹ پشٹ کر کے سارا جسم انگور کی طرح چھلکنے لگتا ہے۔ اور تمام اعضاء میں بجلی کی طرح طاقت پیدا کر کے جوانی [illegible] بدن کی نس نس میں بھڑکا کر طاقتور خوبصورت [illegible] پیدا کرتی ہے۔ [illegible] توانائی ہر قسم کی بیماری [illegible] ماہواری کم یا زیادہ ہونا وغیرہ دور کر کے حمل قرار پانے کے قابل بنا دیتی ہے۔ قیمت ایک پیکٹ (عہ) دو روپے۔ تین پیکٹ کی قیمت (صہ) پانچ روپیہ۔ چھ پیکٹ کی قیمت (للعہ) نو روپے۔ ڈاک خرچ چھ پیکٹ تک (۲ر) دو آنے۔ نقالوں سے ہوشیار۔ زیادہ بکری دیکھ کر لوگوں نے نقل کی ہے۔

لکشمن دھارا

تمام امراض کی واحد دوا

اسکی دو تین بوند کھانے سے دائمی قبض و بدہضمی۔ پیٹ پھولنا۔ درد کرنا۔ پاخانہ صاف نہ ہونا۔ بائی گولہ۔ شول۔ اینٹھن۔ اپچ۔ پیچش۔ مروڑ۔ مواد اور خون ملا ہوا۔ دست ہونا ہیضہ۔ گرمی کے پتلے دست۔ جی متلانا۔ قے۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ بھاری رہنا۔ کھٹی ڈکار آنا۔ ہوا صاف نہ نکلنا وغیرہ تمام بیماریوں کو فوراً آرام ہوتا ہے۔ لکشمن دھارا اچانک ہونیوالی کل بیماریوں میں جادو کا کام کرتا ہے۔ اسکو ہمیشہ پاس رکھنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۸ر۔ تین شیشی عہ۸ر نصف درجن عہ۸ر۔ ایک درجن للعہ۸ر محصولڈاک علاوہ

روپ بلاس

خوبصورت بنانے والا مصالحہ

اس کے لگانے سے چیچک۔ کالے داغ۔ مہاسے۔ جھائیں۔ پھنسی خشکی۔ چہرے کی جھُریاں وغیرہ جلد دور ہو جاتی ہیں۔ چند ہی دنوں کے استعمال سے چہرہ چاند کی طرح دمکنے لگتا ہے۔ گلابی رنگت ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی بدصورت آدمی استعمال کرے۔ تو بھی رنگ نکھر آتا ہے۔ کالی کلوٹی استری استعمال کرے۔ تو پرستان کی پری معلوم ہوتی ہے۔ اگر آپ اپنے چہرے کو حسین اور خوبصورت نرم اور چمکدار بنانا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے ایجاد کردہ روپ بلاس کو خرید کر اپنے حسن کو دوبالا کیجئے۔ مرد عورت دونوں کو دل پسند اور خوش کرنے والا ہے۔ قیمت فی عہ۱ر ڈاک خرچ معاف

ویدرتن شری ستیہ دیو جی روپ بلاس کمپنی نمبر ۳ گنجوسی بازار اٹاوہ۔ یوپی

احمدی خواجہ معین الدین چشتیؒ۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ خواجہ نقشبندی۔ شیخ احمد سرہندی۔ شہاب الدین سہروردی۔ ابوالحسن شاذلی کو ائمہ تصوف مانتے ہیں۔

تھا برس چالیس کا میں اس مسافر خانہ میں ۔ جبکہ میں نے وحیٔ ربانی سے پایا افتخار (مسیح موعودؑ)

اپنے جیون کی پریم بٹی

ناظرین۔ میں ایک زمیندار کا لاڈلا لڑکا تھا۔ بُری صحبت کے باعث جریان و احتلام کے خطرناک امراض میں مبتلا ہو گیا۔ شرم و حیا ننگ و ناموس کی وجہ سے مدت تک یہ راز چھپائے رکھا۔ مگر جب بیماری نے خطرناک صورت اختیار کی۔ تو ہوش آیا۔ اور اپنا علاج شروع کیا۔ روپیہ کی افراط تھی۔ بڑے بڑے اطبا و حکیم۔ ڈاکٹر۔ وید اور نامی دواخانوں سے بھی دوائیں منگائیں۔ مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر تھک کر زندگی سے بیزار ہو گیا۔ اور خودکشی کا خیال آیا۔ لیکن تقدیر اچھی تھی۔ مالک نے میری مدد کی۔ اور ایسے سامان بخشے۔ جن سے اس موذی مرض سے نجات پائی۔

ہمارے گاؤں سے میل فاصلہ پر ایک اونچا کھیڑا ہے۔ اکثر سادھو مہاتما جب ادھر سے گذرتے ہیں۔ تو آرام کی خاطر چند روز ڈیرا لگا کر جاتے ہیں۔ اتفاقاً اس دفعہ ایک کامل بزرگ فقیر علاقہ کاٹھیاواڑ کے اترے ہوئے تھے۔ شروع میں تو گمنامی جیسی حالت تھی۔ مگر رفتہ رفتہ گاؤں میں ان کا بڑا چرچا ہوا۔ اور نزدیک و دور سے لوگ جوق درجوق ان کی زیارت و قدمبوسی کو آنے جاتے۔ مجھ سے بھی نہ رہا گیا۔ اور میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان کی نورانی صورت دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ مگر جس وقت انہوں نے مجھ پر نظر ڈالی۔ تو مارے شرم و حیا کے زمین میں گڑنے لگا۔ مگر مہاتما بزرگ میرے دلی جذبات بھانپ گئے۔ اور فرمانے لگے۔ بیٹا تم دکھی اور کمزور معلوم ہوتے ہو۔ یہ الفاظ مجھ پر ایک جادو کا اثر کر گئے۔ اور مجھ سے نہ رہا گیا۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ مگر بزرگ فقیر نے مجھے محبت کے رنگ میں تسلی دی۔ اور فرمایا۔ جو ہم سے ہو سکتا ہے۔ ہم اس کے کرنے میں دریغ نہ کریں گے۔ چنانچہ میں نے اپنی بیماری کا سارا حال کہہ سنایا۔ اس پر انہوں نے ایک نسخہ تجویز فرما کر مجھے عطا فرمایا۔ جسے میں نے بنا کر استعمال کیا۔ اور اب بالکل تندرست و توانا ہوں۔ اور وہ نسخہ یہ ہے:۔ اصلی ترپھلہ کا چورن ۵ تولہ۔ اصلی سورج تاپی سلاجیت ۲ تولہ۔ اصلی سنگ بھسم ۶ ماشہ۔ اصلی سورج چھاپ کیسر ۶ ماشہ۔ اصلی عقرقرحا ۶ ماشہ۔ اصلی نیپالی کستوری ۹ رتی۔ ان سب ادویہ کو کوٹ چھان کر کھرل میں ڈالیں۔ اوپر سے شیتل چینی کا تیل ۲۰ بوند بیروزہ تیل ۲۰ بوند۔ صندل تیل ۲۰ بوند بھی ڈال لیں۔ اور تازہ برہمی بوٹی کے عرق میں ۱۲ گھنٹے تک گھونٹ لی جائے۔ پھر جھربیری کے بیر کے برابر گولیاں بنا کر سایہ میں سکھالی جائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام ہمراہ پاؤ بھر دودھ چینی ملا کر کھائیں۔ میں نے صرف بیس دن گولیاں کھائیں۔ کہ مرض جاتا رہا۔ اور پھر کبھی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ قادر مطلق کی مہربانی سے میرے تین بچے ہیں۔ جو بالکل تندرست و توانا ہیں۔ مدت سے یہ نسخہ بنا بنا کر دور و نزدیک کے مریضوں کو دیتا رہتا ہوں۔ بیشمار مایوسوں کی امیدیں بر آئیں۔ اور صحت یاب ہوئے۔ اسی دوران میں اس کامل بزرگ کا فرمانا مجھے یاد آیا۔ کہ انہوں نے میرے ذمہ یہ بات لگائی تھی۔ کہ جب تو تندرست ہو جائے۔ تو رفاہِ عام کی خاطر یہ نسخہ اخبارات میں مشتہر کرا دینا۔ کہ دوسرے فائدہ اٹھا سکیں۔ اسلیئے میں نے نسخہ درج کر دیا ہے۔ کہ لوگ بنا کر فائدہ اٹھاویں۔ یہ دوا منی کے پتلے پن۔ جریان پیشاب کے ساتھ چونے کی طرح دھات آنے۔ پاخانہ کے وقت دھات آنے اور سوزاک و کمزوری۔ ذیابیطس۔ جوانی بڑھاپے جیسی حالت ہو جانا۔ اصلی طاقت کا کم ہونا۔ نامردی۔ فہم و ادراک کی کمی۔ غرض رگ رگ میں جوانی بخشتی ہے۔ کسی بھائی کو نسخہ بنانے میں دقت ہو۔ تو ہم سے بنی بنائی دوائی منگوا سکتے ہیں۔ ۴۰ گولی عہ خرچ بذمہ خریدار۔ اور ۸۰ گولی چار روپے خرچ ہمارے ذمہ

ملنے کا پتہ

بابو شیام لال رئیس پریم بٹی آفس نمبر ۳۰ کنجوسی بازار اٹاوہ یو پی

احمدی لوگ عیسیٰ علیہ السلام ناصری کو دوسرے نبیوں کی طرح وفات یافتہ رسول مانتے ہیں اور انکی قبر سری نگر کشمیر میں یقین کرتے ہیں۔

تفسیر جلالین صـ۱۰۹ میں لکھا ہے۔ کہ امام ابن حزم رحؒ نے فرمایا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔

ایک بدکردار کی تائید میں اتنے نشاں کیوں دکھاتا ہے وہ کیا ہے بدکنوں کا رشتہ دار (مسیح موعود)

احمدیہ میڈیکل ہال

پروپرائیٹر جناب ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب مہاجر قادیان

قادیان میں سب سے پہلا دواخانہ

جبکہ دارالامان میں کوئی ایسا دواخانہ انگریزی موجود نہ تھا۔ تو بھائی جی موصوف نے محض بنی نوع کی ہمدردی کی خاطر سنہ ۱۹۲۱ء میں یہ کام شروع کیا اور سنہ ۱۹۲۲ء میں باقاعدہ اپنی بلڈنگ تیار کر کے بڑے بازار جدید میں لے آئے۔ ہر مریض اور مریضہ کی تشخیص مرہم پٹی اپریشن وغیرہ نہایت غور و فکر سے اچھی طرح کرتے ہیں۔ ہزارہا بندگان خدا کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالے نے آپ کے ہاتھ میں شفا بھی رکھی ہے۔ نہایت اخلاص و محبت اور دعاؤں کے ساتھ ہر قوم کے مریض کا علاج کرتے ہیں۔ آپ کے ہاں ہر قسم کی ادویات تازہ اور ارزاں ملتی ہیں۔

(پبلشر)

جنرل سروس کمپنی قادیان

عمارت کی تعمیر و مرمت۔ جائیداد کی خرید و فروخت۔ جائیداد کی خرید و فروخت کی ایجنسی قادیان میں جائیداد کا انتظام اور اس کے آمد کی وصولی۔ بجلی کی ہر قسم کی فٹنگ اور بجلی کے ہر قسم کے سامان کی خرید و فروخت کا کام کرتی ہے۔ تعمیر عمارت کا کام اورسیر کی زیر نگرانی ہوتا ہے۔ احباب کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ تعالے کام ہر طرح سے تسلی بخش ہوگا۔

(منیجر)

حکام کو تبلیغ کرنے کی ایک تجویز

اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے افسروں یا بعض آپ کے واقف انگریزوں کو تبلیغ کی جائے۔ اور آپ کا نام بھی ظاہر نہ ہو۔ تو آپ ان کے نام عہدہ اور پتہ اور ان کے مختصر حالات اگر آپ کو معلوم ہوں۔ تو مجھے روانہ فرماویں۔ میں انشاء اللہ بعد دعا انہیں تحریری رنگ میں تبلیغ کرونگا۔ ہدایت اللہ تعالے کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اخراجات خط و کتابت یا اگر لٹریچر بھیجا جائے۔ تو آپ اسکے متحمل ہونگے والسلام۔ **مفتی محمد صادق قادیان**

فینسی بوسکی پہنو

نرخ میں سستی۔ چلنے پر مضبوط۔ دیکھنے میں ولایتی سے بھی بڑھیا۔ اور خوش رنگ ایسی کہ ہر عورت۔ مرد بچوں کو پیاری معلوم ہوتی ہے۔ رنگ پختہ۔ عرض ۱½ گرہ۔ ۹ گز کے بنڈل میں تین قمیضیں یا تین جمپر بخوبی تیار ہو سکتے ہیں۔ قیمت صرف عہ/ ۔ ۱۸ گز للعہ/ ۔ ۲۷ گز ھعہ/ ۔ دیگر قسم بوسکی جیسی قمیض۔ پائجامہ۔ برقعے بنتے ہیں۔ اور جسکا عرض سوا گز ہے۔ قیمت ۵ گز عہ/ ۔ ۱۰ گز للعہ/ ۔ ۱۵ گز ہے/ ۔ آرڈر دیتے وقت رنگ ضرور لکھیں۔ اور یہ بھی کہ زنانہ درکار ہے یا مردانہ۔

عبد الباقی۔ امیر علی کلاتھ مرچنٹس ویکفیلڈ گنج کوچہ علا لدھیانہ (پنجاب)

سورۂ جمعہ میں آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ کا مصداق جماعت احمدیہ حضرت اقدس میرزا صاحب علیہ السلام کو یقین کرتی ہے

حافظ ابن قیم کتاب زاد المعاد ص۱۹ میں لکھتے ہیں مسیح کی نسبت جو یہ مشہور ہے۔ کہ وہ آسمان پر زندہ چڑھ گئے۔ اور اس وقت ان کی ۳۳ برس کی عمر تھی۔ سو اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے۔

ہر قدم میں میرے مولا نے دیئے مجھکو نشاں ٭ ہر عدو پر حجّتِ حق کی پڑی ہے ذوالفقار (مسیح موعودؑ)

احمدیہ چوک قادیان

خاکسار احمد دین ڈنگوی دیرینہ خادم المسیح و مہدی نے عرصہ دراز سے بحکم حضرت امام الوقت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز احمدیہ چوک قادیان میں اپنے معزز دوستوں مہمانوں کے لئے دکان کھولی ہوئی ہے۔ جس میں بفضلہ تعالیٰ ہر چیز صاف و ستھری ہوتی ہے۔ موسم گرما میں برف۔ سوڈا لیمنیڈ۔ فالودہ شربت وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام رہتا ہے۔ اور موسم سرما میں دودھ۔ دہی۔ چائے۔ بسکٹ۔ کیک۔ [illegible] وغیرہ اشیاء مہیا رہتی ہیں۔ ہر دو [illegible] نشاد [illegible] نہایت تیز [illegible]

خاکسار

[illegible] احمد دین [illegible] قادیان

راجپوت سائیکل ورکس

دنیا میں اب سائیکل کے بغیر پوری تکمیل تک کام نہیں چل سکتے۔ کیا بلحاظ اہل دفاتر اور کاروباری لوگوں کے اور سکول کالجوں کے طلباء اور ہر قسم کے کام کرنے والوں کو اسکی ضرورت کے بغیر گذارہ نہیں۔ الغرض اس کے باعث ہر کام آسانی تک پہنچ جاسکتے ہیں چنانچہ خداتعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کے لئے یہ ایک رحمت ہے۔ اسی واسطے ہم نے مدت سے اس کام کو جاری کر رکھا ہے اور ہمیشہ پائیدار مضبوط سائیکلیں بہم پہنچاتے ہیں۔ بچہ گاڑیاں ٹرائیسکل وغیرہ بھی ہماری فرم سے ملتی ہیں۔ اور سائیکل کا کام [illegible] اور [illegible] فروخت ہوتا ہے۔ آرڈروں کی تعمیل [illegible]

[illegible] عالم اینڈ سنز [illegible] نیلا گنبد انارکلی لاہور

قابل فروخت بلڈنگ

محلہ دارالفضل قادیان۔ مسجد کے قریب اللہ بخش سٹیم پریس والی بلڈنگ مالکان پریس کی اپنی ملکیت ہے۔ وہ اسکو بعض ضروریات مطبع کی غرض سے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ ایک کنال زمین میں یہ مضبوط عمارت دومنزلہ پختہ بنی ہوئی ہے۔ رہائشی مکان اوپر نیچے علیحدہ بنا ہوا ہے۔ اور جس جگہ پریس وغیرہ ہے۔ وہ حصہ علیحدہ ہے۔ رہائشی حصہ مکان کے اوپر نیچے پانچ کمرے ہیں۔ کشادہ صحن کے علاوہ غسل خانہ۔ باورچی خانہ۔ سٹور کے دو کمرے اور دو طرفہ دروازے شاندار ڈھوڑیوں کے ساتھ ہیں۔ جہاں پر مشین لگی ہوئی ہے۔ وہ کمرہ ۲۵ فٹ چوڑا ہے۔ ۶۰ فٹ لمبا بنا ہوا ہے اس نئی بلڈنگ پر اگرچہ مالکان مکان کا سات ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔ مگر وہ ضرورت کی خاطر آخری قیمت پانچہزار روپیہ پر بیع کر دینگے۔ ضرورتمند کیلئے نادر موقعہ ہے۔ فائدہ والا سودا ہے۔ اور آئندہ پریس اسی جگہ پر برضامندی مشتری مقررہ کرایہ پر رکھنے کا ارادہ ہے۔ خط وکتابت۔

مینیجر اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

احمدی جماعت حضرت امام ابوحنیفہ رح۔ حضرت امام مالک رح۔ حضرت امام شافعی رح۔ حضرت امام احمد حنبل رح کو ائمہ فقہ جانتی ہے

علامہ نبیذی رحمہ کتاب غایت المقصود ص۱۲ پر فرماتے ہیں۔ کہ عیسےٰ کی روح مہدی علیہ السلام میں بروز کریگی۔ اور نزول عیسےٰ سے مراد بروزی طور پر تشریف لانا ہے۔

جس کے دعوے کی سراسر افترا پر ہو بنا ؎ اسکی یہ تائید ہو پھر جھوٹ سچ میں کیا نکھار (دیسے ہوہیں)

احمدیہ سیالکوٹ ٹرنک ہاؤس قادیان

ہمارے ہاں ہر قسم کے ٹرنک ۔ سوٹ کیس ۔ حمام ۔ بالٹیاں ۔ یونیفارم وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں نرخ پر تیار ہوتے ہیں ۔ مالکان دوکان سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں ۔ اور مال کسی صورت میں سیالکوٹ سے گراں نہیں ہوتا ۔ اور مضبوطی خوبصورتی اور پائیداری سیالکوٹ کے مال سے کسی طرح کم نہیں دوست اپنے احمدی بھائی کی حوصلہ افزائی کریں ۔ اور جلسہ پر قادیان سے مال خرید کر لے جائیں ۔ خاکسار **رشید احمد احمدی ۔ مالک سیالکوٹ ٹرنک ہاؤس قادیان**

دی جنرل آرڈر سپلائر پراپرٹی آکشنر اینڈ کمیشن ایجنٹس قادیان

دار الصناعت قادیان جو تحریک جدید کے ماتحت بحمد للہ نہایت حسن خوبی سے اپنے فرائض ادا کر رہا ہے ۔ اسکی تمام مصنوعات مثلاً سامانِ آہنی چھریاں ۔ چاقو وغیرہ اور سامانِ چرمی بوٹ ۔ شوز ۔ سلیپر وغیرہ ۔ اور سامانِ فرنیچر ۔ میز ۔ کرسی ۔ ہاکی ۔ اسٹک وغیرہ وغیرہ اشیاء کا بحکم و ارشاد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس فرم کو سول ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے ۔ اور ہر چیز صاف ستھری اور پائیدار نہایت ارزاں ایک قیمت پر ملتی ہے ۔ نیز ہمارے ہاں دیگر اشیاء از قسم ظروف مراد آبادی ۔ اور تانبے پیتل کا ہر قسم کا سامان برتن وغیرہ بھی سستے داموں فروخت ہوتے ہیں ۔ نیز دیگر اشیاء جس قسم کی بھی کسی دوست کو مطلوب ہوں ۔ خواہ کسی شہر کی مصنوعات سے ہوں ۔ ہماری معرفت مہیا کر کے بھیجی جاتی ہیں

حامد حسین خاں میرٹھی

پروپرائٹر ۔ دی جنرل آرڈر سپلائر پراپرٹی آکشنر اینڈ کمیشن ایجنٹس قادیان

سرمہ سلطانی

آنکھ کے ککرے ۔ پڑبال ۔ دھند ۔ جالا سرخی اور ہر دکھتی ہوئی آنکھ کے لئے یہ سرمہ سلطانی نہایت مفید ہے ۔ ۱۲ سال سے برابر اسکا تجربہ کیا جا رہا ہے ۔ بحمد للہ سب ہی کے واسطے فائدہ بخش ثابت ہوا ۔ ۳ ماشہ شیشی ۸ ر ۔ **حب پیچش** ۔ خواہ کس قدر بھی دیرینہ پیچش ہو ۔ خون آؤں آتی ہو ۔ صرف چند گولیوں سے فائدہ ہو جاتا ہے ۔ ۲۰ گولی شیشی ۸ ر

منیجر سرمہ سلطانی کوچہ احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ لاہور

خواجہ محمد پارسا کتاب فصل الخطاب صـــ۴۷۲ میں لکھتے ہیں ۔ کہ اگر عیسےٰ اور موسیٰ ع رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں زندہ ہوتے ۔ تو انہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کا پابند ہونا پڑتا ۔

احمدیوں کا حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر پختہ ایمان ہے ۔ اور ہر ایک دعوےٰ کو منجانب الہٰی مانتے ہیں

استقدر یہ زندگی کیا افترا ایں کٹ گئی ❊ پھر عجب تر یہ کہ نصرت کے ہوئے جاری بحار (مسیح موعودؑ)

احمدیہ یونان فارمیسی چھاؤنی جالندھر کی مجرب و رجسٹرڈ ادویات

امرت بوٹی رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا

صحت اور تندرستی کا چشمہ

عام جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہے۔ دھات جریان کثرت احتلام سرعت جیسی نامراد بیماریوں کو جڑ سے اکھاڑ ڈالتی ہے۔ کمزوری مثانہ۔ کثرت پیشاب۔ ذیابیطس بادی بواسیر کو دور کرتی ہے۔ دائمی قبض۔ نزلہ زکام کے لئے فائدہ رساں اور زود اثر و اکسیر ہے۔ کافی مقدار میں تازہ خون پیدا کرکے انسان کے چہرہ اور جسم کو کندن کی طرح چمکا دیتی ہے۔ جو لوگ اپنی بداعتدالی یا کثرت مجامعت سے کمزور ہو چکے ہوں۔ ان کو متواتر ایک ماہ امرت بوٹی استعمال کرنی چاہیئے۔ دھاتو پشٹ ہے۔ نامرد کو کامل مرد بنا دیتی ہے الا ماشاء اللہ۔ دن بدن اپنی خوبی کے سبب ہندوستان اور بیرون ہند میں اپنا خاص اثر پیدا کر رہی ہے۔ پچاس گولی عہ ۱۰۰ گولی معہ برقی مالش ۱۲؍۔

امرت بوٹی رجسٹرڈ کے صرف چند تعریفی خطوط ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) جناب بابو نور محمدؐ خانصاحب کلرک پوسٹ آفس انبالہ تحریر فرماتے ہیں:- آپکی دوائی امرت بوٹی نے میرے جسم میں جان ڈالدی ہے نہایت مفید اور ایک اعلیٰ اکسیر ہے

(۲) عالیجناب سید محمد مسعود صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ تحریر فرماتے ہیں:- میں نے اپنے دوست کیلئے امرت بوٹی آپ سے منگوائی اس سے بہت فائدہ ہوا مہربانی سے ۱۰۰ گولی اور روانہ کر دیجئے۔

(۳) عالیجناب شیخ ارشاد احمد صاحب ضلعدار بھڑائچ یوپی تحریر فرماتے ہیں:- منیجر صاحب احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ۔ السلام علیکم۔ امرت بوٹی ایک بیمار کیلئے منگوائی تھی۔ اس سے اسکی صحت پر بہت مفید اثر ہوا ہے۔ مہربانی سے ایک بکس اور بھیج دیں۔

(۴) جناب بابو آسا رام جی تار بابو ضلع منٹگمری آپکی دوائی امرت بوٹی سے مجھے فائدہ ہوا ہے مہربانی کرکے ۱۰۰ گولی اور بھیجدیں

پائیرس ٹوتھ پاوڈر اینڈ پائیرس لوشن فار گمز

(رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا)

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیریا ماسخورہ دانتوں کے ہلنے۔ گرم سرد پانی کے لگنے۔ کیڑا مسوڑھوں کا خون پیپ اور ورم سوزش وغیرہ جیسی بیماریوں میں ہماری ادویات نے خاص شہرت پیدا کر دی ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہمارے مقابلہ میں دانتوں کی بیماریوں کو دور کرنے کیلئے کسی قسم کی دوائی خواہ انگریزی ہو۔ یا یونانی فائدہ نہیں دے سکتی۔ کیونکہ ہم پائیریا کی بیماری میں معدہ کا علاج بھی ساتھ ساتھ کرتے ہیں۔ آج ہزارہا دوست موجود ہیں۔ جو ہماری ادویات کی تعریف کرتے ہیں۔ پائیریا کا مکمل بکس عہ؍ پائیریا کا چھوٹا بکس مکمل ۱۲؍ بکس کلاں دو ماہ کیلئے بکس خورد ایکماہ کیلئے کافی ہوگا ٭ عالیجناب چودھری بشیر احمد خانصاحب سب جج دہلی۔ آپکی پائیرس ٹوتھ پاوڈر اور پائیرس لوشن میں نے اپنے گھر کے لئے منگوایا۔ بہت مفید ثابت ہوا۔ میں اسکی لوگوں میں تعریف کرتا ہوں ٭ عالیجناب لفٹیننٹ چودھری محمد عبداللہ خانصاحب ایگزیکٹو افسر مالٹا نگر بنگال نے آپکا پائیریا سٹ خود استعمال کیا اور بہت سے دوستوں کو استعمال کرایا گیا۔ بہت فائدہ مند ثابت ہوا ٭ عالیجناب ڈاکٹر صوفی صاحب جگادھری:- چودھری بشیر احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے پائیریا لوشن اور پائیرس ٹوتھ پاوڈر کی خاص طور پر تعریف کی ہے۔ کہ دانتوں کی بیماری کیلئے بہترین اکسیر دوا ہے

دوائی ملنے کا پتہ } منیجر احمدیہ یونان فارمیسی (رجسٹرڈ) جالندھر کنٹونمنٹ (پنجاب)

جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سچے دل سے بموجب قرآن و حدیث نبی اللہ۔ امام مہدی۔ مسیح موعود مانتی ہے

محی الدین ابن عربی رحؒ اپنی فتوحات مکیہ جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ میں فرماتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم کا نزول آخری زمانہ میں کسی دوسرے بدن کے ساتھ تعلق رکھتا ہے

کیسے پتھر پڑ گئے ہے ہے تمہاری عقل پر ۔ دیں ہے منہ میں گرگ کے تم گرگ کے خود پاسدار (مسیح موعودؑ)

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

اس کمپنی میں اعلیٰ قسم کے عطر تیل سینٹ۔ ویزلین وغیرہ نہایت خوشنما و خوشبودار طیار ہوتے ہیں۔ اور انکو خالص اجزاء سے طیار کیا جاتا ہے کسی قسم کی ضرر رساں چیز کی آمیزش نہیں ہوتی۔ اور کمپنی ہذا میں جرمن۔ فرانس کے مشہور کارخانوں کے طیار کردہ ہر قسم کے ایسنس بڑی مقدار میں موجود رہتے ہیں۔ جن کو تھوک و پرچون دونوں طرح فروخت کیا جاتا ہے۔ اور ہر چیز مقابلۃً عمدہ اور ارزاں ملتی ہے۔ ہر عطر تیل کے تاجروں کو ہماری کارخانہ کیساتھ کاروبار رکھنے سے بہت فائدہ ہوگا۔ بطور تجربہ مال منگا کر دیکھیں۔ اور ہماری کمپنی مختلف شہروں میں اپنی ایجنسیاں بھی قائم کرتی ہے۔ شرائط وغیرہ خط و کتابت کے ذریعہ۔ کارخانہ کی چند مشہور و معروف رجسٹرڈ اشیاء درج ذیل ہیں:۔

سرمہ نورانی۔ جملہ امراض چشم کیلئے لاثانی ایجاد ہے اسکے مقابلہ میں کوئی دیسی یا انگریزی دوائی ککروں کیواسطے آجتک مجرب ثابت نہیں ہوئی۔ یہ سرمہ پرانے سے پرانے ککروں کیلئے بھی جو اپریشن سے بھی نہیں جاتے۔ اسکے چند روز کے استعمال سے دور ہو جاتے ہیں قیمت فی تولہ عہ

کنارسی روغن۔ مردوں عورتوں کے مخصوص امراض کا واحد علاج ہے اسکے استعمال سے یہ فائدہ عام ہے کہ جسمانی قوت کو بڑھاتا ہے قیمت فی شیشی عہ

دلکشا ہیر آئیل۔ بالوں اور دماغ کیواسطے ایک بےنظیر ٹانک ہے۔ بالوں کو لمبے۔ ملائم اور مضبوط کرتا ہے اور انکو سفید ہونے سے بچاتا ہے ۲ اونس شیشی عہ

دلکشا منجن۔ دانتوں کے ہر قسم کے مرض کیواسطے عجیب و غریب منجن ہے۔ اور پائیوریا جیسے موذی مرض کو جڑھ سے دور کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۰/ ؛ محصول ڈاک بذمہ خریدار کارخانہ کی لسٹ طلب کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے

منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان (پنجاب)

مختصر فہرست کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ

دکان محمد یامین تاجر کتب قادیان

سیر قرآن	۱۰/	تحفۃ الملوک	۱۲/	قواعد شادی	۰/	اسلامی فلاسفی	۲/
تعلیم خاتون	۲/	اخلاق خاتون	۲/	پنج ارکان اسلام	۱/	اربعین مترجم	۱/
نماز مترجم	۱/	ادعیۃ الرسول	۱/	ادعیۃ الفرقان	۱/	طریق دعا	۱/
ہمارا رسول	۱/	آئینہ زندگی	۱/	تاریخ احمدیہ	۲/	بحث کفر و اسلام	۱/
توحید باری تعالیٰ	۶/	آئینہ احمدیت	۸/	ترجمۃ القرآن فی پارہ	۴/	مکتوبات امام ربانی	۸/
دینیات کا پہلا رسالہ	۱/	طلوع احمدیت	۱/	کفارہ خاموشی	۱/	احمدی زرگر	۱/
مکتوبات احمدیہ حصہ اول	۳	مباحثہ سرگودھا	۴/	بلائے دمشق	۱/	عملی شریعت	۱/
حدوث روح و مادہ	۱۲/	گلدستۂ احمدیہ ہر دو حصہ	۲/	نیوگ شاستر	۲/	کشف الاختلاف	۲/

ملنے کا پتہ:۔ محمد یامین احمدی سہارنپوری تاجر کتب قادیان،

فتوحات مکیہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۵۵ باب ۷۳ میں لکھا ہے۔ کہ نبوت مخلوق میں قیامت تک جاری رہیگی۔ اگرچہ تشریعی نبوت منقطع ہو چکی۔ پس تشریعی نبوت جزو ہے نبوت کے اجزاء کا۔

احمدی جماعت حضرت مسیح موعودؑ میرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتب اور آپکی تعلیم و شرائط بیعت پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے

ہر طرف سے پڑ رہے ہیں دین احمدؐ پر تبر ٭ کیا نہیں تم دیکھتے قوموں کو اور ان کے وہ وار (مسیح موعودؑ)

فیض عام شربت فولاد

یہ خاص خوشگوار اور شہرۂ آفاق شربت امراض خصوصی مستورات کے حق میں واقعی آب حیات ہے۔ ایام ماہواری کی افراط و تفریط۔ درد بے چینی وغیرہ دیگر نقائص سیلان و سوزش رحم۔ اختناق الرحم ہسٹیریا کے دورے اور عوارض۔ چھائیاں زردی آماس یا لاغری جسم وغیرہ تمام نسوانی امراض کو دور کر کے جسم کو سڈول اور طبیعت خوش باش کر دیتا ہے نیز ایزادی خون صالح کیساتھ وزن کو بڑھاتا بالوں کو مضبوط اور دراز کرنا بھی اس کے معمولی اوصاف ہیں ہر عمر اور موسم میں مفید ہے اور اس کے استعمال میں کسی پرہیز کی بھی چنداں ضرورت نہیں ہوتی،

قیمت فی شیشی ۳۲ خوراک عہ ر

نور نظر

یا

فرزند نرینہ

فرزند نرینہ کے لئے ہم نے ایک کیمیائی نسخہ ذیل کیلئے جو حضرت حاجی حکیم الامت طبیب شاہی مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خاص عزیز و محترم دوست عالیجناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کو تحریر کیا تھا جبکہ جب بھی استعمال کیا گیا بے خطا ثابت ہوا ہے! اور معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حکیم صاحب کو اس نسخہ پر یقین تھا۔ کہ حضور نے اس نسخہ کے استعمال کیلئے بہت زور دیا ہے چنانچہ حضور کی دستخطی تحریر کا ضروری حصہ بغرض افادہ عام شائع کیا جاتا ہے

نیز بہر درد و اختلاج سے دوائش بنا کر۔ آپکے لئے

اور حضرت ہمشیرہ صاحبہ کے لئے روانہ کر دکھی استعمال میں

نہ آئیں۔ کاش آپ آب استعمال کر دیں۔

دیکھ کر ہمیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرماوے آمین

اس جگہ نسخہ لکھا ہوا ہے!

ہمیشہ مکرر حاملہ میں دی اور ایک [illegible]

تا ایام ولادت کھلایا کریں۔ فرزند نرینہ ہوگا۔

خاکسار نورالدین

۲ مئی ۰۹ء

میں تصدیق کرتا ہوں کہ نسخہ نور نظر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خود میرے گھر میں دیا تھا میرا تجربہ شدہ اور بعض دیگر لوگوں کو بھی دیا مجرب ثابت ہوا۔ **خان محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ**

یہ اعجازی نسخہ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون و مقوی دل و دماغ اور مرض اٹھرا (حمل گر جانا یا بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا) کیلئے بھی اکسیر ثابت ہو چکا ہے! اسلئے ہم نے ان بہنوں کیلئے جو اولاد نرینہ کو ترستے یا مرض اٹھرا وغیرہ میں مبتلا ہیں اس نسخہ کے بیش قیمت خالص اجزاء کو بڑی کوشش سے مہیا کیا ہے اسکی قیمت صرف دس روپیہ رکھی جاتی ہے تاکہ خاص و عام فائدہ حاصل کر سکیں فی نسخہ

(محصول ڈاک علاوہ ہوگا)

فیض عام منجن آبدار

اس سے کم خرچ اور بالانشین مفید لذیذ اور نفیس ٹوتھ پوڈر کوئی اور نہیں ہوگا۔ یہ دانتوں کی میل کیڑے درد ہلنا مسوڑھوں اور زبان میں زخم چھالے سوزش گلے پڑنا۔ آواز بیٹھنا وغیرہ امراض ذیل کیواسطے اکسیر اعظم ہے۔ خلال کو لگا کر خلال کرنے اور سوتے ہوئے ہوا میں بطور مسی لگانے سے بھی منہ میں بدبو پیدا نہیں ہوتی اور نیند مزیدار ہو جاتی ہے یہ سفوف دیگر بے شمار امراض میں بھی بیحد مفید ہے۔ امراض اندرونی بدہضمی۔ درد ہر قسم بخار کھانسی وغیرہ میں ایک چٹکی بھر پانی سے نگل لینا اور امراض بیرونی زخم کے شور ہر قسم کے بلکہ بچھو زنبور زہریلے کیڑوں کے ڈسنے پر بھی پانی تیل یا مکھن میں ملا کر یا یونہی لگا دینا از بس فائدہ مند ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ر

قیمت ۲ تولہ کی خوشنما پنجدار شیشی ۲ر

ملنے کا پتہ

فیض عام میڈیکل ہال قادیان دارالامان (پنجاب)

احمدی لوگ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اسلام کا اول رکن مانتے ہیں اور اسکو سچے دل سے پڑھتے اور اسپر عمل کرتے ہیں

مولٰنا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ دارالعلوم دیوبند اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۲۵ پر فرماتے ہیں۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدیؐ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

کھا رہا ہے دیں طمانچے ہاتھ سے قوموں کے آج ✻ اک تزلزل میں پڑا اسلام کا عالی منار (مسیح موعودؑ)

مستورات کا علاج

تیس سال سے زائد عرصہ سے میں بے اولاد عورتوں کا علاج کر رہی ہوں۔ بہت سی ایسی عورتیں جنکو کئی ایک قابل لیڈی ڈاکٹروں کا علاج کرانے سے بھی اولاد کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا تھا۔ آخر میرے علاج اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے انکی گودیں بھر گئیں۔ اور وہ کئی کئی بچوں کی ماں کہلانے لگیں۔ میں عمر رسیدہ ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ ہوں۔ بحمد للہ مجھے بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ ہے۔ موقع کو غنیمت سمجھیں۔ اور میرے علاج سے مستفیض ہوں۔ (نوٹ) آرڈر دیتے وقت مفصل حالات تحریر فرماویں۔ اس مکمل دوا کی قیمت للعہ معہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ:۔ رسول بی بی قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش
عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے
اور جوانی کی جان ہے۔ آج
زندگی نمائشی عورتوں
کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل
نہایت تندرست اور
اللہ تعالیٰ کی فضل سے
بچہ پیدا ہے قیمت سنکر نہ
اور نہایت ہی عجیب اثر
عنبر موتی کستوری جدوار
زعفران ابریشم مقرض
سیب وغیرہ میوہ جات کا

دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور
اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح
ہی استعمال کر کے فوائد
اور مردوں کے پوشیدہ امراض
میں استعمال کرنیسے بچہ
ذہین پیدا ہوتا ہے اور
لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے انکی
گھبرائیے نہایت ہی قیمتی
تریاقی مفرح
اصلی یاقوت مرجان کہربا
کی کیمیاوی ترکیب انگور
رس مفرح ادویات کی روح

دنیا بھر میں پٹیل کی بہترین

مشین سیویاں کل پلیٹڈ (نو ایجاد)

ملکی صنعت کا بہترین نمونہ مزید مشینوں کے نقائص سے مبرا اور پلیٹڈ نو عمر بچی بھی بآسانی میں نکال سکتی نہایت عمل چلانے میں بہت ہلکی سینڈ ڈکیلئے کا کارآمد پرزہ بھی لگایا گیا ہے منٹوں میں سیویں تو بالی سیویں تازہ بتازہ تیار کر کے تناول فرمائیے خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس ہر مشین کے ہمراہ دو چھلنی مفت۔ قیمت سات روپیہ (۷) علاوہ ازیں مشہور آفاق آہنی ریبٹ ڈل پلز آہنی خراس (ہل چکی) انگریزی ٹیکر کے بیلنمات چاف کٹر بادام روغن قیمے اور دیا دولائی مشینیں سر رسی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔ جو محصولڈاک بذمہ خریدار)۔ اصلی اور اعلیٰ مال انکو اپنا قدیمی نشہ۔

ایم اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

کا کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اسکے ہندوستان کے رؤسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں اسکے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک:

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

جماعت احمدیہ نماز کو اسلام کا دوسرا رکن مانتی ہے۔ اور اسکا پڑھنا تمام امیر غریب احمدی مرد عورتوں اور بالغ بچوں پر فرض جانتی ہے

مولانا عبد الحی صاحب فرنگی محل لکھنؤ نے اپنے رسالہ دافع الوسواس فی اثر ابن عباس صـ۱۶ پر لکھا ہے۔ کہ مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں ہے۔ بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔

کشتیٔ اسلام بے لطفِ خدا اب غرق ہے ✲ اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار (مسیح موعودؑ)

اکسیر گھر امرتسر کے تحفے

اکسیر طحال۔ طحال یعنی تاپ تلی کی بے نظیر دوائی قیمت عہ اور گولیاں قیمت عہ ہر دو علیحدہ علیحدہ کام کرتی ہیں ؛

مدن جیت گولیاں۔ اگر آپ سردیوں کا لطف اُٹھانا چاہتے ہیں تو آج ہی مدن جیت منگوا کر استعمال کریں ؛ قیمت عہ منیجر اکسیر گھر چوک بابا اٹل۔ امرتسر

اسپندک

(کشتہ جات اور زہریلے اجزاء سے مبرا ہے عرق النساء کی مجرب دوا ہے)

رینگن (عرق النساء) اور جوڑوں کے درد کیلئے۔ کمر۔ کولھوں اور گھٹنوں کے درد کیلئے۔ ریحی اور اعصابی درد۔ جو مسلسل یا دورہ سے ہوتا ہو یہ اسپندک گولیاں نہایت مفید ہیں اسکے استعمال سے بحمد اللہ درد کی تکلیف سے نجات ہو جاتی ہے۔ ۹۰ گولیوں کی شیشی عہ محصولڈاک معاف ؛ **دواخانہ مفرح حیات نمبر ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور**

آپ بیکار نہیں رہ سکتے

کیونکہ

ڈاکٹر ایل ایس گیانی ہومیوپیتھک کورس جو پہلے چھ روپیہ کو بکتا تھا ہم نے کل سٹاک خرید کر اس کی قیمت تین روپیہ کر دی ہے جسکو پڑھکر آپ ہومیوپیتھک ڈاکٹر بن سکتے ہیں، اور باعزت روزی کما سکتے ہیں،

ملنے کا پتہ

ہرنام سنگھ حکیم چوک بابا اٹل امرتسر

طاقت کی دوا مفت

اگر آپ کو واقعی ضعف باہ یعنے سُستی کمزوری ہے۔ اور آپ کسی ایسی اکسیر دوا کی تلاش میں ہیں جو ایکدم میں آپ کی کایا پلٹ کر آپکو از سر نو جوان بنا دے۔ تو آپ پھر یوتھ رسائن کھانے کے لئے اور یوتھ کریم لگانے کے لئے محض محصولڈاک ایک آنہ ٹکٹ بھیجکر ہمارے دواخانہ سے مفت منگالیں

دواخانہ مفرح حیات نمبر ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب تفہیمات الٰہیہ کی تفہیم ۵۳ میں فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلعم پر نبوت ختم ہو گئی کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپؐ کے بعد کوئی شریعت والا نبی نہیں آئے گا۔

احمدی اشخاص ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں، لیکن مریض مسافر ان دنوں رخصت سمجھتے ہیں۔ کہ وہ دوسرے دنوں میں رکھ سکتے ہیں

۱۶۱ کیا کہوں دنیا کے لوگوں کو کہ کیسے سو گئے ✲ کس قدر ہے حق سے نفرت اور ناحق سے پیار (مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ کسی کو غیب پر قدرت نہیں دی جاتی۔ لیکن اسی کو جس کو رسولوں میں سے چن لیا جاتا ہے (پ ۲۹ ۱۲۶)

علاج بذریعہ خط و کتابت

مزمن پیچیدہ اور خفیہ امراض کا علاج بذریعہ خط و کتابت نہایت دیانتداری کیساتھ کیا جاتا ہے جو صاحب علاج کرانا چاہیں وہ اپنی بیماری کی مفصل کیفیت معہ ایکروپیہ فیس اور جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ فرماویں اور اگر دوائی منگوانا چاہیں تو وہ بذریعہ وی پی بھیجی جاتی ہے۔ بحمد للہ ہم حضرت حکیم الامتہ مولٰنا مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول شاہی طبیب کے خاص الخاص مجربات کامل احتیاط اور ایمانداری کے ساتھ تیار کرتے ہیں اور ہر وقت موجود رہتے ہیں۔

مفتی محمد منظور صادق حکیم حاذق (ابن مفتی محمد صادق صاحب)
مالک دواخانہ حقانی قادیان پنجاب

نکسویم

سائنٹفک اصول پر طیار کی گئی ہے۔ جو حسب ذیل امراض میں بے ضرر اور بے حد مفید ہے ضعف دل و دماغ۔ جگر۔ معدہ۔ کمی اشتہاء۔ احتلام۔ جریان نسیان۔ نقاہت بعد از جماع۔ ذیابیطس۔ قبل از وقت بال سفید ہونا۔ بالوں کا گرنا۔ طالب علموں۔ کلرکوں وکیلوں اور کاروباری اصحاب کے لئے ایک نعمت ہے چالیس روز کیلئے ۶ نمونہ کی شیشی سولہ دن کیلئے ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ ڈاکٹر ایم۔ رئیس خالد محمڈن
سٹریٹ فلیمنگ روڈ لاہور

حضرت امیر المومنین کے حکم و ارشاد کی تعمیل ہر احمدی کا فرض اولین ہے

تمام ممالک اپنے ملک کی ترقی کی خاطر اپنے ہی ملک کی بنی ہوئی اشیاء استعمال کر رہے ہیں اور ہر ممکن ذریعہ سے حکومتیں اپنے ملک کے باشندوں کو دباؤ ڈال کر مجبور کر رہی ہیں کہ وہ اپنی ملکی ساختہ اشیاء ہی استعمال میں لاویں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۴ نومبر ۳۴ء وضاحتہً بیان فرمایا کہ جرمنی و دیگر ممالک اسبات کی سختی سے پابندی کر رہے ہیں کہ وہ صرف اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزیں استعمال کریں۔ جبکہ دنیاوی قوموں کا یہ حال ہے تو جماعت احمدیہ جو ایک مذہبی جماعت ہے تو اس کیلئے بدرجہا ضروری ہوا کہ وہ اپنی جماعت کی بہتری اور اقتصادی حالت کی درستی کیلئے اپنے ہی کارخانوں کی ساختہ اشیاء کا استعمال کریں۔ ان امور پر توجہ فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہر احمدیؐ پر یہ پابندی عائد فرمائی ہے کہ وہ سوتی جرابیں صرف سٹار ہوزری قادیان کی بنی ہوئی پہنا کریں۔ جیسا کہ حضور کا اعلان ۱۴ دسمبر ۳۴ء کے الفضل میں چھپا ہوا ہے

سٹار ہوزری کی سوتی جرابوں کے متعلق میرا یہ تجربہ ہے کہ وہ دوسری ہوزریوں کی جرابوں سے زیادہ اعلیٰ اور دیرپا ہوتی ہیں اور کم از کم انمیں کوئی خاص نقص معلوم نہیں ہوتا اسلئے دوست سوتی جرابیں سٹار ہوزری کی پہنا کریں!!

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا فرمان اور حکم و ارشاد کسی مزید تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ لہذا عرض ہے کہ ہر احمدی حضور کے ارشاد کی تعمیل میں خود بھی حصہ لے اور دوسرے دوستوں کو بھی تحریک کرے۔

جنرل منیجر سٹار ہوزری قادیان

احمدیت نفلی روزوں کی بھی قائل ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً انوار سماوی کے حصول کے لئے رکھنا سنت رسولؐ جانتی ہے

دین کے کاموں میں تو ان کے لڑکھڑاتے ہیں قدم ※ لیک دنیا کے لئے ہیں نوجوان و ہوشیار (مسیح موعودؑ)

قرآن پاک میں اللہ جلشانہٗ فرماتے ہیں جب موسیٰ ہمارے نشان لیکر ان کے پاس آئے۔ تو ان کا مضحکہ اڑایا گیا۔ حالانکہ بڑھ کر سے بڑھ کر ان کو نشان دکھائے گئے۔ اور ہم نے انکو عذاب میں پکڑا تا وہ رجوع کریں (زخرف ع ۵)

مخدوم محترم حکیم ابو الفیض فیضی صاحب نجیب آبادی نے

اپنی قلمی بیاض سے ایک نسخہ مرحمت فرمایا ہے۔ جو تجربہ سے خونی بواسیر میں بے حد مفید ثابت ہو رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ کی علاج سے بحمد للہ کلیۃً صحت ہو جاتی ہے قیمت مقرر نہیں احباب حسب حیثیت معاوضہ بھیجدیں دوا بذریعہ پارسل روانہ کردی جائیگی ؛

حافظ شفیق احمد۔ حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ قادیان

کارخانہ عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں کیل۔ دیار۔ چیل۔ پرتل کے شہتیر۔ گٹو۔ گولے وغیرہ اور بنا بنایا سامان بھی مثلاً۔ بالے۔ شہتیر۔ تختے۔ کھڑکیاں۔ روشندان۔ الماریاں وغیرہ وغیرہ اشیاء مکمل ہر وقت ہر قسم کے طیار رہتے ہیں۔ اور حسب منشاء آرڈر پر سامان طیار بھی کرایا جاتا ہے۔ چار سال سے ہم نے اپنا کارخانہ جاری کیا ہوا ہے۔ اور بیشمار احباب نے ہم سے ٹھیکہ پر کام طیار کرایا ہے۔ بحمد للہ کسی ایک دوست کو بھی کسی قسم کی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ اور ہمیشہ ہمارے ہاں مال صاف ستھرا پائدار اور ارزاں فروخت ہوتا ہے:

ملنے کا پتہ:- **سیٹھی خلیل الرحمٰن ولی الرحمٰن سوداگران**
چوب و بلڈنگس کنٹریکٹر دار الرحمت قادیان

برقعہ

سپیشلسٹ

اینڈ لیٹسٹ

لیڈی ڈیزائنر

تجربہ شاہد ہے

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر

اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات دریافت معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔ چھوٹے پیمانہ پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں شہرآفاق آہنی رہٹ۔ فلور ملز۔ بیلنے کے سلنڈر۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹر۔ بادام روغن۔ بیجنے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگوانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

ماسٹر فقیر محمد احمدی ٹیلر متصل ریلوے مال گودام چھڑہ منڈی لاہور

احمدی افراد تمام انبیاء پر جن کا قرآن میں ذکر ہے۔ اور جن کا ذکر نہیں ہے۔ اور تمام صحائف و کتب پر جن کی سچائی قرآن مجید میں مذکور ہے ان سب پر ایمان رکھتے ہیں

حلت وحرمت کی کچھ پرواہ نہیں باقی رہی ::: ٹھونس کر مُردار پیٹوں میں نہیں لیتے ڈکار (مسیح موعودؑ)

محافظ جنین حبّ اٹھرا اسقاط حمل کا مجرب علاج

(رجسٹرڈ)

شناخت:- جن گھروں کے حمل گر جاتے ہیں یا مُردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا پیدا ہو کر امراض ذیل سے مر جاتے ہیں۔ مثلاً سبز پیلے دست سے قے۔ پسلی کا درد۔ تشنج (ام الصبیان) نمونیا۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض بچے ماں کے پیٹ میں ہی زہرباد سے کھائے جاتے ہیں۔ جب پیدا ہوتے ہیں۔ تو ان کا کوئی حصہ کھایا ہوا ہوتا ہے یا مُردہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں۔ اور بعض کی خلقت نامکمل ہوتی ہے یعنی کوئی ہاتھ یا اُنگلی۔ ناک۔ کان وغیرہ غرضیکہ کوئی اعضاء نامکمل ہوتا ہے جس سے بچہ بدشکل معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے والدین کے لئے تمام عمر کا دکھ ہوتا ہے۔ بعض کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا مگر لڑکے کے زندہ نہ رہنا اور اٹھارہ ۱۸ سال سے پہلے ہی فوت ہو جانا وغیرہ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ ڈاکٹر مس کیرج کہتے ہیں اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان تباہ و برباد کر دیئے اور لاکھوں گھر بے چراغ کر دیئے جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مُنہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے دائمی داغ دل پر لیگئے۔ مولیٰ کریم اس مرض سے امن میں رکھے۔ خاکسار حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفہ اول اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت نے استاذی المکرم قبلہ نورالدین شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر سے طب سبقاً پڑھی۔ اور حضور کے حکم سے سن ۱۹۱۰ء سے دواخانہ مذکور قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب ترین علاج حبّ اٹھرا رجسٹرڈ کا حضور کے ارشاد سے اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اور احتیاطاً گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ بھی کرا لیا ہے تاکہ پبلک کو کسی ملتے جلتے نام دیکھنے سے دھوکہ نہ لگ جائے۔ (یاد رکھیں) حبّ اٹھرا رجسٹرڈ حضرت مولانا استاذی المکرم کا مجرب نسخہ یہی ہے۔ اس نسخہ کو نہ کوئی بنا سکتا ہے اور نہ حب اٹھرا رجسٹرڈ فروخت کر سکتا ہے۔ صرف دواخانہ ہذا کیلئے رجسٹرڈ ہے۔ آرڈر دیتے وقت حب اٹھرا رجسٹرڈ اور دواخانہ معین الصحت یاد رکھیں حبّ اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال نے ہزاروں گھرانوں کو بچوں سے بھرپور کر دیا ہے۔ اسکے استعمال سے بچہ بفضلِ خدا ذہین۔ خوبصورت مضبوط۔ تندرست اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور مایوس والدین کے لئے راحتِ قلب ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ لعلہ یکدم منگوانے پر صرف گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف:

ملنے کا پتہ

حکیم نظام جان اینڈ سنز (شاگرد حضرت خلیفہ اوّلؓ) دواخانہ معین الصحت قادیان

قرآن مجید میں خدا فرماتا ہے۔ کیا مخالف لوگ نہیں دیکھتے ہیں کہ ہم (ماننے والوں کی تعداد بڑھاتے جاتے ہیں) چاروں طرفوں سے ان کا دائرہ کم کرتے جا رہے ہیں۔ (پ ۱۳ ۱۲۶)

احمدی لوگ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر ادا کرتے ہیں۔ اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر چھوڑتے ہیں۔ بحمد للہ ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہیں۔

لاف زہد و راستی اور پاپ دل میں ہے بھرا ⁂ ہے زباں میں سب شرف اور پیچ دل جیسے چمار (مسیح موعودؑ)

سبحانہ باری تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امر کو لکھ رکھا ہے۔ کہ ضرور ہم اور ہمارے رسول ہی غالب رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ بہت قوی اور حکمت والا ہے۔ (پ ۲۸ رکوع ۳)

اردو شارٹ ہینڈ

و

پنجابی شارٹ ہینڈ

و

انگریزی شارٹ ہینڈ

اور

ٹائپ کا کام سیکھنے کیلئے

انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ (پنجاب)

(رجسٹرڈ قائم شدہ ۱۹۱۸ء)

میں تشریف لاویں!

فیس واجبی۔ رہائش کا انتظام

پراسپکٹس مفت!

احمدیہ سائیکل ورکس و احمدیہ ٹی ہوٹل

احباب تعجب کرینگے کہ ایک نام اور دو کام

اسکی تصریح اس طرح پر ہے کہ بحمد اللہ میں نے مستقل طور پر تو احمدیہ سائیکل ورکس ہی کھولا ہوا ہے جس میں ہر قسم کا سائیکل کا سامان اور کرایہ کے لئے سائیکل ہوتے ہیں اور نئے سائیکل بھی بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ اور بیت کی ہر قسم کی کرسیوں کے بننے کا بھی کام ہوتا ہے اور نلکوں کی مرمت اور ہر قسم کے قفل کی چابی بنائی جاتی ہے۔ اور جس وقت سالانہ جلسہ آتا ہے تو ہمیشہ احمدیہ سائیکل ورکس میں احمدیہ ٹی ہوٹل کھولا جاتا ہے جس میں مہمانوں کی خاطر ہر چیز صاف و ستھری از قسم انڈے۔ دودھ۔ دہی۔ چائے بسکٹ۔ کیک پیسٹری وغیرہ تازہ بتازہ مہیا رہتی ہے ؛

خاکسار علم الدین مالک احمدیہ ٹی ہوٹل و احمدیہ سائیکل ورکس چوک دار المسیح قادیان

کارخانہ چاول باسمتی!

پنجاب میں کیا ہندوستان بھر میں الحمد للہ صرف یہی ایک احمدیہ فرم ہے جسمیں ہر قسم کے چاول باسمتی و مونگرہ و دہرہ دونی و شکن باسمتی وغیرہ وغیرہ اقسام کے چاول بڑے وسیع پیمانہ پر بزیر نگرانی مالکان کارخانہ تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ہمارے ہاں کا چاول خصوصاً قادیان اور نزدیک و دور تھوک فروشی کے طور پر برابر جاتا رہتا ہے۔ ایک بوری سے کم مال فروخت نہیں ہوتا۔ آرڈر کی تعمیل نہایت احتیاط اور دیانتداری کیساتھ کی جاتی ہے۔ مقابلۃً دوسری جگہ سے مال صاف و ستھرا عمدہ اور ارزاں بھیجا جاتا ہے کئی سال سے یہ کارخانہ جاری ہے بحمد اللہ آج تک فرم میں کسی قسم کی ایک شکایت بھی موصول نہیں ہوئی۔ نمونہ و نرخ کے متعلق خط و کتابت کی جائے ؛

شیخ محمد عنایت اللہ و محمد عطاء اللہ احمدی چاول والے
منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ

احمدی جماعت زمین و آسمان کو گواہ رکھ کر دنیا کے سامنے کہتی ہے۔ کتاب و سنت پر ہمارا عمل ہے۔ اور یہی ہمارا مذہب ہے

۶۵ اے میرے پیارے مجھے اس سیل غم سے کر رہا ہے ورنہ ہو جائیگی جاں اس درد سے تجھ پر نثار (مسیح موعود)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اپنے پرچہ اہلحدیث ۲۶ر اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کریں۔

شاہدرہ لاہور ۱۹۲۵ء سے جاری ہے۔ اس کالج کے سند یافتہ طبیب نہ صرف یہ کہ کامیاب پریکٹس سے اپنے بال بچوں کی باعزت پرورش کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض ان میں سے ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں کے نیم سرکاری شفاخانوں میں تنخواہ دار انچارج لگے ہوئے ہیں۔ اس کالج کے طلباء امتحان میں کامیاب ہونے کے ساتھ ہی اپنا شاندار مطب کھول کر باقاعدہ علاج معالجہ شروع کر سکتے ہیں۔ اور کسی دوسرے طبیب کے پاس پریکٹس سیکھنے کی ان کو ضرورت نہیں پڑتی۔ کیونکہ اس کالج میں علمی کورس کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہی عملی اور تجرباتی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ چنانچہ کالج مذکور کے خیراتی شفاخانہ میں سینکڑوں مریضوں کا علاج استادوں کے سامنے وہ خود کر کرا کر پورے تجربہ کار ہو جاتے ہیں۔ بیکار احمدیوں کو اس طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ **غائبانہ علاج**۔ حکیم صاحب موصوف اور آپکے شاگردوں میں ایک بڑا کمال یہ بھی ہے۔ کہ آپ صرف خط و کتابت سے تمام امراض کی صحیح تشخیص اور شافی علاج کر سکتے ہیں۔ آپنے تشخیص الامراض کے ایسے اصول مقرر فرما رکھے ہیں۔ کہ بغیر مریض کو دیکھے اور بغیر نبض اور قارورہ وغیرہ کے ٹسٹ کے صرف سوالات و جوابات سے معلوم کر لیتے ہیں کہ اس کا فلاں عضو بیمار ہے۔ اتنے عرصہ سے بیمار ہے۔ اور اتنے عرصہ تک ٹھیک ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ سب کچھ صحیح نکلتا ہے۔ **مجدد طب**۔ ان مذکورہ بالا طبی سرگرمیوں کی بنا پر اطباء ہندوستان نے آپ کو استاذ الاطباء کا خطاب دیا۔ اور آج کل اکثر اطباء آپ کو مجدد طب یا مجددوں کے خطاب سے مخاطب کرتے ہیں۔ بنابریں شاہدرہ کمیٹی میں آپ کو گورنمنٹ پنجاب نے میونسپل کمشنر مقرر کرکے اپنی دانشمندی اور قدر دانی کا ثبوت دیا ہے۔

ممتاز الاطباء حکیم محمد صدیق فاضل دفتر آل انڈیا انجمن خادم الحکمت اندرون دہلی دروازہ لاہور

ISLAMIC LITERATURE IN ENGLISH

	Rs	As.	P.
Extracts from Holy Quran and Traditions with Tenets from the Scriptures of other religions 8th Enlarged Edition 420 pages.	0	12	0
Islam and its comparison with other religions 7th Edition 300 pages.	0	8	0
The Way to Peace and Happiness 6th Edition 300 page.	0	8	0
Teachings of Islam Cloth Bound.	0	8	0
True Islam, Beutifully gilt & Cloth Bound	1	8	0
A Present to H.R.H. the Prince of Wales.	0	4	0
Muslim Prayer with illustrations 2nd Enlarged Edition.	0	4	0
Future religion of the world 3rd Enlarged Edition 90 pages.	0	2	0
Vindication of the Prophet of Islam (peace and blessings of God be on him.	Free		

Postage Free.

The Secratary, ANJUMAN-E-TARAQQI ISLAM,
Secunderabad, Dn.

احمدی افراد اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ جب دنیا تاریکی و ظلمت اور فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک بندہ کو انکی اصلاح کیلئے بھیجا کرتا ہے

پیارے دی ہٹّی قادیان

(رجسٹرڈ)

ہماری دُکان پر سونے چاندی کے نہایت عمدہ اور جداگانہ اقسام و ڈیزائن کے زیورات اور چاندی کے ہر قسم کے برتن تیار شدہ رہتے ہیں۔ جو دوسری جگہ سے بہ رعایت و کفایت ملتے ہیں۔ نیز آرڈر پر ہر قسم کا سامان بھی تیار کرایا جاتا ہے۔ اور خریدار کے حسب منشاء اور پورے وعدے پر کام دیا جاتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ ہمارا مال بازار بھر سے صاف ستھرا کھرا اور سبحل ہوتا ہے۔ اور ہماری دیانتداری اور ایمانداری لوگوں پر پوشیدہ نہیں۔ بلکہ احمدی بھائیوں سے ہمارے اکثر معاملات پیش آتے ہیں۔ چنانچہ ہماری صداقت ان پر روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اور کیا شہادت ہو سکتی ہے۔ کہ حضرت اقدس ؑ کے فرخندہ گوہر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیان ہمارے متعلق کیا خیالات رکھتے ہیں۔ ملاحظہ فرماویں حضور کی حسب ذیل تحریر دلپذیر:۔

یہ تصدیق کی جاتی ہے۔ کہ سیٹھ کھنیا لال صاحب صراف قادیان ہمارے خاندان سے دیرینہ تعلقات رکھتے ہیں۔ اور ہماری جماعت کے ساتھ ان کا اکثر کاروبار رہتا ہے۔ اور جہاں تک مجھے ان کے ساتھ معاملہ پڑا ہے۔ میں نے انہیں ہمیشہ کاروباری لحاظ سے صاف اور دیانتدار پایا ہے۔ ان کی دُکان کا نام سیٹھ کھنیا لعل۔ پیارے لعل صراف قادیان ہے۔

مرزا بشیر احمد

المشتہر

سیٹھ کھنیا لعل پیارے لعل صرّاف مالکِ فرم

پیارے دی ہٹّی رجسٹرڈ قادیان